e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/-Vol- 24 , Issue, 58 Thursday , November 28 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۵۸) لکھنؤ، بروز جمعرات ۲۸۔نومبر ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۵/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات۔۸

صحیح امیدوار کا انتخاب کرنے سے پانچ سال تک ترقی ہوتی ہے: آتشی

نئی دہلی، 27 نومبر (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی نے کہا کہ اگر عوام صحیح پارٹی اور صحیح امیدوار کو ووٹ دیں تو پانچ سال تک علاقے کی ترقی ہوتی ہے۔ محترمہ آتشی نے بدھ کو بدر پور اسمبلی میں منعقدہ ورکرز کانفرنس میں عام آدمی پارٹی کے کارکنوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دہلی کے لوگ ایک کام کرنے والی حکومت چاہتے ہیں، اس لیے سب نے عہد کیا کہ اروند کیجریوال کو دوبارہ دہلی کا وزیر اعلیٰ بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن میں عوام صرف ایک دن کے لیے ووٹ ڈالنے جاتے ہیں لیکن عوام کے اس ایک ووٹ کا اثر پانچ سال تک رہتا ہے۔ اگر لوگ صحیح پارٹی اور صحیح امیدوار کو ووٹ دیں تو پانچ سال تک علاقہ ترقی کرتا ہے لیکن اگر لوگ غلط پارٹی کے امیدوار کو ووٹ دیتے ہیں تو انہیں پانچ سال تک اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا پانچ سال پہلے بدر پور اسمبلی میں بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

دہلی کو صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے میں تعاون کریں: کیجریوال

نئی دہلی، 27 نومبر (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ ہم سب مل کر صفائی کارکنوں کو عزت دیں اور اپنی دہلی کو صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے میں اپنا تعاون دیں۔ مسٹر کیجریوال نے بدھ کو اپنے علاقے کے صفائی ستھرائی کے کارکنوں سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات کے دوران ان کے تعاون کی تعریف کی اور ان کی زندگیوں کو آسان بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ صفائی کے کارکنوں کی محنت کا احترام کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ دہلی والوں سے اپیل ہے کہ آپ بھی چھٹی کے دن اپنے گھر کے ارد گرد صفائی کرنے والے کارکنوں کو بھی چائے پر بلائیں اور ان سے اپنی خوشی اور غم کے بارے میں بات کریں۔ انہیں بہت اچھا لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ بھی ایک عام گھرانے سے ہیں اس لیے ہم جانتے ہیں کہ عام آدمی کے گھر کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہوتا ہے۔

اسرائیل اور لبنان کے درمیان جنگ بندی بحال

نتن یاہو نے لبنان کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے کی تصدیق کی

بیروت، 27 نومبر (یو این آئی) اسرائیل اور لبنان کے درمیان جنگ بندی معاہدہ نافذ ہو گیا۔ امریکہ کے صدر جو بائیڈن نے اعلان کیا کہ لبنان اور اسرائیل کی حکومتوں کے درمیان جنگ بندی معاہدے پر رضامندی ہوئی ہے۔ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان فائر بندی کا معاہدہ آج بدھ کو مقامی وقت کے مطابق صبح 4 بجے سے عمل میں آ گیا۔ اس سے قبل امریکی وساطت سے طے پانے والے معاہدے کے حوالے سے امریکی صدر جو بائیڈن نے بتایا کہ اس جنگ بندی کی مدت 60 روز ہے جس کا مقصد "مستقل جنگ بندی" کو یقینی بنانا ہے۔ یہ جنگ بندی اسرائیل اور حزب اللہ کے بیچ ایک سال تک سرحد پار فوجی مقابلے اور دو ماہ کی کھلی جنگ کے بعد سامنے آئی ہے۔ ادھر العربیہ کی نامہ نگار کے مطابق بیروت کی فضاؤں میں اسرائیل کے جاسوس طیاروں کی پروازوں کا سلسلہ رک گیا ہے۔

اطلاعات کے مطابق، اسرائیلی فوج اور حزب اللہ کے انخلا کے بعد، اسرائیل۔لبنان سرحد سے لطانی دریا تک 5 ہزار سے 10 ہزار لبنانی فوجی تعینات کیے جائیں گے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے قرارداد 1701 کے مطابق، لبنان میں ان گروہوں کی دوبارہ اسلحہ بندی کو روکنے کے لیے، لبنان کی حکومت اسلحہ کی فروخت یا تولید پر نگرانی کرے گی۔

اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو کے دفتر نے بدھ کو لبنان کے ساتھ امریکہ کے مجوزہ جنگ بندی معاہدے کو باضابطہ طور پر منظوری دینے کا اعلان کیا۔ منگل کے آخر میں امریکی صدر جو بائیڈن نے کہا کہ اسرائیل اور لبنانی حکومتوں نے جنگ بندی کے لیے واشنگٹن کی تجویز کو قبول کر لیا ہے، جس کے تحت دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ اسرائیلی فوجی 60 دنوں میں لبنان سے واپس چلے جائیں گے۔ وزیر اعظم کے دفتر نے ایک بیان میں کہا" ، سیکیورٹی کابینہ نے آج شام لبنان میں جنگ بندی کے انتظامات کے لیے امریکی تجویز کو 1-10 ووٹوں سے منظور کر لیا۔" "اسرائیل اس عمل میں امریکی تعاون کی تعریف کرتا ہے اور اپنی سلامتی کو لاحق کسی بھی خطرے کے خلاف کارروائی کرنے کے اپنے حق کو برقرار رکھتا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ یکم اکتوبر سے اسرائیل جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے خلاف زمینی مہم چلا رہا ہے۔ بھاری نقصانات کے باوجود لبنان زمین پر اسرائیلی فوجیوں کا مقابلہ کر رہا ہے اور سرحد پار سے راکٹ فائر کر رہا ہے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس کا بنیادی مقصد شمال میں گولہ باری سے چلے جانے والے 60,000 رہائشیوں کی واپسی کے لیے حالات پیدا کرنا ہے۔ لبنان میں اقوام متحدہ کے امن دستوں پر حملہ کرنے پر یہودی ریاست کو تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔

اسی طرح جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملے بھی روک دیے گئے ہیں۔ فائر بندی کے معاہدے کا متن سرکاری طور پر جاری نہیں کیا گیا تاہم بائیڈن نے وائٹ ہاؤس میں اپنے خطاب میں واضح کیا کہ "آئندہ ساٹھ روز تک لبنانی فوج اور حکومتی سیکورٹی فورسز تعینات کی جائیں گی اور یہ دونوں ایک بار پھر اپنی اراضی کا کنٹرول حاصل کریں گی"۔ انھوں نے مزید بتایا کہ اس معاہدے کے تحت جنوبی لبنان میں حزب اللہ کو دہشت گردی کا بنیادی ڈھانچہ دوبارہ بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی، اس کے مقابل اسرائیل آئندہ ساٹھ روز میں اپنی بقیہ فوج کو بتدریج واپس بلا لے گا۔

ہندوستان و ایران نے معاہدے کا خیر مقدم کیا

نئی دہلی، 27 نومبر (یو این آئی) ہندوستان نے اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کے لبنان کے خلاف جنگ بندی کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے امن و استحکام قائم کیا جائے گا وزارت خارجہ نے آج یہاں جاری بیان میں کہا، "ہم اسرائیل اور لبنان کے درمیان جنگ بندی کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہم نے ہمیشہ کشیدگی کو کم کرنے، تحمل سے کام لینے اور مذاکرات اور سفارت کاری کے راستے پر واپس آنے پر زور دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ پیش رفت وسیع تر خطے میں امن اور استحکام کا باعث بنے گی۔" واضح رہے کہ آج صبح مسٹر نیتن یاہو نے تل ابیب میں جنگ بندی کا اعلان کیا اور ساتھ ہی خبردار کیا کہ اگر لبنان یا حزب اللہ کی طرف سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کی گئی تو جوابی کارروائی کی جائے گی۔

ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بدھ کو اسرائیل اور لبنان کے درمیان جنگ بندی معاہدے کی تعریف کی۔ مسٹر بقائی نے مغربی ایشیا میں امن اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اسے بین الاقوامی برادری کی کوشش قرار دیا ہے۔ اسرائیل کی سکیورٹی کابینہ نے منگل کی شام لبنان کے ساتھ جنگ بندی کے معاہدے کی مکمل اکثریت سے منظوری دے دی۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے جنگ بندی کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اسرائیل کسی بھی ممکنہ دشمنی کا بھرپور جواب دے گا۔ ایرانی وزارت نے ٹیلی گرام پر کہا، "ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے لبنان کے خلاف اسرائیلی حکومت کی جارحیت کے خاتمے کی خبر کا خیر مقدم کیا اور لبنانی حکومت، قوم اور مزاحمتی (فورسز) کو اسلامی جمہوریہ ایران کی بھرپور حمایت پر زور دیا۔

اجمیر شریف درگاہ کے مندر ہونے کا دعوی کرنے والی عرضی عدالت میں منظور

اجمیر ایجنسی: سنبھل شاہی جامع مسجد کی آگ ابھی ٹھنڈی بھی نہیں ہوئی کہ اب فرقہ وارانہ کشیدگی کو جنم دینے والا ایک اور محاذ کھولنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہاں بھی وشنو جین کا کردار موجود ہے خبر کے مطابق اجمیر کی عدالت نے خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی کی درگاہ کے شیو مندر ہونے کے دعوے کے معاملے میں بڑا حکم سنایا ہے۔ سول کورٹ (مغربی) کے جج منموہن چندیل نے یہ دعوی کرنے والی درخواست کو قبول کر لیا ہے۔ یعنی عدالت نے اس کیس کو قابل سماعت سمجھا ہے۔ اس معاملے میں درگاہ کا اے ایس آئی سروے کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے، تاکہ یہ پتہ لگانے کے لیے ثبوت اکٹھے کیے جاسکیں کہ آیا اجمیر درگاہ پہلے شیو مندر تھی یا نہیں۔ عدالت نے بدھ کو سماعت کے بعد نوٹس جاری کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ اجمیر درگاہ کے سروے سے متعلق یہ حکم کافی اہمیت کا حامل ہے۔ عدالتی حکم کے مطابق اجمیر درگاہ کمیٹی، محکمہ اقلیتی بہبود اور اے ایس آئی کو نوٹس جاری کیے جائیں گے۔ ہندو سینا کے قومی صدر وشنو گپتا نے وکلاء رام نواس بشنوئی اور ایشور سنگھ کے ذریعے عدالت میں مقدمہ دائر کیا تھا۔ درحقیقت اجمیر کی خواجہ غریب نواز درگاہ کو سنکٹ موچن شیو مندر کے طور پر دعوی کرنے کے معاملے پر آج اجمیر سول کورٹ ویسٹ میں بحث ہوئی۔ بحث کے دوران وکلاء رام سوروپ بشنوئی اور ایشور سنگھ کی طرف سے بھگوان شیو کے بچے کی شکل پر دلائل دیے گئے۔ بتایا گیا کہ درگاہ سے پہلے یہاں شیو مندر تھا جس کے کئی ثبوت دستاویزات کی شکل میں عدالت میں پیش کیے گئے ہیں۔ ویسے مہارانا پرتاپ سینا نے یہ مسئلہ سال 2022 میں بھی اٹھایا تھا جب ریاست کے وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت تھے۔ اس وقت اشوک گہلوت کی جانب سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ اجمیر درگاہ کی مکمل جانچ کی جائے،

قنوج میں آگرہ لکھنؤ ایکسپریس وے پر دلخراش سڑک حادثہ

سیفئی میڈیکل یونیورسٹی کے پانچ ڈاکٹروں کی موت

لکھنؤ: آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے پر بدھ کی صبح ایک دل دہلا دینے والا حادثہ پیش آیا۔ اس میں سیفئی میڈیکل یونیورسٹی کے 5 ڈاکٹروں کی موت ہو گئی۔ یہ سبھی لکھنؤ سے واپس آ رہے تھے۔ حادثہ صبح تقریباً 4 بجے پیش آیا۔ تمام مہلوکین کی شناخت کر لی گئی ہے۔ اطلاع ملتے ہی یونیورسٹی کا عملہ پولیس کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ تمام ڈاکٹر ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے لکھنؤ گئے ہوئے تھے۔ منگل کی رات وہ کار سے سیفئی واپس آ رہے تھے۔ سبھی قنوج میں آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے پر حادثے کا شکار ہو گئے۔ پانچ ڈاکٹروں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ مرنے والے ڈاکٹروں میں ڈاکٹر انیرودھ ورما، ڈاکٹر سنتوش کمار موریہ، ڈاکٹر جیویر سنگھ، ڈاکٹر ارون کمار، ڈاکٹر نردیو کی شناخت ہوئی ہے۔ یہ سب پی جی کر رہے تھے۔ کچھ کے زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ یہاں حادثہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس بھی پہنچ گئی۔ یونیورسٹی کو بھی آگاہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ جان کی بازی ہارنے والے ڈاکٹروں کے اہل خانہ کو بھی مطلع کر دیا گیا ہے۔

دیوندر فڈنویس مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ہوں گے

ممبئی 27/نومبر (یو این آئی) مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں مہایوتی کو غالب اکثریت ملنے کے باوجود ابھی تک سرکار نہیں بنائی جاسکی کیونکہ وزیر اعلیٰ کو لیکر تینوں پارٹیوں میں رسہ کشی چل رہی تھی لیکن آج وہ تنازع بھی حل ہو گیا کیونکہ ایکناتھ شندے اور اجیت پوار دونوں ہی وزیر اعلیٰ کی دوڑ سے باہر ہو گئے۔ بی جے پی کے اعلیٰ ذرائع نے بدھ کے روز تصدیق کی کہ پارٹی نے نہ صرف دیویندر فڑنویس کو اگلا وزیر اعلیٰ بنانے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ جب ان کے پاس اتنا بڑا امینڈیٹ ہے تو اہم قلمدان ہوم، مالیات، ہاؤسنگ بھی اپنے پاس رکھیں گے۔ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں حکمراں مہایوتی اتحاد نے شاندار کامیابی درج کی، 288 میں سے 235 سیٹیں جیتیں۔ بی جے پی نے 132 نشستیں حاصل کیں، اس کے بعد شیوسینا (57) اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (41) ہیں۔ بی جے پی ذرائع کے مطابق اجیت پوار کی قیادت والی شندے سینا اور این سی پی کو نائب وزیر اعلیٰ کا عہدہ ملے گا۔ مبینہ طور پر شندے کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ یا تو نائب وزیر اعلیٰ کا عہدہ قبول کریں یا مرکزی کابینہ میں شامل ہوں۔ منگل کو، شندے نے 14 ویں اسمبلی کے اختتام کے موقع پر پچھلی حکومت کے چیف منسٹر کی حیثیت سے استعفیٰ دے دیا تھا اور گورنر سی پی رادھا کرشنن نے ان سے کہا تھا کہ وہ نئی حکومت کی حلف برداری تک نگراں انتظامیہ کے سربراہ کے طور پر چارج سنبھالیں۔

پرینکا گاندھی جمعرات کو رکن پارلیمنٹ کا حلف لیں گی

نئی دہلی، 27 نومبر (یو این آئی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا جنہوں نے کیرالہ کی وائناڈ پارلیمانی سیٹ سے ضمنی انتخاب میں بھاری فرق سے کامیابی حاصل کی ہے، جمعرات کو لوک سبھا کے رکن کے طور پر حلف لیں گی۔ مسز واڈرا کے ساتھ مہاراشٹر کی ناندیڑ لوک سبھا سیٹ سے ضمنی انتخاب جیتنے والے رویندر چوہان بھی لوک سبھا کی رکنیت کا حلف لیں گے۔ اس سے پہلے بدھ کو وائناڈ کے لیڈروں نے وائناڈ پارلیمانی ضمنی انتخاب کا انتخابی سرٹیفکیٹ مسز واڈرا کو سونپا۔ اس دوران لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی بھی موجود تھے۔ محترمہ واڈرا نے وائناڈ کے لوگوں کی زبردست حمایت اور ان پر بھروسہ کرنے کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔

سنبھل میں تشدد پر اپوزیشن کا ہنگامہ، لوک سبھا کی کارروائی ملتوی

نئی دہلی: اتر پردیش کے سنبھل میں ہونے والے تشدد کے خلاف اپوزیشن کے شدید احتجاج اور ہنگامے کے باعث لوک سبھا کی کارروائی جمعرات کی صبح 11 بجے تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ آج دوپہر 12 بجے جیسے ہی لوک سبھا کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی، سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور دیگر اپوزیشن جماعتوں کے ارکان نے ایوان کے بیچ میں آکر سنبھل تشدد کے خلاف نعرے بازی شروع کر دی۔ ایس پی ارکان 'سنبھل کے قاتلوں کو پھانسی دو' جیسے نعرے لگاتے رہے، جب کہ کانگریس، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) اور ترنمول کانگریس کے ارکان نے بھی اپنی جگہوں پر کھڑے ہو کر ان کا ساتھ دیا۔ ایوان میں ہنگامے کے دوران، پریذائیڈنگ آفیسر دلیپ سیکیا نے ضروری دستاویزات پیش کیں اور اپوزیشن سے اپیل کی کہ وہ اپنے مقامات پر واپس جائیں تاکہ ایوان کی کارروائی خوش اسلوبی سے جاری رکھی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ارکان کو اظہار خیال کا موقع دیا جائے گا اور ایوان کا وقت قیمتی ہے، جسے ضائع نہیں کیا جانا چاہیے۔ تاہم، اپوزیشن ارکان نے ان کی اپیل کو نظر انداز کرتے ہوئے احتجاج جاری رکھا۔ مسلسل ہنگامے اور شور شرابے کے پیش نظر، مسٹر دلیپ سیکیا نے لوک سبھا کی کارروائی ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا۔ اب ایوان کی کارروائی جمعرات کی صبح 11 بجے دوبارہ شروع ہوگی۔ اپوزیشن ارکان کا کہنا ہے کہ سنبھل میں ہونے والے تشدد کے ذمہ داروں کو سخت سزا دی جانی چاہیے۔ اس احتجاج کے دوران ایوان کا ماحول انتہائی گرما گرم رہا، اور تمام سیاسی جماعتوں کے ارکان نے اپنی اپنی جماعتوں کے موقف کو مضبوطی سے پیش کرنے کی کوشش کی۔ راجیہ سبھا میں بھی بدھ کے روز ایوان کی کارروائی شروع ہونے کے بعد منی پور اور سنبھل میں ہونے والے تشدد کے معاملات پر اپوزیشن نے بحث کا مطالبہ کیا۔ اپوزیشن اراکین نے قواعد 267 کے تحت دیگر تمام کارروائی معطل کر کے ان معاملات پر بحث کا اصرار کیا، مگر چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس فیصلے کے خلاف اپوزیشن اراکین نے ایوان میں شدید ہنگامہ کیا، جس کی وجہ سے کارروائی پہلے 11:30 بجے تک ملتوی کی گئی اور پھر شام میں دوبارہ کارروائی شروع ہونے پر بھی احتجاج جاری رہا۔

'سناتن دھرم رکشا بورڈ' کی تشکیل کا مطالبہ کرنے والی عرضی پر سماعت سے دہلی ہائی کورٹ نے کیا انکار

نئی دہلی۔ دہلی ہائی کورٹ نے 'سناتن دھرم رکشا بورڈ' کی تشکیل سے متعلق ہدایت دینے کا مطالبہ کرنے والی عرضی پر سماعت کرنے سے آج انکار کر دیا۔ عدالت نے واضح لفظوں میں کہا کہ اس کے پاس پالیسی پر مبنی فیصلے لینے کا اختیار نہیں ہے۔ عرضی دہندہ کے وکیل نے کہا کہ سناتن مذہب کے حقوق اور رسوم و رواج کی حفاظت کے لیے کوئی بورڈ نہیں ہے، لیکن دہلی ہائی کورٹ نے صاف کر دیا کہ وہ اس تعلق سے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ دراصل 'سناتن ہندو سیوا سنگھ ٹرسٹ' نے دہلی ہائی کورٹ میں ایک عرضی داخل کی تھی۔ اس عرضی میں سناتن مذہب اور ثقافت کی حفاظت کے لیے 'سناتن دھرم رکشا بورڈ' کی تشکیل سے متعلق ہدایت دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جسٹس تشار راؤ گیڈیلا کی بنچ نے اس معاملے میں عرضی گزار سے کہا کہ انہیں اس معاملے میں حکومت کے پاس جانا ہوگا۔

جوائنٹ ڈیولپمنٹ کمشنر کانپور نگر کے خلاف تادیبی کارروائی کی ہدایات، ہائی کورٹ کا حکم

الہ آباد: الہ آباد ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو جوائنٹ ڈیولپمنٹ کمشنر کانپور نگر این پی سیتا کے خلاف محکمانہ تادیبی کارروائی کرنے اور رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ سیتا پر الزام ہے کہ انہوں نے عدالت کے حکم کو نہ ماننے اور حقائق کے برعکس حکم دینے اور چیف اسٹینڈنگ ایڈوکیٹ پر الزام لگا کر عدالت کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ عدالت نے کہا کہ این پی سیتا نے درخواست گزار کے حق میں تین تحقیقاتی رپورٹس کے باوجود نہ صرف دوبارہ تفتیش کی بلکہ ہائی کورٹ کے حکم امتناعی کے برخلاف اپیلٹ افسر کے طور پر کام کیا۔ وہ خود کو قانون سے بالاتر سمجھتا تھا۔ یہ حکم جسٹس شیکھر بی شراف اور جسٹس منجیو شیلیندر کی ڈویژن بنچ نے اجیتا تیواری عرف نیہا تیواری کی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے دیا ہے۔

امریکہ نے یوکرین کو روس پر حملہ کرنے کی اجازت دی

واشنگٹن، 26 نومبر (یواین آئی) امریکی انتظامیہ نے پہلی باران اطلاعات کی تصدیق کی ہے کہ یوکرین نے روسی سرزمین پرطویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کے استعمال کی منظوری دے دی ہے۔وائٹ ہاؤس کے قومی سلامتی مواصلات کے مشیرجان کربی نے ٹیلی کانفرنس کے ذریعے ایک پریس بریفنگ میں یوکرین روس جنگ کے بارے میں ایجنڈے کا جائزہ لیا، جوفروری 2022 سے جاری ہے۔جان کربی نے گزشتہ ہفتے پہلی بار ان خبروں کی تصدیق کی تھی کہ امریکہ نے یوکرین کی فوج کی جانب سے روسی سرزمین پرطویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں کے استعمال کی منظوری دے دی ہے۔اس بات پرزوردیتے ہوئے کہ انہوں نے اس معاملے پر اپنی پالیسیوں کوتبدیل کیا ہے، کربی نے کہا،"فی الحال، یوکرین کی فوج فوری ضرورت کی صورت میں اپنے دفاع کے لئےطویل فاصلے تک مار کرنے والے زمینی ٹیکٹیکل میزائل سسٹم (اے ٹی اے سی ایم ایس) کا استعمال کرسکتی ہے اور یہ کرسک خطے میں واضح طور پر ہورہا ہے۔کربی نے کہا کہ وہ ان میزائلوں کے استعمال کی تفصیلات پرزیادہ تبصرہ نہیں کریں گے، انہوں نے کہا کہ یوکرین کے لوگ خود اس بارے میں بات کرتے ہیں کہ وہ اے ٹی اے سی ایم ایس کوکس طرح استعمال کرتے ہیں، وہ اہداف کی شناخت کیسے کرتے ہیں۔گزشتہ ہفتے امریکی میڈیا سے بات کرتے ہوئے نامعلوم امریکی عہدیداروں نے اطلاع دی تھی کہ یوکرین کومحدودبنیادوں پرروسی سرزمین پرطویل فاصلے تک مار کرنے والے امریکی ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے تاہم اس کی کوئی سرکاری تصدیق نہیں کی گئی۔یہ اقدام جس کایوکرین طویل عرصے سے مطالبہ کررہاہے لیکن امریکی انتظامیہ کی جانب سے اب تک اسے گرین سگنل نہیں دیا گیا ہے، جو بائیڈن انتظامیہ کا ایک اہم فیصلہ سمجھا جارہا ہے، جو رواں ماہ کے آغاز میں صدارتی انتخابات ہارگئی تھی، اس سے قبل کہ انتخابات جیتنے والے ڈونلڈ ٹرمپ وائٹ ہاؤس پہنچ گئے تھے۔امریکہ کے منتخب صدر ٹرمپ نے عہدہ سنبھالتے ہی روس یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے اقدامات کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ وہ نہیں چاہتے کہ یہ جنگ مزید طول پکڑے۔

روس نے برطانوی سفارتکار کو جاسوسی کے الزام میں ملک بدر کردیا

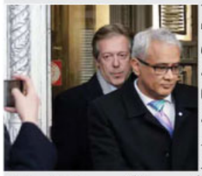

روس نے برطانوی سفارت کارکوخفیہ اورتخریبی کاموں میں ملوث ہونے کاالزام عائد کرکے دوہفتوں کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیدیا۔عالمی خبررساں ادارے کے مطابق ایف ایس بی سیکیورٹی سروس نے بتایا کہ مذکورہ سفارت کارنے ملک میں داخل ہوتے وقت جان بوجھ کرغلط اورگمراہ کن معلومات فراہم کی تھیں۔روسی سیکیورٹی سروس نے مزید بتایا کہ برطانوی سفارت کاردراصل انٹیلی جنس اہلکار تھے جس کے شواہد ملے ہیں۔روسی سیکیورٹی فورس نے کہا کہ برطانوی سفارت کارایڈورڈولکس سیکنڈ سیکرٹری تھے، جونسبتاً جونیئر سفارتی عہدے پر تھے۔بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ برطانوی سفارت کارروس کی قومی سلامتی کے لیے خطرہ تھے۔دوسری جانب برطانوی وزارت خارجہ نے اس الزام کومسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ پہلی بارنہیں کہ روس نے ہمارے عملے کے خلاف بدنیتی پر مبنی اور بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔ہم اس کا مناسب وقت پر جواب دیں گے۔واضح رہے کہ روس نے رواں برس 5 سے زائد برطانوی سفارت کارمختلف الزامات لگا کرملک بدر کیا ہے۔روس اور برطانیہ کے درمیان تعلقات مبینہ جاسوسی اسکینڈلز کی وجہ سے بار بار کشیدہ رہے ہیں، جن میں 2006 میں سابق روسی ایجنٹ اور کریملن کے نقاد الیگزینڈر لیٹوینینکو کا لندن میں زہر کے حملے میں قتل بھی شامل ہے۔اسی طرح 2018 میں بھی برطانیہ اوراس کے اتحادیوں نے روسی سفارت خانے کے درجنوں اہلکاروں کوملک بدر کردیا تھا جن پرسابق ڈبل ایجنٹ، سرگئی اسکرپال کوزہر دینے کی کوشش پر جاسوس ہونے کاالزام تھا۔اس حملے میں سابق ڈبل ایجنٹ اسکرپال نوویچوک توبچ گئے لیکن ایک برطانوی شہری آلودہ پرفیوم کی بوتل کوچھونے سے ہلاک ہوگیا تھا۔

روس میں قرآن نذرآتش کرنے کے مجرم کومزید 13 سال قید

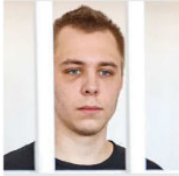

روس میں گزشتہ برس 20 سالہ نوجوان کومسجد کے سامنے قرآن جلانے کے جرم میں 3 سال اور 6 ماہ قید کی سزا سنائی گئی تھی جس کی سزامیں اب مزید 13 سال کا اضافہ کردیا گیا۔عالمی خبررساں ادارے کے مطابق روس نے قرآن نذرآتش کرنے پر نوجوان نکیتا زواویل کوچیچنیا کے حوالے کیا تھا جہاں اسے ساڑھے تین سال قید کی سزاسنائی گئی تھی۔حراست کے دوران ملزم کو چیچنیا کے صدر رمضان قادیروف کے نوعمر بیٹے نے اسے مارا پیٹا بھی تھا۔تاہم اب روس نے پچھلے ماہ نوجوان کوواپس روس بلاکر یوکرین کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں غداری کا مقدمہ چلایا گیا۔استغاثہ نے عدالت کو بتایا کہ ملزم نکیتا زواویل نے گزشتہ برس یوکرین کی سیکیورٹی فورسز کوروسی فوجی کا سازوسامان لے جانے والی مال گاڑیوں کی ویڈیو بھیجی تھی۔اس پر عدالت نے نوجوان نکیتا کوساڑھے 13 سال قید کی سزاسنادی۔جج نے قرآن جلانے کی ساڑھے 3 سال اوراس سزاکوملاکر 14 سال قید کاٹنے کاحکم دیا۔یادرہے کہ سزاپانے والانوجوان ایک سیاسی کارکن ہے اوراس کاتعلق روس سے ملحقہ علاقے کرائمیا سے ہے۔انسانی حقوق کی تنظیموں کا کہنا ہے کہ روس میں سیاسی مخالفین کونشانہ بنایا جارہا ہے اوراس نوجوان پربھی مقدمات سیاسی نوعیت کے ہیں۔

حزب اللہ کا حسن نصراللہ کی شہادت کے 2 ماہ بعد نماز جنازہ کی تیاری کا اعلان

ایران کی حمایت یافتہ لبنانی تنظیم حزب اللہ نے اپنے سربراہ حسن نصراللہ کی شہادت کے ٹھیک 2 ماہ بعد عوامی سطح پر نماز جنازہ کی ادائیگی کا اعلان کردیا جب کہ اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی کا اعلان ہوگیا ہے۔سعودی نشریاتی ادارے العربیہ کی رپورٹ کے مطابق یہ اعلان حزب اللہ کی سیاسی کونسل کے نائب رہنما محمود قومی نے کیا۔رپورٹ کے مطابق حزب اللہ کی جانب سے یہ اعلان سابق سربراہ حسن نصراللہ کی شہادت کے ٹھیک 2 ماہ بعد کیا گیا ہے۔حسن نصراللہ کواسرائیلی فوج نے بمباری کرکے 27 ستمبر کوان کے ہیڈکواٹر میں شہید کردیا تھا، ان کی عوامی سطح پر نماز جنازہ مسلسل اسرائیلی بمباری کی وجہ سے التوا میں چلی آرہی تھی۔تاہم اب حزب اللہ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے اپنے شہید سربراہ حسن نصراللہ کے عوامی سطح پر جنازے کی ادائیگی کے لیے تیاری شروع کردی ہے۔یہ اعلان حزب اللہ کی سیاسی کونسل کے نائب رہنما محمود قومی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ان کا کہنا تھا کہ شہید حسن نصراللہ کی نماز جنازہ حزب اللہ کی طرف سے پورے احترام اوراہتمام کے ساتھ آفیشلی پڑھی جائے گی جس میں لبنانی عوام شرکت کرسکیں گے۔

مسلح افواج کا سب سے اہم فرض، جنگی توانائی میں اضافہ: رہبر انقلاب

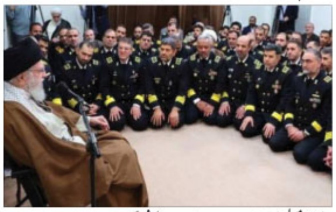

تہران:(ایجنسی)۔مسلح افواج کے سپریم کمانڈر نے کہا ہے کہ مسلح افواج خاص طور پر بحریہ کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام سرگرمیوں اورمنصوبہ بندی میں، جنگ کی صلاحیت میں اضافے پر توجہ مرکوز رکھے۔سحرنیوز/ایران: مسلح افواج کے سپریم کمانڈر اور رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے یوم بحریہ کے موقع پر بحریہ کے کچھ کمانڈروں اور اہل کاروں سے ملاقات میں، عصر حاضر میں بحریہ کو بے حد اہم اورفیصلہ کن فوج قرار دیا اورمختلف شعبوں میں بحریہ کی سرگرمیوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مسلح افواج خاص طور پر بحریہ کو چاہیے کہ وہ اپنی تمام سرگرمیوں اور منصوبہ بندی میں، جنگ کی صلاحیت میں اضافے پر توجہ مرکوز رکھے۔آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای نے جنگی طاقت میں اضافے کو، دشمن کے حملے کے سدباب کی وجہ قرار دیا اور کہا کہ مسلح افواج کا سب سے اہم کام، حملے کوپیشگی روکنا ہے اس بنا پرایران کے دشمنوں کی نظروں میں ملک کی جنگی طاقت اورتوانائی کواس طرح سے ثابت کریں کہ حقیقت میں انہیں یہ محسوس ہو کہ کسی بھی طرح کے تصادم کے نتیجے میں انہیں بھاری قیمت ادا کرنی ہوگی۔رہبر انقلاب اسلامی نے بحری مشن کے جاری رہنے کی ضرورت پرزوردیا اور کہا کہ جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ بیڑہ نمبر 86 کے سمندر میں کئی مہینوں کے سفر کے مشن کی تفصیلات کوفن کی زبان اور وسیلے سے رائے عامہ تک پہنچایا جاسکتا ہے۔اس ملاقات کے آغاز میں بحریہ کے سربراہ ایڈمرل شہرام ایرانی نے مختلف شعبوں میں بحریہ کی سرگرمیوں پر ایک رپورٹ پیش کی۔ایران کے خلاف عراق کی طرف سے مسلط کردہ جنگ کے دوران 28 نومبر سن 1980 میں صدام کی بعث فوج کے خلاف پیکان نامی کشتی کے یادگار کارنامہ کے بعد اس دن" یوم بحریہ" منایا جاتا ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ کے اہلکاروں اور ایمنسٹی کا عمران خان کی رہائی کا مطالبہ

واشنگٹن:(ایجنسی)۔امریکی قانون سازوں، بائیڈن اور ٹرمپ انتظامیہ کے اہلکاروں اور ایمنسٹی انٹرنیشنل نے سابق وزیراعظم اور بانی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) عمران خان کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے حکومت پاکستان پرزوردیا ہے کہ پی ٹی آئی کے مظاہرین کے خلاف طاقت کا استعمال نہ کیا جائے۔ڈان اخبار میں شائع رپورٹ کے مطابق ٹرمپ کی سابق انتظامیہ میں بطور ڈائریکٹر نیشنل انٹیلی جنس خدمات انجام دینے والے رچرڈ گرینیل نے بھی اس حوالے سے اپنے آفیشل ٹوئٹر اکاؤنٹ (ایکس) پرخصوصی بیان جاری کیا، وہ ڈونلڈ ٹرمپ کی ٹیم میں اس وقت بھی اہم ترین شخصیت سمجھے جاتے ہیں اور انہیں یوکرین کے مسئلے پرروس کے ساتھ بات چیت کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔رچرڈ گرینیل نے اسلام آباد کی تشویش ناک صورت حال کے حوالے سے 'بلوم برگ' کی رپورٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ 'عمران خان کو رہا کیا جائے۔ڈونلڈ ٹرمپ کی پہلی انتظامیہ کے اہم عہدیدار زلمے خلیل زاد نے 'شرپسندوں کو دیکھتے ہی گولی مارنے کے حکم' کی رپورٹ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ٹوئٹر (ایکس) پرلکھا کہ اس طرح کا حکم دینا 'تباہ کن غلطی ہے، قانون کے نفاذ کا یہ درست طریقہ نہیں، پاکستان اوراس کے مستقبل کی خاطر پاکستان کے دوستوں کوشامل کرکے فوری طور پرمفاہمتی عمل کا آغاز کیا جائے۔امریکی میڈیا میں گزشتہ دوروز کے دوران پاکستان کے حالات کی نمایاں کوریج کے بعد امریکی کانگریس کے ارکان نے بھی پاکستان میں جاری سیاسی بحران اور انسانی حقوق کی صورتحال پر تنقید کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عمران خان سمیت تمام سیاسی قیدیوں کورہا کیا جائے۔انہوں نے احتجاج اوراختلاف رائے کوبزورقوت دبانے کی بھی مذمت کی۔کانگریس وومن راشدہ طلیب نے پاکستان میں پی ٹی آئی مظاہرین پر جبر کی صورت حال اور بڑھتے ہوئے سیاسی تشدد کو بیان کیا اور کہا کہ اس طرح کی کوششیں جمہوریت اور انسانی حقوق کودبانے کے لیے ہیں، انہوں نے کہا کہ 'میں پاکستان کے بہادر عوام کے ساتھ کھڑی ہوں، جو جاگ رہے ہیں اور تبدیلی کے لیے احتجاج کر رہے ہیں'۔انسانی حقوق کاکس کی شریک چیئر پرسن، کانگریس وومن باربرالی نے آزادی کے بنیادی حقوق پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اظہار رائے کی آزادی اور پرامن احتجاج جمہوریت کے لیے لازم وملزوم ہیں۔انہوں نے پاکستان میں انصاف اور انسانی حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والے جمہوریت کے حامیوں کی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 'اظہار رائے اور پرامن احتجاج کی آزادی جمہوریت کے لیے ضروری ہے جو امریکا، پاکستان اور دنیا بھر میں ہونا چاہیے۔'رکن کانگریس روکھنا نے بھی حالیہ پیش رفت پر کہا کہ پاکستان میں انٹرنیٹ کی بندش، سڑکیں بلاک کرنے اورسیاسی کارکنوں کوحراست میں لینے کی اطلاعات پرگہری تشویش ہے، اظہار رائے کی آزادی اورانٹرنیٹ سروسز کی بلاتعطل فراہمی کسی بھی ریاست کے لیے انتہائی ضروری ہے۔خاتون رکن سمرلی نے کہا کہ 'پاکستان میں انتخابی نظام میں بہتری اور عدالتوں کو بے خوف بنانے کی جدوجہد میں وہاں کے لوگوں کی بہادری متاثر کن ہے، بنیادی انسانی حقوق پرکسی بھی طرح کا جبر قابل مذمت ہے۔'کانگریس کے رکن بریڈ شرمین نے پاکستان میں انسانی حقوق کی بدترین صورت حال، جبری طور پر سیاسی وابستگیاں تبدیل کرانے اورشہریوں کوغائب کرنے کے علاوہ قوانین کے غلط استعمال پر روشنی ڈالی۔

پی ٹی آئی کا احتجاج ختم، ٹریفک بحال ہونا شروع

اسلام آباد:(ایجنسی)۔پی ٹی آئی نے سینکڑوں مظاہرین کی گرفتاری کے بعد اپنا احتجاج معطل کردیا ہے۔اسلام آباد ٹریفک پولیس نے کہا کہ احتجاج کے باعث بند کیے گئے راستوں کوکھولنے کا عمل شروع کردیا گیا ہے اور جلد ہی مکمل ٹریفک بحال کردی جائے گی۔پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے اپنے رہنما اور سابق وزیر اعظم عمران خان کی جیل سے رہائی کا مطالبہ دہراتے ہوئے منگل کی رات اسلام آباد میں اپنا احتجاجی مظاہرہ ختم کردیا۔اس سے قبل سکیورٹی فورسز نے بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے سینکڑوں مظاہرین کوگرفتار کرلیا تھا۔ایک محتاط اندازے کے مطابق عمران خان کے چار ہزار سے زائد حامیوں کوگرفتار کیا گیا ہے۔اسلام آباد پولیس کے مطابق بدھ کو 26 نمبر چونگی سے ٹریفک بحال کردی گئی ہے اور روات ٹی کراس سے بھی رکاوٹیں ہٹائی جارہی ہیں اور یہ عمل آج بدھ کو ہی مکمل ہوجائے گا۔خبررساں ایجنسی روئٹرز کے مطابق احتجاج کے دوران کم ازکم چھ افراد ہلاک ہوئے، جن میں چار سکیورٹی اہلکار اور دو مظاہرین شامل ہیں۔پی ٹی آئی کا کہنا ہے کہ اس نے اپنا احتجاج عارضی طور پرمعطل کیا ہے۔بدھ کی صبح، پارٹی کی جانب سے اپنے آفیشل ایکس اکاؤنٹ پرشیئر کی گئی ایک پریس ریلیز میں لکھا گیا،"حکومت کی بربریت اور دارالحکومت کوغیر مسلح شہریوں کے لیے قتل گاہ میں تبدیل کرنے کے حکومتی منصوبے کے پیش نظر، (ہم) فی الوقت اپنے پرامن احتجاج کی معطلی کا اعلان کرتے ہیں۔" بیان میں الزام لگایا گیا ہے کہ پرامن مظاہرین پر اسلام آباد کی سڑکوں پر گولیوں کی بارش کی گئی اور سینکڑوں نہتے پاکستانیوں کو زخمی کرکے خون میں نہلایا گیا۔اس میں مزید کہا گیا کہ پارٹی کی سیاسی اور کورکمیٹیوں کی جانب سے پارٹی کے بانی کے سامنے ریاستی بربریت کے تجزیے" پیش کرنے کے بعد ان کی ہدایات کی روشنی میں "مستقبل کے لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔پارٹی نے چیف جسٹس آف پاکستان یحییٰ آفریدی سے اپیل کی کہ وہ پارٹی کارکنوں کے بہیمانہ قتل" کرنے کا ازخود نوٹس لیں اور وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے ساتھ ساتھ اسلام آباد اور پنجاب پولیس کے سربراہان کے خلاف "اقدام قتل" کے تحت قانونی کارروائی کا حکم دیں۔پی ٹی آئی نے کہا کہ عمران خان کی اہلیہ بشریٰ بی بی اور خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ علی امین گنڈاپور آج بدھ کو "ہنگامی" پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔بعض رپورٹوں کے مطابق دونوں خیبر پختونخوا پہنچ گئے ہیں۔وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی اور وزیر اطلاعات عطاء اللہ تارڑ نے کہا کہ پی ٹی آئی کے مظاہرین منتشر ہوگئے اور بعد میں خیبر پختونخواہ کی طرف چلے گئے۔نقوی کے بقول قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں نے علاقے کو خالی کرا کے احتجاج ختم کرا دیا ہے۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ گنڈا پور اور بشریٰ بی بی فرار ہوگئے تھے۔حکومت کا کہنا ہے کہ عمران خان کی رہائی کا حکم صرف عدالتیں دے سکتی ہیں۔

آئی سی سی پراسیکیوٹر نے میانمار جنتا چیف کے وارنٹ گرفتاری کی استدعا کی

میانمار :(ایجنسی)۔عالمی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کے چیف پراسیکیوٹر نے روہنگیا مسلمانوں کے خلاف مبینہ انسانیت سوز جرائم کے ضمن میں میانمار کی فوجی جنتا کے سربراہ من آنگ ہلینگ کے وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کی درخواست کردی۔خبررساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق میانمار کی اعلیٰ سطح حکومتی شخصیت کے خلاف روہنگیا میں مظالم کے سلسلے میں عالمی فوجداری عدالت میں دائر کی جانے والی یہ وارنٹ گرفتاری کی پہلی درخواست ہے۔کریم خان نے ایک بیان میں کہا کہ 'ایک جامع، آزاد اورغیر جانبدار تحقیقات کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ میانمار کے قائم مقام صدر اور سینیئر جنرل من آنگ ہلینگ کے خلاف انسانی جرائم کا ارتکاب کرنے کے ٹھوس شواہد موجود ہیں۔'ان کا کہنا تھا کہ ان جرائم میں مبینہ طور پر 25 اگست اور 31 دسمبر 2017 کے درمیان جلاوطنی اورنسل کشی شامل ہے۔خیال رہے کہ آئی سی سی پراسیکیوٹر نے 2017 اور 2019 میں میانمار، شورش زدہ ریاست رخائن میں روہنگیا مسلمانوں کے خلاف جرائم کی تحقیقات کا آغاز کیا تھا۔ان جرائم کی وجہ سے یہاں پرمقیم 7 لاکھ 50 ہزار اقلیتی آبادی پر مشتمل مسلمان پڑوسی ملک بنگلہ دیش ہجرت کرنے پرمجبور ہوگئے تھے۔کریم خان کا کہنا تھا کہ مبینہ جرائم کا ارتکاب میانمار کی آرمی، بدنام زمانہ فوج "تتمادو" نے کیے جسے ملکی، سرحدی پولیس اورغیر روہنگیا شہریوں کی حمایت حاصل تھی۔کریم خان نے مزید درخواستوں کے حوالے سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ میانمار کی کسی بھی اعلیٰ سطح کی حکومتی شخصیت کے خلاف وارنٹ گرفتاری کی پہلی درخواست ہے۔'فروری 2021 میں فوج کی جانب سے آنگ سان سوچی کومعزول کرنے کے بعد میانمار، فوج اور مختلف مسلح گروپوں کے درمیان حکمرانی کولے کرتنازعات کاشکار ہے۔جنتا گزشتہ سال سے باغیوں کی جانب سے بغاوت کی بڑی کارروائیوں کا سامنا کررہی ہے جس میں چین سے ملحقہ اس کی سرحد کے بڑے حصے پر قبضہ بھی شامل ہے۔آئی سی سی کی جانب سے اگر وارنٹ گرفتاری جاری کیے جاتے ہیں تو اس کے 124 ممبران اصولی طور پر جنتا کے چیف کواپنے ملک کا دورہ کرنے کی صورت میں حراست میں لینے کے پابند ہوں گے۔دریں اثناء، میانمار کی جنتا کو اسلحہ فراہم کرنے والا اہم اتحادی چین عالمی عدالت انصاف کا ممبر نہیں ہے۔واضح رہے کہ کریم خان کی درخواست آئی سی سی کی جانب سے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو، ان کے سابق وزیر دفاع یوو گیلنٹ اور حماس کے سربراہ کے وارنٹ گرفتاری جاری ہونے کے کچھ روز بعد دائر کی گئی ہے۔انسانی حقوق کی تنظیموں نے کریم خان کے اقدام کوسراہتے ہوئے اسے ظلم اور بربریت کے خاتمے کی جانب اہم قدم قرار دیا۔

پاراچنار میں ہونے والی جھڑپوں میں مرنے والوں کی تعداد 99 ہوگئی

خیبر پختونخوا:(ایجنسی)۔پاکستان کے شہر پاراچنار میں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بتایا ہے کہ جمعرات کو ہونے والے حملے کے بعد اس علاقے میں قبائل کے درمیان مسلح تصادم میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 99 ہوگئی ہے۔پاراچنار میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے عہدہ داروں کا کہنا ہے کہ جمعرات کو کچھ گاڑیوں پر ہونے والے حملے کے بعد دو قبائل کے درمیان مسلح تصادم میں مارے جانے والوں کی تعداد 99 ہوگئی ہے، اور کم ازکم 130 افراد زخمی ہوگئے ہیں۔یہ ایسے حالات میں ہے کہ جب صوبہ خیبر پختونخوا حکومت کے ایک وفد نے پاراچنار کا دورہ کرکے قبائلی عمائدین کی مدد سے فریقین کے درمیان امن قائم کرنے کی کوشش کی لیکن دونوں کے درمیان تنازعات کی آگ پھر بھڑک اٹھی۔ ہے۔گزشتہ 5 دنوں کے دوران اس تنازعہ میں دونوں طرف سے کم ازکم 99 افراد مارے گئے۔پاراچنار سے پشاور جانے والی متعدد کاروں کے مسافروں پر دہشت گردوں کے حملے میں 55 سے زائد افراد جاں بحق اور درجنوں زخمی ہوگئے تھے۔اس خونی واقعے کے بعد پرانی دشمنی کی بنا پردو قبیلوں کے درمیان خونریز جھڑپیں شروع ہوگئیں جو کئی روز سے جاری ہیں۔

نیپال حج کمیٹی سے ڈاکٹر القوفی اور مولانا مشہود خاں کے اہم مطالبات

کٹھمنڈو: نیپال حج کمیٹی کے زیراہتمام کپل وستو کے کرشانگر میں منگل کے روز ایک حج آگاہی پروگرام منعقد ہوا۔اس پروگرام میں عازمین حج کوسفرحج کے دوران اہم امور پرتوجہ دینے اورمسائل کے حل کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔کمیٹی کے رکن مرزا راشد بیگ کے مطابق، کئی عازمین کومعلومات کی کمی کی وجہ سے مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لیے ایسے آگاہی پروگرام منعقد کیے جارہے ہیں۔پروگرام میں کرشانگر میونسپلٹی کے میئر رجت پرتاب شاہ، چیف ڈسٹرکٹ آفیسر بشو پرکاش اریال، مولانا مشہود خان ناظم عمومی راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال، ڈاکٹر عبدالغنی القوفی استاد جامعہ سراج العلوم السلفیہ جھنڈانگر نیپال وصدر عمومی راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال، مولانا عبدالقیوم مدنی، نوجوان رہنما رئیس شاہ اور اکرم پٹھان اورسمیت کئی علماء نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس موقع پر مولانا مشہود خان نیپالی ناظم عمومی راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال اور ڈاکٹر عبدالغنی القوفی استاد جامعہ سراج العلوم جھنڈانگر نیپال وصدر راشٹریہ مدرسہ سنگھ نیپال نے حج کمیٹی کے سامنے حجاج کرام کی فلاح وبہبود کے لئے حج کوسستا بنایا جانے، بھیرہوا انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے حج فلائٹ کا آغاز کرنے، حج مینجمنٹ اور کاٹھمانڈو میں سہولیات فراہم کرنے اور مشاعر مقدسہ میں رہنمائی کا انتظامات جیسے اہم مطالبات کئے۔اس سال سعودی حکومت نے نیپال کے لیے 1200 حج کوٹہ فراہم کیا ہے۔نیپال حج کمیٹی کے مطابق اس سال حج کا دورانیہ 32 دن کا ہوگا۔

چینی وزیر دفاع کے خلاف بدعنوانی کی تحقیقات شروع

بیجنگ نے گزشتہ سال کے دوران اپنی مسلح افواج میں بدعنوانی کے خلاف کریک ڈاؤن کو مزید ساخت کیا ہے۔وزیر دفاع کے خلاف بدعنوانی کی تحقیقات شروع ہونا اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز نے بدھ کو اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ چین کے وزیر دفاع ڈونگ جون کو بدعنوانی کے الزام میں تحقیقات کے دائرے میں لیا گیا ہے۔اگر اس خبر کی تصدیق ہو جاتی ہے تو ڈونگ اس وزارت پر براجمان یا اس منصب پر فائز رہنے والے مسلسل ایسے تیسرے چینی وزیر دفاع ہوں گے، جن کے خلاف مبینہ بدعنوانی کی تحقیقات کی جائیں گی۔چینی وزیر دفاع کومبینہ طور پر بدعنوانی کی تحقیقات کا سامنا فنانشل ٹائمز کے مطابق یہ تفتیش فوج میں بدعنوانی کی وسیع تر تحقیقات کا حصہ ہے۔پچھلے ہفتے، ڈونگ نے تائیوان پر امریکی اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے، لاؤس میں وزرائے دفاع کی میٹنگ کے دوران امریکی وزیر دفاع لائیڈ آسٹن سے ملنے سے انکار کردیا تھا۔چینی صدرشی جن پنگ نے گزشتہ ایک سال کے دوران فوج میں بدعنوانی کے خلاف کارروائیاں کی ہیں چینی صدرشی جن پنگ نے گزشتہ ایک سال کے دوران فوج میں بدعنوانی کے خلاف کارروائیاں کی ہیں چینی صدرشی جن پنگ نے گزشتہ ایک سال کے دوران فوج میں بدعنوانی کے خلاف کارروائیاں کی ہیں چین کی فوج نے گزشتہ سال سے بدعنوانی کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائیاں شروع کی ہوئی ہیں۔ڈونگ بحریہ کے سابق کمانڈر رہیں۔دسمبر میں لی شانگفو کووزیر دفاع کے عہدے اچانک ہٹائے جانے کے بعد انہیں اس منصب پر فائز کیا گیا تھا۔شانگفو سات ماہ تک چین کے وزیر دفاع رہے تھے۔

ڈی ایم کی صدارت میں ضلعی سطح کی جائزہ میٹنگ

رائے بریلی، 27 نومبر 2024 ضلع مجسٹریٹ ہرشیتا ماتھر نے بچت بھون آڈیٹوریم میں ضلعی سطح کی صنعتوں/تجارت بندھو کی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ کو صنعتی علاقوں میں سڑکوں کی مرمت، نالیوں کی صفائی، جھاڑیوں کی صفائی، برقی کاموں کی مرمت وغیرہ کی ہدایات دی گئیں۔ صنعتی علاقوں میں صفائی، محکمہ بجلی سے متعلق مسائل اور صنعتی علاقوں کے ڈرینج سسٹم وغیرہ کے بارے میں ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ متعلقہ افسران فوری طور پر موقع پر پہنچ کر قواعد کے مطابق کارروائی کریں۔

اس دوران ضلع مجسٹریٹ نے ضلعی سطح کے تاجر بھائیوں کی میٹنگ کی۔ اجلاس میں تاجروں نے پانی، سڑکوں، سیکیورٹی، بجلی، صفائی اور سیکیورٹی کے مسائل اٹھائے۔ اجلاس میں زیادہ تر مسائل بلدیہ سے متعلق تھے۔ جس کے سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ نے بلدیہ کو ہدایت دی کہ تمام مسائل کو بروقت حل کیا جائے۔ اس موقع پر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سنجیو کمار سنہا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایڈمنسٹریشن سدھارتھ اور متعلقہ محکموں کے افسران اور تاجروں اور کاروباری دوستوں سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے۔

یوپی: سات سالوں میں تلہن کی پیداوار میں دوگنے سے زیادہ کا اضافہ

لکھنؤ: 27 نومبر (یو این آئی) اترپردیش حکومت نے لگاتار حوصلہ افزائی سے سات سال میں تلہن کی پیداوار میں دوگنی سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری اعداد کے مطابق اترپردیش میں سال 2017-18 میں تلہن کی پیداوار 62.13 میٹرک ٹن تھی جو سال 2023.24 میں بڑھ کر 15.28 میٹرک ٹن تک ہوگئی۔ اس سال (24-25) کے اعداد آنے پر اس میں مزید اضافہ کا امکان ہے۔ آفیشیل ذرائع نے بدھ کو بتایا کہ حکومت کا ہدف ہے کہ تلہن کے معاملے میں 26-27 تک اترپردیش خودکفیل بنا کر ہر سال منی کٹ کے طور پر کسانوں کو ہو جائے۔ اس کے لئے کم از کم سہارا قیمت پر ان فصلوں کی خرید کے ساتھ بہتر پیداوار والے اعلی قسم کے مفت بیج مہیا کروا رہی ہے۔ اس ضمن میں گذشتہ سال 2.10797 کوئنٹل بیج کسانوں کو دیئے گئے تھے۔ اس سال 6.111315 کوئنٹل بیج دستیاب کرانے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ان بیجوں کے فیلڈ مظاہروں اور ماہرین کے ذریعہ کسان پاٹھ شالوں کے ذریعے ترقی پسند کسانوں کو کاشتکاری کے جدید طریقوں کے بارے میں مسلسل معلومات فراہم کر رہی ہے۔ کسانوں کو یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ اس روایتی کاشتکاری کے مقابلے لاگت کم اور منافع زیادہ ہے۔ کسانوں کو یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ روایتی کاشتکاری کے مقابلے لاگت کم اور منافع زیادہ ہے۔ ہی نہیں بلکہ ربیع کے موسم میں دسہرہ کے بعد سرسوں کی بوائی کرنے والے کسانوں کو مارچ میں فصل کی کٹائی کے بعد ربیع اور خریف کے درمیان ایک اضافی فصل لینے کا بھی موقع ملتا ہے۔ خاص طور پر اڑد اور مونگ کا۔ اس سے نہ صرف اضافی آمدنی ہوتی ہے، دالوں کی فصل ہونے کی وجہ سے خریف کی فصل کو زمین میں قدرتی نائٹروجن کے تعین کا فائدہ بھی ملتا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ ترقی پسند کسانوں کے کھیتوں میں ڈیلے بھی کیے جا رہے ہیں تاکہ کسانوں کو تیل کے بیجوں کی فصلوں کو دیکھ کر ان کی بہتر کاشت کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں۔ اس کے علاوہ کسان پاٹھ شالہ میں ماہرین کاشتکاروں کو بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف مزاحمت کرنے والی بہتر اقسام، کھیت کی تیاری، بوائی کے طریقے، فصلوں کے تحفظ کے اقدامات اور ذخیرہ کرنے کے بارے میں بھی بتائیں گے

صدر ایم ایل اے کی پی ڈبلیو ڈی اور بجلی محکمہ کے افسران کے ساتھ میٹنگ

رائے بریلی، 27 نومبر 2024 صدر کی ایم ایل اے ادیتی سنگھ نے پی ڈبلیو ڈی گیسٹ ہاؤس میں آبپاشی، جل نگم، محکمہ تعمیرات عامہ اور بجلی محکمہ کے افسران اور عمل آوری ایجنسیوں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے محکمہ آبپاشی کے حکام سے کہا کہ وہ نہروں کی صفائی کرائیں اور جن نہروں کی ابھی تک صفائی نہیں ہوئی ان کو بروقت مکمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ربیع سیزن کی فصلوں کی بوائی جلد شروع ہو جائے گی۔ ایسی صورتحال میں نہروں میں پانی کی وافر مقدار میں دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ تاکہ فصل کی بوائی میں کوئی پریشانی یا رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ کسان بھائیوں اور عام لوگوں کو بھی پانی کے تحفظ کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔ انہوں نے مہاراج گنج نالے پر پل بنانے کی ہدایات بھی دیں۔ جس کے سلسلے میں ایگزیکٹیو انجینئر ایریگیشن نے بتایا کہ نالوں کی گاد کی صفائی کا کام ہو رہا ہے اور مہاراج گنج ڈرین پرتاپ گڑھ ضلع کے تحت آتا ہے، جس کے لیے صدر ایم ایل اے نے ٹیلی فون کے ذریعے پرتاپ گڑھ ضلع کے ایگزیکٹیو انجینئر ایریگیشن کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ماجرا گنج ڈرین کو صاف کریں۔ نالی۔ صدر ایم ایل اے نے جل نگم کے عہدیداروں سے کہا کہ امرت یوجنا کے تحت کئے جا رہے کام کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے اگر کسی علاقے میں کام کروانے میں کوئی پریشانی ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ میٹنگ میں صدر ایم ایل اے نے ایگزیکٹیو انجینئر الیکٹریکل سے کہا کہ گاؤں بیلکھرا انجن ہرجن بستی کی برقی کاری کے ساتھ ساتھ عوام کے مسائل کو بھی حل کیا جائے۔ انہوں نے بجلی، پی ڈبلیو ڈی اور محکمہ جنگلات کے افسران کو ہدایت دی کہ شہر میں بجلی سے متعلق جو بھی مسائل موصول ہو رہے ہیں، متعلقہ افراد کو نوٹس جاری کر کے مسائل کو حل کیا جائے۔ تاکہ بجلی کی فراہمی کا کام قواعد کے مطابق ہو سکے۔ اور بلنگ کو چیک کیا جائے۔ بجلی کی ناکارہ تاروں سے حادثات کا خدشہ ہے اس لیے تاروں کو ریگولرائز کیا جائے۔ جن ایجنسیوں کو کام سونپا گیا ہے اگر وہ وقت پر کام مکمل نہیں کرتے تو ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے۔ اس موقع پر متعلقہ محکموں کے افسران بھی موجود تھے۔

بدایوں فارماسسٹ قتل کیس: سر پر ہتھوڑا مار کر لی تھی جان

بدایوں: 27 نومبر (پی این ایس) منگل کے روز پولیس نے بدایوں میں ڈسٹرکٹ ہسپتال کے فارماسسٹ شاکر علی کے اغوا اور قتل کے کیس کا سراغ لگا کر مزید چار ملزمان کو جیل بھیج دیا۔ پولیس کو فارماسسٹ کی لاش نہیں مل سکی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ سہسوان میں قاتلوں نے فارماسسٹ کو سر پر ہتھوڑے کے وار کر کے قتل کیا۔ اس کے بعد لاش کو گنگا ندی میں پھینک دیا گیا۔ آپ کو بتادیں کہ پولیس نے 6 نومبر کو تین دیگر ملزمان کو جیل بھیج دیا ہے۔ پولیس کے مطابق سہسوان کی رہنے والی عشرت خاتون 15 اکتوبر کی شام تقریباً 4 بجے فارماسسٹ کو سہسوان میں اپنے گھر دعوت پر لے گئی۔ دعوت میں شرکت کے بعد فارماسسٹ سہسوان کے رہائشی آریش چودھری کی ٹریکٹر ایجنسی پہنچ گئے۔ پہلے ہی چار لوگوں کو سپاری دے کر یہاں بلایا گیا تھا۔ جیسے ہی فارماسسٹ ایجنسی میں جا کر بیٹھا تو ملزم سلطان نے پیچھے سے ہتھوڑے سے اس کے سر پر وار کر دیا۔ بعد میں فارماسسٹ کا گلا گھونٹ دیا گیا۔ قتل کے بعد فارماسسٹ کی لاش کو اس کی کار کے ٹرنک میں ڈال دیا گیا اور علی گڑھ ضلع کے تنگ پل رام گھاٹ پر پہنچنے کے بعد اس نے لاش کو گنگا ندی میں پھینک دیا۔ فارماسسٹ کے بیٹے ندیم کی شکایت پر پولیس نے عشرت خاتون، اس کے شوہر شاہد علی، اریش چودھری ساکن سہسوان، شاہد علی عرف بنٹی محلہ کا کٹلہ بریلی اور بداوں شہر کے محلہ قادری کی رہنے والی نجمہ کے خلاف رپورٹ درج کی تھی۔ 6 نومبر کو پولیس نے شاہد علی، آریش چودھری اور نجمہ کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ اس معاملے میں نامزد دو کے علاوہ جن چار ملزمان کو سپاری دے کر بلایا گیا تھا، وہ پولیس کے ہاتھ نہیں لگے۔ منگل کو پولس نے سلطان، جسے سپاری دے کر بلایا گیا تھا، مناجیر گاؤں کے رہنے والے، بھوانی پور خیر و تھانہ سہسوان، جوگیندر یادو، شوکین ملک ساکن دہاگوان تھانہ ظفر نگر کو گرفتار کیا۔ پولیس اب تک سات ملزمان کو جیل بھجوا چکی ہے لیکن تاحال دو نامزد ملزمان پولیس کی گرفت میں نہیں آ سکے۔ پولیس کے مطابق اس واقعے کے مرکزی ملزم عشرت خاتون اور شاہد علی عرف بنٹی تاحال پولیس کی گرفت سے باہر ہیں۔

بریلی کے ڈاکٹر نردیو کی قنوج سڑک حادثہ میں موت، خاندان میں افراتفری

بریلی: 27 نومبر (پی این ایس) بریلی کے ایک ڈاکٹر کی بھی بدھ کی صبح قنوج میں آگرہ۔ لکھنؤ ایکسپریس وے پر ایک کار حادثے میں موت ہوگئی ہے۔ اس کی موت کے بعد ڈاکٹر کے اہل خانہ میں افراتفری ہے۔ نواب گنج کے محلہ گنگوار کالونی کے رہنے والے ڈاکٹر نردیو سنگھ (32 سال) سیفئی میڈیکل کالج میں ایم ڈی کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ وہ منگل کی شام اپنے دوستوں کے ساتھ کار سے لکھنؤ میں شادی کی تقریب میں گئے تھے۔ رات کو ہی وہاں سے سیفئی کے لیے روانہ ہوئے۔ بدھ کی صبح تقریباً 4 بجے تیرواعلاقے میں آگرہ۔ لکھنؤ ایکسپریس وے پر کار کے ڈرائیور کو نیند آگئی اور بے قابو کار ڈیوائیڈر کو توڑ کر آگرہ کی طرف سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی یو پی ڈی اے اور پولیس اہلکار موقع پر پہنچے اور زخمیوں کو میڈیکل کالج میں داخل کرایا۔ جہاں ڈاکٹروں نے انیرودھ ورما، نردیو سنگھ، ارون کمار، سنتوش کمار موریہ اور نامعلوم کو مردہ قرار دیا۔ تمام مرنے والے ڈاکٹر تھے اور سیفائی میڈیکل کالج میں پی جی کر رہے تھے۔ یہاں جیسے ہی حادثے کی اطلاع ملی، نردیو سنگھ کے خاندان میں افراتفری مچ گئی۔ ان کا خاندان نواب گنج کے محلہ گنگوار کالونی میں رہتا ہے۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ نردیو تین بھائیوں اور ایک بہن میں سب سے چھوٹا تھا۔ نردیو کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ان کے اہل خانہ قنوج روانہ ہوگئے۔

ٹانڈہ ادھیوکتا کلیان سمیتی کے صدر ستیہ پرکاش موریہ اور نائب صدر ہلال اشرف منتخب

ٹانڈہ/امبیڈکرنگر (نامہ نگار) بار ایسوسی ایشن ٹانڈہ سے منسلک ادھیوکتا کلیان سمیتی کے انتخاب میں آج سینئر وکیل ستیہ پرکاش موریہ کو صدر جبکہ نائب صدر ہلال اشرف کو منتخب کیا گیا ہے۔ جنہیں بار ایسوسی ایشن ٹانڈہ کے صدر محمد مقیم ایڈووکیٹ نے ایک سادہ لیکن باوقار تقریب میں ان کے عہدے کا حلف دلایا اور مبارکباد پیش کیا۔ اس دوران بار ایسوسی ایشن کے عبدالمعبود ایڈووکیٹ، جاوید صدیقی ایڈووکیٹ، شاہ محمد ایڈووکیٹ سمیت تمام وکلاء موجود رہے۔

ریاست کے تمام 12 سیاحتی سرکٹ میں بڑی سڑکوں کے ساتھ ڈھابے اور فوڈ کورٹ تیار کریں: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 27 نومبر۔ ریاست میں سیاحت کو بڑھانے کے لیے سڑک کے کنارے اچھی سیاحتی سہولیات کا ہونا بہت ضروری ہے۔ لہذا، ریاست کے تمام 12 سیاحتی سرکٹ مقامات تک بڑی سڑکوں کے ساتھ ڈھابے، موٹل، فوڈ کورٹ وغیرہ تیار کیے جائیں۔ جو درخواست دہندگان اتر پردیش ٹورازم پالیسی - 2022 کے تحت 25 سے 30 فیصد رعایت حاصل کرنے کے اہل ہیں، انہیں اس اسکیم کا فائدہ ضرور ملنا چاہیے۔ یہ معلومات دیتے ہوئے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ ریاست میں ڈھابوں، موٹلوں، فوڈ کورٹ جیسی سہولیات کی تعمیر کے لیے زمین خریدنے پر رجسٹریشن فیس اور اسٹامپ ڈیوٹی فیس کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ یونٹوں کی تعمیر پر 30 فیصد سبسڈی دی جائے گی۔ مزید برآں، موجودہ ریاست میں چلنے والی سائیڈ ایمینیٹی میں اوپن ریسٹورنٹ، فیملی ریسٹورنٹ، اے سی روم، ٹوائلٹ، بچوں کے لیے پلے ایریا، آر او سسٹم، ماڈیولر کچن، فریزر، سولر لائٹ وغیرہ کی تنصیب پر سبسڈی دینے کا انتظام ہے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ محکمہ سیاحت تمام موٹلوں، ڈھابوں وغیرہ کو بھی مختلف ذرائع سے فروغ دے گا۔ اشارے اور ویب سائٹ کے ذریعے معلومات دی جائیں گی۔ اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ساتھ معاہدے کے بعد، ڈھابوں پر اے سی بسوں کے رکنے کا انتظام کیا جائے گا۔ ڈھابے پر معذور ملازمین کی خدمات حاصل کرنے پر مراعات دی جائیں گی۔ زمین کے تعمیراتی حصے پر سبسڈی بھی ملے گی۔ دلچسپی رکھنے والے افراد ان اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے کے لیے محکمہ سیاحت کے پورٹل uptourismportal.in پر براہ راست درخواست دے سکتے ہیں۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش سیاحت کے میدان میں تیزی سے ابھرتی ہوئی ریاست ہے۔ گزشتہ سال 2023 میں یہاں 48 کروڑ سے زیادہ سیاح آئے تھے۔ فی الحال ہم گھریلو سیاحت کے لحاظ سے پہلے نمبر پر ہیں۔ بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کے معاملے میں بھی یہ کارنامہ انجام دینے کی مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ مختلف ریاستوں یا ممالک کے سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے موٹل کے ساتھ سیاحتی سہولیات تیار کرنا بہت ضروری ہے۔ ڈھابے، فوڈ کورٹ وغیرہ سیاحوں کو سڑک کے کنارے اچھی سہولیات فراہم کریں گے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اتر پردیش کو 12 سیاحتی سرکٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں رامائن سرکٹ، کرشنا برج سرکٹ، مہابھارت سرکٹ، بدھسٹ سرکٹ، شکتی پیٹھ سرکٹ، روحانی سرکٹ، صوفی کبیر سرکٹ، جین سرکٹ، بندیل کھنڈ سرکٹ، وائلڈ لائف اور ایکو ٹورازم سرکٹ، کرافٹ سرکٹ اور تحریک آزادی سرکٹ ہیں۔ سیاح اپنی پسندیدہ منزلوں تک پہنچنے کے لیے قومی شاہراہوں، اسٹیٹ ہائی ویز اور دیگر بڑے راستوں سے سفر کرتے ہیں۔ سیاحوں کے لیے سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے سڑک کنارے ڈھابوں، موٹل، شادی لان وغیرہ میں سہولیات کی توسیع پر زور دیا جا رہا ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ اب تک ریاست میں 1001 ڈھابوں کی فہرست بنائی گئی ہے۔ محکمہ سیاحت نرمی دے کر سہولیات کو بڑھانے پر کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ عام لوگ اپنی پہل کر کے اسکیم کے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

کرپالو مہاراج کی بیٹیوں کے ساتھ حادثے میں نیا موڑ ڈرائیور نے سازش قرار دیا

پریاگراج: 27 نومبر (پی این ایس) بھکتی دھام منگڑھ اور پریم مندر ورنداون کے بانی جگت گرو کرپالو مہاراج کی بیٹیوں کے حادثے کے معاملے میں ایک نیا موڑ آیا ہے۔ کار ڈرائیور نے گریٹر نوئیڈا کے دنکور میں مقدمہ درج کرایا ہے جس میں شبہ ہے کہ حادثہ ایک سازش تھا۔ پولیس نے قتل اور حادثہ کی دو پہلوؤں سے تفتیش شروع کردی ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ 24 نومبر کو کرپالو مہاراج کی تینوں بیٹیاں یمنا ایکسپریس وے پر دنکور کے قریب سڑک حادثے کا شکار ہوگئیں۔ بڑی بیٹی ڈاکٹر وشاکھا کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ ان کی دو چھوٹی بیٹیاں شیاما ترپاٹھی اور کرشنا ترپاٹھی کو دہلی کے اپولو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ کرپالو مہاراج کی تین بیٹیاں سنگاپور جانے کے لیے ورنداون سے دہلی ایئرپورٹ کے لیے روانہ ہوئی تھیں۔ کار ڈرائیور پروین مدبھاری نے واقعہ کے سلسلے میں دنکور پولس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرایا ہے۔ اس کا الزام ہے کہ وہ ورینداون سے کار سے نکلے تھے۔ اس کے ساتھ تین اور گاڑیاں تھیں۔ یمنا ایکسپریس وے پر صبح تقریباً پونے تین بجے، تمام ست سنگی ایک مختصر مراقبہ کے گریٹر نوئیڈا سے 5.7 کلومیٹر پہلے، سڑک کے کنارے رک گئے۔ اسی دوران تیز رفتار ٹرک نے سڑک کنارے کھڑی گاڑیوں کو ٹکر مار دی۔ واقعے کے بعد ڈرائیور ٹرک چھوڑ کر فرار ہوگیا۔ دنکور پولیس نے واقعے کی حقیقت جاننے کے لیے تفتیش شروع کردی ہے۔ پولیس نے ٹرک کے ہیلپر ہبلو عرف اپیندر کمار ساکن راجہ کا تال، فیروز آباد کو گرفتار کرلیا ہے۔ سابق ایم پی ونود سونکر نے وشاکھا ترپاٹھی کے انتقال پر غم کا اظہار کیا ہے۔ کوشامبی کے سابق ایم پی ونود سونکر منگل کو متھرا پہنچے۔ ورنداون میں پریم مندر پہنچے اور خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر سنگیتا سونکر، ارجن راج بھر بھی موجود تھے۔

تاج محل یا تیجو مہالیہ: اے ایس آئی نے مدعی بنانے کی عرضی پر دائر کیا اعتراض

لکھنؤ/آگرہ: 27 نومبر (پی این ایس) تاج محل یا تیجو مہالیہ تنازعہ کی بدھ کو اسمال کاز کورٹ کے جج مرتیونجے سریواستو کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ جس میں آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) نے اس معاملے میں سید ابراہیم حسین زیدی کو مدعی بنانے کے لیے مسلم فریق کی درخواست پر اعتراض درج کیا، اے ایس آئی نے کہا کہ سید ابراہیم حسین زیدی کو مدعی بنانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ایک پارٹی عدالت میں ہر معلومات دینا اے ایس آئی کی ذمہ داری ہے۔ جس پر سید ابراہیم حسین زیدی کے وکیل نے اس معاملے میں جواب داخل کرنے کے لیے مہلت مانگ لی ہے۔ جس پر جج مرتیونجے سریواستو نے اس کیس کی سماعت کی اگلی تاریخ 16 دسمبر مقرر کی ہے، جب کہ مدعی یوگی یوتھ بریگیڈ کے صدر اور مدعی وکیل نے کورٹ کمشنر کی تقرری کی درخواست کے بعد اب تاج محل کے سروے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کیس کے حوالے سے درخواست آئندہ سماعت پر عدالت میں دی جائے گی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ 23 جولائی 2024 کو یوگی یوتھ بریگیڈ کے صدر کنور اجے تومر نے ایڈوکیٹ شیو آدھار سنگھ تومر کے ذریعے ساون کے مہینے میں تاج محل یا تیجو مہالیہ میں جل ابھیشیک اور دگدھا ابھیشیک کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے بعد سے اس معاملے کی سماعت مسلسل جاری ہے۔ اب تک، سکریٹری، وزارت ثقافت، حکومت ہند کو یونین آف انڈیا کے ذریعے اس معاملے میں فریق بنایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مسلم کی جانب سے سید ابراہیم حسین زیدی نے عدالت میں خود کو مدعی بنانے کی درخواست دی ہے۔ جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ مدعی پارٹی، مدعا علیہ اے ایس آئی اور یونین آف انڈیا کی ملی بھگت ہے، آپ کو بتادیں کہ تیجو کی سماعت میں مدعا علیہ اے ایس آئی کے سپرنٹنڈنگ آرکیالوجسٹ ڈاکٹر راجکمار کے وکیل وویک کمار نے کہا تھا۔ پٹیل نے عدالت میں اعتراض داخل کیا تھا۔ جس میں اے ایس آئی کے سپرنٹنڈنگ آرکیالوجسٹ ڈاکٹر راج کمار پٹیل نے سرکاری اہلکار ہونے کی وجہ سے مقدمہ نہ چلانے کی جانکاری دی تھی۔ اس معاملے میں حکومت ہند کو مدعا علیہ بنایا جائے۔ جبکہ مدعی نے ایڈووکیٹ کے ذریعے سیکشن 80 سی پی سی کا نوٹس دیا تھا۔ جس کی وجہ سے کسی سرکاری اہلکار پر مقدمہ چل سکتا ہے۔ حکومت ہند اس معاملے میں مدعا علیہ ہے۔ مدعی کنور اجے تومر نے اپنے مقدمے میں دعویٰ کیا ہے کہ 1212 میں بادشاہ پرماردی دیو نے آگرہ میں جمنا کے کنارے ایک بہت بڑا شیو مندر بنایا تھا۔ جس کا نام تیجو محل یا تیجو مہالیہ تھا۔

گورکھپور کے لوگوں کو نئے سال میں ملے گا رفتار کا تحفہ، لکھنؤ تک ایکسپریس وے تیار

لکھنو: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سی ایم سٹی گورکھپور سے راجدھانی لکھنؤ کا سفر جلد ہی صرف 3 گھنٹے میں مکمل ہو جائے گا۔ اب جو وقت 5 سے 6 گھنٹے لگتا تھا اب کم ہو جائے گا۔ یہاں لنک ایکسپریس وے تیار ہے اور نئے سال پر اس کے افتتاح کے بعد گورکھپور ضلع کے لوگوں کو مزید دو ماہ (ستمبر تک) انتظار کرنا پڑے گا۔ لکھنؤ کو گورکھپور سے براہ راست جوڑنے کے لیے بنایا جا رہا گورکھپور لنک ایکسپریس وے تیار ہے۔ یہاں گاڑیاں بھی چلنا شروع ہو گئی ہیں۔ یو پیڈا کے ایک سینئر افسر کے مطابق ایکسپریس وے کے مین کیرج وے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ گورکھپور لنک ایکسپریس وے کی لمبائی تقریباً 91 کلومیٹر ہے۔ یہ ایکسپریس وے گورکھپور بائی پاس NH-27 پر جیت پور کے قریب سے شروع ہوگی اور پوروانچل ایکسپریس وے پر اعظم گڑھ کے سالار پور پر ختم ہوگی۔ یہ کشی نگر اور سنت کبیر نگر کے درمیان چار لین پر گھجنی کے قریب شروع ہوگا۔ اس 352.91 کلومیٹر طویل ایکسپریس وے کی کل لاگت 67.5876 کروڑ ہے۔ اس لنک روٹ کے ذریعے گورکھپور، امبیڈکر نگر، سنت کبیر نگر، اعظم گڑھ کو براہ راست جوڑا جائے گا۔ فی الحال گورکھپور سے بستی، ایودھیا تک فور لین سڑک پر ٹریفک کی وجہ سے وقت لگتا ہے۔

ناردن ریلوے

اوپن ٹنڈر نوٹس (ای۔ ٹنڈر)

مورخہ : 25.11.2024

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریلوے منیجر (انجینئرنگ)، ناردن ریلوے لکھنؤ کے ذریعے مندرجہ ذیل کام کے لئے سنگل پیکٹ طریقہ سے ای - ٹنڈر سسٹم کے ذریعے جس کی آخری تاریخ مورخہ 16.12.2024 کو 15.00 بجے تک طلب کی جاتی ہے۔ اس ٹنڈر کے مینوئل آفر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ اگر کوئی مینوئل آفر آتا ہے تو اس پر غور نہیں کیا جائے گا۔
ٹنڈر فارم کی قیمت جمع نہیں کرنا ہے اگر ٹنڈر دہندہ کو بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف ireps پورٹل پر دستیاب آن لائن ادائیگی سسٹم میں نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے کرے گا۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈپازٹ رسید اور ایف ڈی آر کے ذریعے ادائیگی قبول نہیں کئے جائیں گے۔

	ٹنڈر نوٹس نمبر		13202024 مورخہ 25.11.2024
1	کام کا نام	1	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/وارانسی کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر - کام/وارانسی کے سیکشن میں پلوں کی سالانہ مرمت اور رکھ رکھاؤ کا کام۔
		2	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/جون پور کے ماتحت بابت پور - اکبر پور اور اکبر پور - ٹانڈہ سیکشن کے لیول کراسنگ گیٹ اور پانی نکاسی سسٹم کی تجدیدکاری کی فراہمی
		3	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/جون پور کے ماتحت بابت پور - اکبر پور اور اکبر پور ٹانڈہ سیکشن میں اسٹیشن بھون اور کام بھون کی تجدیدکاری کا کام۔
		4	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/جون پور کے ماتحت بابت پور - اکبر پور اور اکبر پور - ٹانڈہ سیکشن تک پلوں کی مرمت کی فراہمی۔
		5	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/وارانسی کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر/پی وی/وارانسی - پورو کے ماتحت مختلف قسم کے ٹریک رکھ رکھاؤ کا کام۔
		6	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/وارانسی کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر - کام/وارانسی کے سیکشن میں اسٹیشن و دیگر سروس بھونوں پر سفیدی و رنگائی پتائی اور سالانہ مرمت کا کام۔
		7	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/انجینئر کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر - کام/وارانسی کے سیکشن میں مختلف کالونیوں اور سڑکوں کی سفیدی و رنگائی پتائی اور سالانہ مرمت کا کام۔
		8	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/جون پور کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر/پی وی/جون پور کے ماتحت مختلف قسم کے ٹریک رکھ رکھاؤ کا کام۔
		9	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/جون پور کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر/پی وی/شاہ گنج کے ماتحت مختلف قسم کے ٹریک رکھ رکھاؤ کا کام۔
		10	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/وارانسی کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر/پی وی/وارانسی - مغربی کے ماتحت مختلف قسم کے ٹریک رکھ رکھاؤ کا کام
		11	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/جون پور کے ماتحت بابت پور - اکبر پور کے اکبر پور - ٹانڈہ سیکشن تک ریلوے اسٹاف کالونیوں کی تجدیدکاری کا کام۔
		12	سینئر ڈویژنل انجینئر - تھرڈ/ناردن ریلوے/لکھنؤ کے کام علاقہ میں اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر/وارانسی کے ماتحت سینئر سیکشن انجینئر - کام/وارانسی کے سیکشن میں وارانسی - دین دیال اپادھیائے، وارانسی - بیرا پتی اور وارانسی - لوھتا سیکشن میں لیول کراسنگز کی سڑک سطح، کالونی کی سڑک سطح کی مرمت اور رکھ رکھاؤ کا کام اور کالونیوں اور دیگر بھونوں کی پائپ لائن کی مرمت کا کام۔

2 تخمینہ لاگت

1	روپے 29,99,935.69	2	روپے 2,24,99,939.12	3	روپے 94,99,992.86
4	روپے 29,99,830.68	5	روپے 1,06,24,865.70	6	روپے 1,49,99,963.61
7	روپے 99,99,909.65	8	روپے 1,06,25,023.66	9	روپے 1,06,24,620.94
10	روپے 1,06,24,915.30	11	روپے 99,99,709.97	12	روپے 2,24,99,802.12

3 بیعانہ رقم

1	روپے 60,000.00	2	روپے 2,62,500.00	3	روپے 1,90,000.00
4	روپے 60,000.00	5	روپے 2,03,100.00	6	روپے 2,25,000.00
7	روپے 2,00,000.00	8	روپے 2,03,100.00	9	روپے 2,03,100.00
10	روپے 2,03,100.00	11	روپے 2,00,000.00	12	روپے 2,62,500.00

4	کام کی تکمیل میعاد	نمبر شمار 01 سے 12 تک کے لئے	منظوری لیٹر جاری کرنے تاریخ سے بارہ (12 ماہ)
5	ٹنڈر ڈالنے کی شروعات	نمبر شمار 01 سے 12 تک کے لئے	02.12.2024
6	ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ ووقت	نمبر شمار 01 سے 12 تک کے لئے	16.12.2024 15:00 بجے
7	ویب سائٹ	www.ireps.gov.in	

نوٹ:-
1۔ تکنیکی اور مالی آفرس کے کھلنے کے بعد مزید دستاویز کو جمع کرنے اور اس سے متعلق ٹنڈر بعد میں کسی قسم کے لیٹر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ ٹنڈر دہندہ کے ٹنڈر بعد میں لیٹروں کو بھی صفر اور غیر موثر مانا جائے گا۔ (پردھان کاندفتر ناردن ریلوے نئی دہلی کا لیٹر نمبر۔ 74/W/O/Pt.XXV/WA/Loose مورخہ 07-04-2015۔

3628/2024

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اودھ نامہ

عالمی جنگ کی طرف ایک اور قدم

روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ کو تین سال ہونے کو آئے لیکن ابھی تک جنگ کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکا ہے۔ حالانکہ یوکرین کی اتنی اوقات ہی نہیں تھی کہ وہ روس جیسے سپر پاور ملک کے آگے زیادہ ٹھہر سکتا لیکن یہ امریکہ اور اس کے کچھ حلیف ممالک ہیں جو یوکرین کی بھرپور مدد کر رہے ہیں جس کی بنا پر یوکرین روس جیسے طاقتور ملک کا مقابلہ کر رہا ہے۔ نہ صرف مقابلہ کر رہا ہے بلکہ کئی ایسے مواقع بھی آئے کہ جب اس نے روس کو پٹخنی بھی دی ہے۔ ایسا صرف اس لئے ہو سکا کہ اس کے پاس امریکہ کے خطرناک ہتھیار موجود ہیں اور کہا تو یہ بھی جا رہا ہے کہ امریکہ بظاہر اس جنگ میں بالواسطہ شریک ہے لیکن بلاواسطہ اس کے فوجی باقاعدہ طور پر روس سے لڑ رہے ہیں۔ لیکن اب اس جنگ کا دائرہ وسیع ہونے والا ہے۔

پہلے یہ لڑائی صرف روس اور یوکرین کے درمیان ہی تھی، لیکن کچھ روز قبل امریکی صدر جو بائڈن نے یوکرین کو امریکی میزائل 'اے ٹی اے سی ایم ایس' کے استعمال کی منظوری دی تھی، جو یوکرین کو اس نے دے تو رکھے تھے لیکن ان میزائیلوں کے استعمال کی اجازت نہیں دی تھی، لیکن جب روس نے ادھر تابڑ توڑ خطرناک حملے کئے تو امریکہ نے ان میزائلوں کے استعمال کی اجازت یوکرین کو دے دی جس کے بعد جنگ کے حالات پہلے سے کافی بدل گئے ہیں۔ میزائلوں کے استعمال کی اجازت ملنے کے دوسرے دن ہی یوکرین نے روس پر حملہ کر دیا۔ امریکہ کے بعد برطانیہ نے بھی یوکرین کی حمایت میں آ کر 'اسٹارم شیڈو' میزائل استعمال کرنے کی ہری جھنڈی دے دی۔ اس کے کچھ دنوں بعد فرانس نے بھی یوکرین کو روس کے خلاف 'اسکالپ میزائل' کے استعمال کی اجازت دے دی۔ ان حالات میں روس نے واضح لفظوں میں ناٹو ممالک کو دھمکی دی تھی کہ کوئی بھی ناٹو کا رکن ملک اگر یوکرین کی مدد کے لیے آگے آئے گا، تو اپنی بربادی کا ذمہ دار خود ہوگا مگر روس کی اس دھمکی کا ناٹو میں شامل رکن ممالک پر کوئی اثر پڑتا دکھائی نہیں دیا تھا لیکن شہریوں میں خوف کی لہر ضرور دوڑ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے ایک بے چینی کی فضا بن گئی چنانچہ ناٹو ممالک نے خوف میں مبتلا شہریوں کی حفاظت کے لیے محفوظ مقامات کی منصوبہ بندی کا آغاز کر دیا ہے۔ دوسری طرف امریکی حکومت نے بھی جوہری حملے کی صورت میں بچاؤ کے لیے گائیڈ لائن جاری کر دی ہے۔ ساتھ ہی امریکہ نے یہ بھی وارننگ دی ہے کہ جوہری حملے کی صورت میں شہریوں کے پاس محفوظ مقامات تک پہنچنے کے لیے زیادہ سے زیادہ 15 منٹ کا وقت ہوگا۔ اس سے شہریوں میں مزید خوف پیدا ہو گیا ہے۔

روس کی دھمکی کے پیش نظر ناٹو کے رکن ممالک نے بھی روس کے خلاف یوکرین کی مدد کرنے کے لیے کمر کس لی ہے۔ روس کے کسی بھی دھمکی کا ان پر کوئی اثر ہوتا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ ایسے میں احتیاطاً ناٹو ممالک نے اپنے شہریوں کی سیکیورٹی کے حوالے سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ ناٹو کے رکن ملک جرمنی نے اپنے شہریوں کی حفاظت کے لیے نئے بنکر بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت جرمنی سرکاری اور نجی عمارتوں کو بنکر میں تبدیل کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے تحت ان عمارتوں کے تہہ خانے، زیر زمین پارکنگ اور میٹرو اسٹیشنوں کو شہریوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ میں تبدیل کیا جائے گا۔ دراصل روس نے حال ہی میں اپنی جوہری پالیسی میں تبدیلی کرتے ہوئے یہ واضح پیغام دے دیا ہے کہ "اگر ناٹو ملک کی میزائل سے روس پر حملہ ہوتا ہے تو اسے پوری تنظیم کی جانب سے حملہ تصور کیا جائے گا۔" اس کے علاوہ جوہری پالیسی کے مطابق، اگر جوہری طاقت رکھنے والے کسی بھی ملک کی مدد سے روس پر حملہ کیا جاتا ہے۔ ایسے میں روس جوہری حملے پر بھی غور کر سکتا ہے۔

روس نے جوہری ہتھیاروں سے حملے کی بات کوئی پہلی بار نہیں کی ہے بلکہ وہ کئی بار پہلے بھی اس طرح کی دھمکی یا اشارے دے چکا ہے کہ یوکرین پر جوہری حملہ کرنے کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ ان دھمکیون کا دوسرے مالک پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا اور نہ ہی انھوں نے اس بات کو سنجیدگی سے لیا تھا، لیکن اب جوہری حملوں سے بچاؤ کی تیاریوں کی سن گن سے یہ لگا رہا کہ اب اس جنگ میں جوہری حملے کسی کی بھی جانب سے بھی کسی بھی وقت ہو سکتے ہیں۔ امریکہ کا یہ کہنا کہ جوہری حملوے سے بچاؤ کے لئے شہریوں کے پاس صرف پندرہ منٹ ہوں گے کہ وہ محفوظ مقامات پر پہونچ جائیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ وقت بہت کم ہے، اور سب سے بڑی بات تو یہ کہ ابھی کسی کے پاس بھی ایسی محفوظ پناہ گاہیں باقاعدہ طور پر دستیاب نہیں ہیں جرمنی ہی وہ واحد ملک ہے کہ جس نے اس سمت مُس عملی قدم اٹھایا ہے۔

تیسری عالمی جنگ کی خطرات سے اپنے شہریوں کو بچانے کی تیاری کرنے والا جرمنی اکیلا ملک نہیں ہے۔ امریکہ نے بھی اپنے شہریوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی ناگہانی صورتحال کے لیے تیار رہیں۔ ساتھ ہی امریکی حکومت نے جوہری حملے کی صورت میں بچاؤ کے لیے گائڈ لائن بھی جاری کر دیا ہے۔ امریکہ کی فیڈرل ایمرجنسی مینجمنٹ ایجنسی نے ایک ڈائریکٹری جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ "جوہری حملے کی صورت میں شہریوں کے پاس محفوظ مقام تک پہنچنے کے لیے زیادہ سے زیادہ 15 منٹ کا وقت ہوگا۔ ایسی میں کسی بھی شخص کو خاص طور پر کسی مضبوط عمارت کے تہہ خانے یا مرکزی کمرے میں پناہ لینی چاہیے اور کھڑکیوں سے دور رہنا چاہیے۔ یہ تیاریاں اور یہ گائڈ لائنز صاف اشار کر رہی ہیں کہ دنیا نے عالمی جنگ اور جوہری جنگ کی طرف ایک قدم اور بڑھا دیا ہے۔

سنبھل کی جامع مسجد کا تنازع

سہیل انجم

سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے تنازعے کے سلسلے میں اچانک جو کچھ ہوا وہ بہت افسوسناک ہے۔ کئی افراد کی قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں۔ درجنوں مسلمانوں کے خلاف کیس قائم کر دیا گیا۔ اب دھر پکڑ ہوگی اور لوگوں کو جیل میں ٹھونسا جائے گا۔ اس حادثے نے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ہمیں عدالت کی نیت پر شبہ کرنے کا کوئی حق نہیں لیکن کسی عبادت گاہ کے سلسلے میں ایسا شائد پہلی بار ہوا ہے کہ درخواست داخل کرنے کے روز ہی تین گھنٹے کی سماعت کے بعد عبادت گاہ کے سروے کا حکم دے دیا گیا اور اسی روز آناً فاناً میں سروے بھی کر لیا گیا۔ مقامی انتظامیہ کا رویہ بھی ناقابل فہم ہے۔ جس طرح عجلت میں پہلا سروے کیا گیا اسی طرح دوسرا بھی کر لیا گیا۔ شائد ایسا اس لیے کیا گیا ہو کہ سروے رپورٹ داخل کرنے کی تاریخ 29 نومبر قریب آرہی تھی۔ یہ بات بھی ناقابل فہم ہے کہ جب مسجد کمیٹی کے صدر نے ناسازی طبع کی وجہ سے کسی اور روز سروے کی بات کہی تھی تو پھر اسی روز سروے کے لیے کیوں زور دیا گیا اور صبح ہی صبح سروے ٹیم کیوں پہنچ گئی۔ اس نے اپنے ساتھ کچھ غیر متعلق افراد کو کیوں چلنے دیا۔ ان غیر متعلق افراد نے مبینہ طور پر اشتعال انگیز نعرے لگائے تو انھیں روکا کیوں نہیں گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سروے کے دوران مسلمانوں یا ان کے نمائندوں کو ٹیم کے ساتھ مسجد میں جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جب بھیڑ جمع ہوگئی تو اس کو منتشر کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کیا گیا۔

اس واقعہ نے بابری مسجد تنازعے کی یاد تازہ کر دی۔ جب 19 نومبر کو کلکی مندر کے رشی راج گری اور سپریم کورٹ کے ایڈووکیٹ وشنو شنکر جین سمیت آٹھ افراد نے سول جج آدتیہ سنگھ کی عدالت میں درخواست داخل کر کے مسجد کے مندر ہونے کا دعویٰ کیا تو سول جج نے مسلمانوں کو اپنا موقف رکھنے کا موقع دیے بغیر اسی روز سروے کا حکم دے دیا۔ اسی طرح 1986 میں فیض آباد کی ضلع عدالت نے ایک اپیل پر سماعت کرتے ہوئے مسلمانوں کا موقف سنے بغیر اسی روز بابری مسجد کا تالا کھولنے کا حکم صادر کر دیا تھا۔ چند منٹوں کے اندر تالا توڑ دیا گیا تھا اور بھیڑ مسجد کے اندر داخل ہو گئی تھی۔ آدتیہ سنگھ کے فیصلے نے وارانسی کی گیان واپی مسجد کے سروے کی بھی یاد دلا دی۔ چند ہندو خواتین نے اپنی درخواست میں عدالت سے اپیل کی تھی کہ وہ مسجد کی مغربی دیوار پر واقع گوری شنکر کی مورتی کی یومیہ پوجا کی اجازت دے۔ لیکن عدالت نے پوری مسجد کے سروے کا حکم دے دیا۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے تہہ خانے میں یومیہ پوجا کی اجازت بھی دے دی۔ اب وہاں روز پوجا ہو رہی ہے۔ فی الحال معاملہ ٹھنڈا ہے لیکن کب گرم کر دیا جائے اور بابری مسجد جیسی صورت حال پیدا ہو جائے، کہا نہیں جا سکتا۔ جس طرح بابری مسجد کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ رام جی کی پیدائش اسی جگہ ہوئی تھی جہاں منبر واقع تھا اسی طرح سنبھل کی جامع مسجد کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہاں کلکی اوتار ہوگا یعنی بھگوان شیو دسواں اوتار لیں گے اور کلنگ کا انت کریں گے۔ جس طرح بابری مسجد کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ وہاں رام جنم بھومی تھی جسے بابر نے منہدم کر دیا اور ان کے سپہ سالار میر باقی نے وہاں مسجد تعمیر کر دی اسی طرح سنبھل کی جامع مسجد کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ بابر نے 1526 میں وہاں کے ہری ہر مندر کو منہدم کیا تھا اور ان کے سپہ سالار ہندو بیگ نے 1527-28 میں مسجد کی تعمیر کی تھی۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کے مطابق وہاں قدیم زمانے میں بھگوان وشنو اور بھگوان شیو کی ایک نشانی ملی تھی جس کی وجہ سے اسے ہری ہر مندر کہا جاتا ہے۔ اس مندر کی تعمیر کائنات کے آغاز پر بھگوان وشوکرما نے خود کی تھی۔ ان کے بقول قدیم آثار کے تحفظ کے قانون 1904 کے تحت اس مسجد کو 22 دسمبر 1920 کو محفوظ یادگار کے طور پر نوٹی فائی کیا گیا تھا۔ محکمہ آثار قدیمہ کی محفوظ یادگاروں کی فہرست میں اسے قومی اہمیت کی حامل عمارت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن محکمہ آثار قدیمہ اس پر اپنا کنٹرول رکھنے میں ناکام ہے اور مسجد کمیٹی نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کے مطابق محفوظ یادگار کے قانون کے تحت اس میں ہر شخص کو داخل ہونے کا حق ہے۔ تمام لوگوں کو مسجد کے اندر جانے کی اجازت دی جائے اور مسلمانوں کو لوگوں کے داخل ہونے سے روکنے کو منع کیا جائے۔ جبکہ مقامی مسلمان ہندوؤں کے دعوے کو بے بنیاد قرار دے کر مسترد کرتے ہیں۔ وہ ایک کتبے کی نشاندہی کرتے ہیں جس کے مطابق مسجد کو بابر کے زمانے میں تعمیر کیا گیا تھا اور اس پر ہجری سنہ 933 درج ہے جو کہ انگریزی سنہ کے حساب سے 1526 ہوتا ہے۔ مسجد کمیٹی کا کہنا ہے کہ 19 نومبر کو دو گھنٹے میں سروے مکمل ہو گیا تھا۔ وہاں مندر کا کوئی معمولی سا بھی ثبوت نہیں ملا جس سے واضح ہوتا ہے کہ شاہی جامع مسجد واقعی ایک مسجد ہے مندر نہیں۔

واضح رہے کہ وشنو شنکر جین لکھنؤ کے باشندہ اور سپریم کورٹ کے ایڈووکیٹ آن ریکارڈ ہیں۔ یہ وہی حضرت ہیں جو گیان واپی مسجد کے سلسلے میں ہندو فریقوں کی پیروی کر رہے ہیں۔ وہ اور ان کے والد ہری شنکر جین ایڈووکیٹ ہندو مذہب سے متعلق قانونی لڑائی لڑنے میں پیش پیش ہیں۔ دونوں اب تک مندر مسجد تنازعے سے متعلق 200 کیس لڑ چکے ہیں۔ وہ بابری مسجد، گیان واپی مسجد، شاہی عیدگاہ متھرا، قطب مینار اور تاج محل سے متعلق تنازعات میں ہندو فریقوں کی نمائندگی کرتے رہے ہیں۔ بہرحال ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ قانونی معاملات میں ہندو فریقوں کی پیروی کرتے ہیں لیکن سنبھل جامع مسجد کے سلسلے میں جو طریقہ کار اختیار کیا گیا وہ ہر اعتبار سے نامناسب تھا۔ قابل ذکر ہے کہ یہ سب کچھ 1991 کے عبادت گاہ قانون کی موجودگی میں ہو رہا ہے۔ یوں تو پہلے بھی اس قانون کی خلاف ورزی کی جاتی رہی ہے لیکن سپریم کورٹ کی جانب سے ایودھیا تنازعے میں فیصلہ سنائے جانے کے بعد تو یہ سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ اس قانون کے جواز کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ جب تک اس کا کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا اس قانون کا احترام تو کیا ہی جانا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ 1947 میں جو عبادت گاہ جس شکل میں تھی اسی شکل میں رہے گی۔ لیکن اس سلسلے میں عدالتوں کا رویہ غیر اطمینان بخش ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اس کے ذمہ دار سابق چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ ہیں۔ انھوں نے گیان واپی مسجد معاملے میں یہ کہہ کر سروے کی اجازت دے دی تھی کہ اس سے عبادت گاہ کی ہیئت تبدیل نہیں ہوتی۔ اس کے بعد تو اس قسم کے تنازعے کا دروازہ ہی کھل گیا۔

اتوار کے روز پیش آنے والے واقعات نے 1976 کی بھی یاد دلا دی جب کچھ شر پسند جامع مسجد میں گھس گئے تھے۔ انھوں نے وہاں پوجا کی تھی اور مخالفت کرنے پر مسجد کے امام کا قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد شہر میں فساد پھوٹ پڑا تھا اور ایک ماہ تک کرفیو نافذ رہا۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ رام نریش یادو کو خود شہر کا دورہ کر کے صورت حال کو قابو میں کرنے کی کوشش کرنی پڑی تھی۔ لیکن اب جو وزیر اعلیٰ ہیں کیا وہ بھی صورت حال کو قابو میں کرنے کے لیے شہر کا دورہ کریں گے، اس کی تو توقع ہی نہیں ہے۔ کیونکہ مرکز اور ریاست میں جو پارٹی حکومت کر رہی ہے وہ اپنی پالیسیوں اور رویوں سے بار بار یہ ثابت کرتی رہی ہے کہ وہ صرف ایک مذہب کے ماننے والوں کے مفادات کی محافظ ہے۔ اپوزیشن، انسانی حقوق کی تنظیموں اور متعدد مسلم جماعتوں اور رہنماؤں کا یہ ماننا ہے کہ مذہب کے نام پر عوام کو تقسیم کرنا اس پارٹی کی بنیادی پالیسی ہے اور اسی پالیسی نے اسے سیاسی عروج بخشا ہے۔ لہٰذا اس سے یہ توقع فضول ہے کہ وہ اس قسم کے تنازعات پر روک لگائے گی اور مسلم عبادت گاہوں کی تحفظ کرے گی۔ ☆☆☆

موبائل: 9818195929

'ایک ہیں تو سیف ہیں'، مسلمانوں کا ردعمل کیوں مختلف رہا؟

قاری اسحاق گورا

مہاراشٹرا انتخابات 2024 ہندوستان کی سیاست میں ایک اہم موڑ ثابت ہوئے۔ ان انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور اس کے اتحادیوں نے شاندار جیت حاصل کی۔ اس کامیابی نے ایک بار پھر اس بات کو اجاگر کیا کہ بی جے پی نے اپنی انتخابی حکمت عملی میں ترقیاتی وعدوں کے ساتھ ساتھ فرقہ وارانہ جذبات کو بھی مہارت سے شامل کیا۔ "بٹوگے تو کٹوگے" اور "ایک ہیں تو سیف ہیں" جیسے نعروں کا استعمال اس انتخابی مہم کا مرکزی حصہ تھا، جنھوں نے نہ صرف اکثریتی طبقے کو متحد کیا بلکہ اقلیتوں کو ایک نفسیاتی دباؤ کا شکار بھی کیا۔ بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کی کامیابی کئی وجوہات کی بنیاد پر ممکن ہوئی۔ مہاراشٹرا کے شہریوں کو ترقیاتی منصوبوں، روزگار، اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کا وعدہ کیا گیا۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور کسانوں کے مسائل پر زور دیا گیا۔ بی جے پی نے اپنے منصوبوں کو موثر انداز میں پیش کیا اور مقامی مسائل کو اپنی مہم کا حصہ بنایا، جس سے ووٹرز پر مثبت اثر پڑا۔

تاہم، ان وعدوں کے ساتھ ساتھ بی جے پی نے فرقہ وارانہ سیاست کا سہارا بھی لیا۔ "بٹوگے تو کٹوگے" جیسے نعروں کے ذریعے مذہبی جذبات کو بھڑکایا گیا، جس نے اکثریتی طبقے کو یہ پیغام دیا کہ ان کا اتحاد ہی ان کی بقا کا ضامن ہے۔ اس کے نتیجے میں بی جے پی نے ہندو ووٹ بینک کو مزید مستحکم کیا، جبکہ اقلیتی طبقات، خاص طور پر مسلمانوں، کو غیر محفوظ اور الگ تھلگ محسوس کرنے پر مجبور کیا۔ "بٹوگے تو کٹوگے" بی جے پی کی انتخابی مہم کا سب سے متنازعہ اور مشہور نعرہ تھا۔ اس نعرے کا مقصد نہ صرف اکثریتی طبقے کو متحرک کرنا تھا بلکہ اقلیتوں کو دباؤ میں لانا بھی تھا۔ اس نعرے کو اس طرح پیش کیا گیا کہ اکثریتی طبقے کے ووٹ تقسیم نہ ہوں اور بی جے پی کو اس کا براہ راست فائدہ ہو۔ یہ نعرہ ایک دھمکی کے طور پر بھی دیکھا گیا، خاص طور پر مسلمانوں کے لیے، جنھوں نے اسے اپنے حقوق اور تحفظ پر حملہ سمجھا۔ اس نعرے نے انتخابی ماحول کو فرقہ وارانہ رنگ دیا اور سماج میں مزید تقسیم پیدا کی۔

بی جے پی کا ایک اور مقبول نعرہ "ایک ہیں تو سیف ہیں" تھا، جو ہندو ووٹ کو متحد کرنے کی کوششوں کا حصہ تھا۔ یہ نعرہ اکثریتی طبقے کے لیے ایک واضح پیغام تھا کہ ان کا اتحاد ہی ان کے تحفظ اور ترقی کی ضمانت ہے۔ اس نعرے نے بی جے پی کے لیے ووٹروں کو متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور انتخابی نتائج پر گہرا اثر ڈالا۔ ان نعروں نے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو شدید متاثر کیا۔ مسلمانوں نے ان نعروں کے خلاف مظاہرے کیے اور ان پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔ مذہبی اور سماجی رہنماؤں نے ان نعروں کو تنقید کا نشانہ بنایا اور انہیں سماجی ہم آہنگی کے لیے خطرہ قرار دیا۔ مسلمانوں کے لیے یہ نعرے نہ صرف سیاسی دباؤ کا باعث بنے بلکہ ایک نفسیاتی حملہ بھی تھے۔ ان کے ذریعے انہیں یہ پیغام دیا گیا کہ اگر وہ تقسیم رہیں گے تو ان کی حیثیت مزید کمزور ہوگی۔ یہ صورتحال ان کے لیے ایک چیلنج تھی، لیکن سیاسی حکمت عملی کی کمی اور تقسیم شدہ ووٹ بینک نے ان کی طاقت کو مزید کمزور کر دیا۔

مہاراشٹرا انتخابات میں مسلمانوں کی سیاسی تقسیم واضح طور پر سامنے آئی۔ کانگریس، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی)، اور دیگر سیکولر جماعتوں کے درمیان مسلمانوں کے ووٹ تقسیم ہو گئے، جس کا فائدہ براہ راست بی جے پی کو پہنچا۔ مسلمانوں کے لیے یہ انتخابات ایک اہم سبق ہیں کہ ان کی سیاسی طاقت تب ہی موثر ہو سکتی ہے جب وہ متحد ہوں اور اپنی ترجیحات کو واضح کریں۔ "بٹوگے تو کٹوگے" اور "ایک ہیں تو سیف ہیں" جیسے نعروں نے سماجی تقسیم کو مزید گہرا کیا۔ ان کے ذریعے ایک خاص طبقے کو برتری دی گئی، جبکہ اقلیتوں کو الگ تھلگ کر دیا گیا۔ ایسے نعروں کے استعمال سے ہندوستان جیسے کثیر المذہبی اور سیکولر ملک کی جمہوری بنیادوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی موجودہ صورتحال کا گہرائی سے جائزہ لیں اور ایک مضبوط حکمت عملی تیار کریں۔ تعلیم مسلمانوں کے لیے ترقی کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اگر وہ اپنی تعلیمی صورتحال کو بہتر بناتے ہیں تو وہ معیشت اور سیاست میں اپنی حیثیت کو مضبوط کر سکتے ہیں۔ تعلیم انہیں بہتر مواقع فراہم کرے گی اور ان کے مسائل کے حل کے لیے ایک مضبوط بنیاد بنائے گی۔

مسلمانوں کو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ انہیں اپنے اندر موجود اختلافات کو ختم کر کے ایک ایسا پلیٹ فارم تشکیل دینا ہوگا جو ان کے مسائل کو نہ صرف موثر طریقے سے پیش کرے بلکہ ان کا حل بھی نکالے۔ مسلمانوں کو اپنی سیاسی طاقت کو منظم انداز میں استعمال کرنا ہوگا۔ انہیں ایک ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو ان کے حقوق کی حفاظت کرے اور ان کی آواز کو موثر طریقے سے بلند کرے۔ فرقہ وارانہ سیاست ہندوستان کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ ایسے نعرے وقتی طور پر سیاسی فائدہ تو دے سکتے ہیں، لیکن ان کے طویل مدتی اثرات سماج کے لیے نقصان دہ ہیں۔ ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے کہ تمام طبقات اور مذاہب کو یکساں حقوق دیے جائیں اور فرقہ واریت کے خلاف سخت اقدامات کیے جائیں۔ بی جے پی نے ان انتخابات میں اپنی حکمت عملی کو بڑی مہارت سے نافذ کیا۔ ترقیاتی وعدوں اور فرقہ وارانہ جذبات کا امتزاج ان کی کامیابی کی وجہ بنا۔ تاہم، اس کامیابی کی قیمت سماجی ہم آہنگی کے بگاڑ کی صورت میں چکائی گئی۔

مہاراشٹرا انتخابات 2024 ہندوستانی سیاست میں کئی اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور اس کے اتحادیوں کی شاندار جیت نے ایک بار پھر اس حقیقت کو ثابت کیا کہ بی جے پی نے انتخابی حکمت عملی، ترقیاتی وعدوں اور فرقہ وارانہ سیاست کے امتزاج کو بخوبی استعمال کیا۔ تاہم، ان انتخابات نے کئی سوالات کو جنم دیا، خاص طور پر ان متنازعہ نعروں کے حوالے سے جنھوں نے اقلیتوں کو غیر محفوظ اور اکثریتی طبقے کو مزید متحد کرنے کا کام کیا۔ "بٹوگے تو کٹوگے" اور "ایک ہیں تو سیف ہیں" جیسے نعرے اس انتخابی مہم کا خاصہ تھے، جنھوں نے نہ صرف اکثریتی طبقے کو متحرک کیا بلکہ اقلیتوں، خاص طور پر مسلمانوں، کو سیاسی اور سماجی طور پر مزید دباؤ میں ڈال دیا۔ بی جے پی نے ان نعروں کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا، جس کے نتیجے میں اکثریتی طبقہ ایک بلاک کی صورت میں ان کے حق میں کھڑا ہو گیا۔ ان انتخابات میں مسلمانوں کی سیاسی تقسیم اور ان کی حکمت عملی کی کمی واضح طور پر سامنے آئی۔ کانگریس، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی)، اور دیگر سیکولر جماعتوں کے درمیان ان کے ووٹ تقسیم ہو گئے، جس کا براہ راست فائدہ بی جے پی کو پہنچا۔ مسلمانوں کے لیے یہ ایک سبق ہے کہ وہ اپنی سیاسی طاقت کو منظم کریں اور اپنی قیادت کو مضبوط بنائیں۔ متنازعہ نعروں نے مسلمانوں میں غم و غصہ پیدا کیا، لیکن اس کا کوئی عملی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ ان نعروں کے ذریعے انہیں واضح پیغام دیا گیا کہ ان کے اختلافات اور سیاسی کمزوری ان کے لیے مزید مسائل پیدا کرے گی۔ یہ وقت مسلمانوں کے لیے اپنے اندر اتحاد پیدا کرنے اور سیاسی بیداری کو فروغ دینے کا ہے تاکہ وہ اپنی صورتحال کو بہتر بنا سکیں۔

یہ انتخابات ہندوستان کے سیکولر ڈھانچے کے لیے ایک وارننگ بھی ہیں۔ فرقہ وارانہ سیاست اور متنازعہ نعروں کے استعمال نے سماجی تقسیم کو مزید گہرا کر دیا۔ ان نعروں نے اکثریتی اور اقلیتی طبقے کے درمیان اعتماد کو کمزور کیا اور سماج میں مزید خلیج پیدا کی۔ مہاراشٹرا انتخابات 2024 کے نتائج نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اقلیتوں کو اپنی موجودہ حکمت عملی پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا، تعلیم پر زور دینا ہوگا، اور ایک ایسی قیادت کو فروغ دینا ہوگا جو ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے موثر طریقے سے کام کر سکے۔ اسی کے ساتھ، اکثریتی طبقے کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ فرقہ واریت کا فروغ ملک کی طویل مدتی ترقی اور سماجی ہم آہنگی کے لیے نقصان دہ ہے۔ ہندوستان کی کامیابی اسی میں ہے کہ تمام طبقات کو مساوی مواقع اور حقوق فراہم کیے جائیں اور کسی بھی قسم کے فرقہ وارانہ نعروں یا سیاست کو مسترد کیا جائے۔ مہاراشٹرا انتخابات نہ صرف بی جے پی اتحاد کی شاندار کامیابی کی علامت ہیں بلکہ ہندوستان کی سیاست میں فرقہ وارانہ سیاست کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ وقت تمام شہریوں کے لیے ایک سوچنے کا لمحہ ہے کہ وہ ملک کے سیکولر اور جمہوری ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اقلیتوں کے لیے، یہ انتخابات ایک اہم سبق ہیں کہ اتحاد، تعلیم، اور مضبوط سیاسی حکمت عملی کے بغیر ان کی آواز کمزور رہے گی۔ دوسری طرف، ملک کے لیے ضروری ہے کہ نفرت اور تقسیم کی سیاست کو رد کر کے ایک ایسا مستقبل تشکیل دیا جائے جو سب کے لیے محفوظ، مساوی، اور ترقی یافتہ ہو۔

☆☆☆

Ishaqgora@gmail.con

سنبھل تشدد: ڈر کے سائے میں جیتا ہم وطن!

مسعود عالم

ملک میں جو کچھ ہوتا ہے بے مقصد نہیں ہوتا۔ سنبھل، اتر پردیش میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس کا مقصد بھی سیاسی ہے۔ ہر عبادت گاہ کی اپنی عزت ہوتی ہے۔ یہ کس کا ہے اور کس کا نہیں یہ اس کا اپنا سوال ہے۔ لیکن آج تقریباً 100 سال بعد اس مسئلے کو اٹھانا اور کسی معاشرے میں عدم اطمینان پیدا کرنا، تشدد کا ماحول پیدا کرنا اور معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنا کسی بھی طرح مناسب نہیں سمجھا جائے گا۔ یہ سوال واجب ہے کہ جب عبادت گاہوں کا ایکٹ 1991 نافذ ہے تو 1947 سے پہلے جو بھی عبادت گاہ موجود تھی، اس کی حیثیت کچھ بھی ہو، اسے برقرار رکھنے کو کہا گیا ہے۔ ایسے میں غور کرنا چاہیے کہ عدالت کو بھی سوچ سمجھ کر ایکشن لینا چاہیے۔ عدالت کو یہ چیزیں ذہن میں رکھ کر کرنی چاہئیں جو بھی قانون کے مطابق ہیں۔ اس سے پہلے گیانواپی کے حوالے سے سروے کے حکم کے بعد وارانسی میں بھی لوگوں کا بے اطمینانی کافی بڑھ گیا تھا۔ عدالت کو ان چیزوں پر زیادہ ذمہ داری سے کام لینا چاہیے۔ کسی قسم کے دباؤ میں آ کر فیصلے کرنا مناسب نہیں۔

جہاں تک فسادات کا تعلق ہے، وہ ملک کی کسی بھی ریاست یا ضلع میں پولیس کی مرضی کے مطابق نہیں ہو سکتے۔ پولیس کے پاس انصاف کی عمومی انتظامیہ اور اسے برقرار رکھنے کے اختیارات لامحدود ہیں۔ پولیس نہ چاہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی پتھر بھی نہیں اٹھا سکتا، پھینکنا تو دور کی بات۔ یہ کسی بھی ملک کے لیے اچھی بات نہیں کہ نظام عدل سے وابستہ ادارے اپنی مرضی کے مطابق کام کریں اور قانون کی حکمرانی کو بالائے طاق رکھیں۔ اگر کہیں بھی ایسا ہو رہا ہے تو پورے معاشرے کو چوکنا ہو کر اس پر آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ جو لوگ اپنی حد سے آگے نکل گئے ہیں ان کا بھی احتساب ہونا چاہیے کیونکہ لوگوں نے بڑی مشکلوں اور بڑی لگن سے اس ملک کو بنایا ہے۔

یہاں کا قانونی نظام عالمی امن و امان کے معیارات کے مطابق ہے۔ اگر اس میں کوئی خامی ہے تو یہ پورے معاشرے کے لیے شرمناک بات ہوگی۔ سنبھل میں جس طرح کے حالات دیکھے گئے ہیں، جس میں گھر کے اندر کسی نے کسی کو گولی مار دی ہے، پولس بھی یہ مان رہی ہے کہ اس واقعہ میں پانچ لوگ مارے گئے ہیں، پھر یہ باتیں حکومت، نظام انصاف اور عام لوگوں کے لیے تشویشناک ہیں۔ عوام جو کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر ہو رہا ہے اسے فوری طور پر روکنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ جس نے تھوڑا سا بھی غلط کیا ہے اسے سزا ملنی چاہیے۔ جہاں تک اس طرح کے واقعات کے اثرات کا تعلق ہے تو اثر ضرور ہو رہا ہے۔ اگر لوگ خود کو محفوظ محسوس نہیں کر رہے تو اس سے بڑا اثر کیا ہو سکتا ہے۔ آج سنبھل میں لوگ محفوظ نہیں ہیں، ایک برادری کے لوگ مارے جا رہے ہیں۔ سنبھل میں دوسری برادریوں کے لوگ گاؤں اور شہر چھوڑ رہے ہیں۔ یہ سب اپنے آپ میں بہت کچھ کہتا ہے۔ ہم مزید کیا اثر دیکھنا چاہیں گے؟ جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ بہت غلط ہے۔ کسی زمانے میں سیاسی جماعتیں کھڑی ہو جاتی تھیں۔ سول سوسائٹی کے عام رہنما بھی ان باتوں پر کھڑے ہو کر باتیں کرتے تھے۔ سیاسی رہنما اس پر بات کرتے اور ان باتوں کو سلجھاتے تھے۔ ان چیزوں کو حل کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے۔

اگر ایسا کوئی واقعہ ہو جائے تو اسے مزید اکسانے یا اس میں ایندھن ڈالنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس لیے سنبھل میں اب جو کچھ ہوا ہے وہ پورے سماج کے لیے ایک سبق ہے۔ اسے فوری طور پر روکا جانا چاہئے اور نہ صرف اسے روکنا چاہئے بلکہ ہمیں اس بات کو یقینی بنانے کے لئے بھی کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ ایسی چیزیں کہیں اور نہ ہوں۔ اگر ہم اتنا کریں تو مجھے یقین ہے کہ آج جو دھبہ ہے وہ ملک کے لیے ایک ویکسین بن سکتا ہے۔ ہمیں حالات جیسے بھی ہوں ان پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہیے اور ان کو حل کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اس کو الجھانا یقیناً بہت مشکل ہے اور اسی وجہ سے آج یہ مسئلہ پیدا ہوا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ پولیس افسران، انتظامیہ کے افسران اور وزیر اعلیٰ ... ان سب کو مل کر بیٹھنا چاہیے اور اس پر فوری ایکشن لینا چاہیے۔ سنبھل میں مکمل راحت لوگوں کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ وہ محفوظ ہیں اور مزید کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ دوسرا عنصر یہ ہے کہ جب کوئی بھی ادارہ اس کے ساتھ ٹھیک طرح سے پیش نہیں آتا تو معاشرے کے اندر ایک دشمنی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ لوگ غمگین ہوتے ہیں اور جب معاشرے میں ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں کہ انہیں لگتا ہے کہ ان سے کوئی خطرہ ہے تو لوگوں میں اس طرح کے ردعمل کا ہونا فطری بات ہے۔ اب تک سنبھل سے جتنی بھی باتیں آئی ہیں، ان میں یہ نہیں دکھایا گیا ہے کہ وہاں کے عام لوگوں نے کچھ کیا ہے۔ ایک دو واقعات ضرور سامنے آئے ہیں جن میں یقیناً ایسا لگتا ہے کہ وہ بھی ملوث ہیں۔ لیکن اگر پولیس چاہتی تو انہیں روک سکتی تھی۔ ایسے میں سوال یہ اٹھایا جا رہا ہے کہ پولس انتظامیہ کہاں تھی کہ وہ انہیں روک نہیں سکے۔ ہم نے رام جنم بھومی کا مسئلہ حل کیا ہے، اسے عدالت کے ذریعے حل کیا گیا ہے۔ ایسی حالت میں سب سے بات کرنی چاہیے اور سننا چاہیے کہ دوسرا کیا کہہ رہا ہے۔ سب کا درد جانو پھر مل بیٹھ کر حل کرو۔

☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اے زندگی تو ہی بتا، تجھ سے سوال ہے!

فہیم اختر۔لندن

زندگی ، بیماری اور غم ایک دوسرے سے گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں۔ یہ تینوں انسانی تجربے کے ایسے پہلو ہیں جو ہمیں زندگی کی حقیقت، اس کی نزاکت اور اس کی گہرائی کا احساس دلاتے ہیں۔

زندگی اپنی خوبصورتی ، پیچیدگی اور لمحاتی کیفیت میں حیرت انگیز ہے۔ یہ ہمیں مواقع ،محبت،خوشی،اور ترقی کے مواقع دیتی ہے۔ لیکن یہ ہمیشہ ہموار نہیں ہوتی، اس میں مشکلات، آزمائش اور چیلنجز بھی شامل ہوتے ہیں جو ہمیں مضبوط بناتے ہیں۔وہیں بیماری، زندگی کے اُس حصے کی یاد دہانی ہے جہاں انسان اپنی کمزوریوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ یہ جسمانی تکلیف کے ساتھ ساتھ ذہنی اور جذباتی چیلنجز بھی لاتی ہے۔ بیماری انسان کو زندگی کی عارضی فطرت کا احساس دلاتی ہے اور اکثر ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ خود پر اور دوسروں پر رحم کرنا کتنا ضروری ہے۔تاہم غم ، چاہے کسی اپنے کی موت کا ہو، یا زندگی میں کسی اور نقصان کا ، ایک گہرا جذباتی ، تجربہ ہے۔ یہ انسان کو اندر سے جھنجھوڑ دیتا ہے۔لیکن یہ انسان کی حساسیت اور محبت کی گہرائی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔غم وہ قیمت ہے جو ہم محبت کے لیے ادا کرتے ہیں اور یہ ہمارے تعلقات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

ہمارے درمیان بیماری اور غم اکثر زندگی کی معنویت پر سوال اٹھاتے ہیں لیکن یہی سوال ہمیں زندگی کے قیمتی لمحات کی اہمیت سمجھنے پر مجبور کرتے ہیں۔غم کے لمحے انسان کو اپنی اصل کی طرف لوٹنے کا موقع دیتے ہیں اور بیماری اکثر خود آگاہی کا سبب بنتی ہے۔ یہ تینوں مل کر ہمیں اس بات کا احساس دلاتے ہیں کہ خوشی ،سکون اور صحت کے لمحات کو کتنا سراہنا چاہیے۔

برطانیہ میں ”شدید بیماروں کو مارنے " یا”اسسٹڈ سوسائیڈ کے حوالے سے کئی دہائیوں سے بحث جاری ہے ۔یہ موضوع اخلاقیات ، مذہب ، قانون اور طب کے درمیان پیچیدہ سوالات کو جنم دیتا ہے۔حالیہ برسوں میں اس حوالے سے کئی بلز پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے ہیں، لیکن اب تک کوئی بھی قانون منظور نہیں ہوا۔حال ہی میں ایک بار پھر برطانیہ میں "شدید بیماروں کو مارنے" کے بل ایک بار پھر سرخیوں میں رہی ۔انگلینڈ اور ویلز میں شدید بیمار افراد کو اپنی زندگی ختم کرنے کا انتخاب کرنے کا حق دینے کے لیے ایک مجوزہ قانون شائع کیا گیا ہے۔ارکان پارلیمنٹ 29 نومبر کو پہلی بار بل پر ووٹ دیں گے۔جبکہ اسکاٹ لینڈ میں ایک علیحدہ بل زیر بحث ہے۔تاہم انگلینڈ اور ویلز میں معاون مرنے سے متعلق قانون کیسے بدل سکتا ہے یہ ابھی زیر بحث ہے۔

اس وقت پورے برطانیہ میں قوانین لوگوں کو مرنے کے لیے طبی مدد طلب کرنے سے روکتے ہیں۔ لیبر پارٹی کی ایم پی کم لیڈ بیٹر نے ٹرمیلی اِل ایڈس (زندگی کا خاتمہ) بل متعارف کرایا ہے۔ جو انگلینڈ اور ویلز میں قانونی پوزیشن کو تبدیل کرسکتا ہے۔2015 میں یوتھینیشیا کا بل برطانیہ میں پیش کیا گیا تھا جسے مسترد کر دیا گیا۔تاہم دس سال بعد ایک اور بل "اسسٹیڈ ڈائنگ بل "لیبر پارٹی ایم پی کم لیڈ بیٹر 29 نومبر 2024 کو پیش کریں گی۔ یہ بل اس بارے میں سنجیدہ سوالات اٹھاتا ہے کہ ہم اپنے بوڑھوں ، کمزوروں ، اور خاص طور پر ان لوگوں کی دیکھ بھال کیسے کرتے ہیں جن کو شدید بیماریاں ہیں۔اگر چہ میں اس بل کے پیچھے ہمدردانہ دلائل اور احتیاطی خدشات کو تسلیم کرتا ہوں۔تاہم میں احترام کے ساتھ اس کی بنیاد سے متفق نہیں ہوں۔

ایم پی لیڈ بیٹر کی تجویز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ بل عارضی طور پر بیمار مریضوں کے لیے مصائب سے بچاؤ کرے گا۔بل تجویز کرتا ہے کہ معاون مرنے کو فعال کرنے سے عارضی طور پر بیمار افراد کی خوفناک اموات کو روکا جائے گا۔ اس طرح ان کی خود مختاری کا احترام کیا جائے گا۔ پھر بھی عملی طور پر یہ نقطہ نظر نادانستہ طور پر لوگوں پر موت کا انتخاب کرنے کے لیے دباؤ ڈال سکتا ہے۔ خاص طور پر اگر وہ متضاد محسوس کریں۔ ان افراد کو آزاد کرنے کے بجائے اس سے انہیں کم آزاد بنانے کا خطرہ ہے۔اس کے علاوہ اس بل میں مضبوط جانچ کی تجویز دی گئی ہے۔جس کے لیے دو ڈاکٹروں اور ہائی کورٹ کے جج سے منظوری درکار ہے تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ مریض ذہنی طور پر قابل، جبر سے آزاد اور حقیقی طور پر اپنی زندگی ختم کرنا چاہتے ہیں۔تاہم کنزرویٹیو ایم پی ڈینی کروگر اور ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ چیک وقت کے ساتھ معمول بن سکتے ہیں۔جس کی وجہ سے کیسز کو ناکافی جانچ پڑتال کے ساتھ منظور کیا جاسکتا ہے۔وہیں اس بل کے حامیوں کا استدلال ہے کہ مرنے کی مدد سے بیمار افرا کو آسانی ہوگی جس سے وہ طویل تکلیف سے بچ سکتے ہیں۔لیکن سوال یہ بھی ہے کہ یہ واقعی زندگی کو کیسے باوقار بناتا ہے؟ ایک باوقار انتخاب زندگی کے خاتمے کے بجائے ہمدردی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے زندگی کے اختتام کی بہتر دیکھ بھال اور درد کے انتظام میں سرمایہ کاری میں مضمر ہے۔

اس بل میں کئی اہم بات شامل ہیں جیسے کہ جو بھی اپنی زندگی ختم کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ: 18 سال سے زیادہ عمر اور انگلینڈ اور ویلز میں رہتے ہوں اور کم از کم بارہ ماہ کے لیے جنرل پریکٹس مقامی ڈاکٹر کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ انتخاب کرنے کی ذہنی صلاحیت رکھتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس نے جبر یا دباؤ سے آزاد، واضح، طے شدہ اور باخبر خواہش کا اظہار کیا ہے۔ چھ ماہ کے اندر مرنے کی امید ہے اپنی موت کی خواہش کے بارے میں گواہ اور دستخط شدہ دو الگ الگ اعلانات کریں۔ دو آزاد ڈاکٹروں کو مطمئن کریں کہ وہ اہل ہیں۔ ہر ڈاکٹر کی تشخیص کے درمیان کم از کم سات دن کے ساتھ ہائی کورٹ کے جج کو کم از کم ڈاکٹروں میں سے کسی ایک سے ضرور سننا چاہیے اور وہ مرنے والے یا متعلقہ سمجھے جانے والے کسی اور سے پوچھ گچھ کرسکتا ہے۔جج کی جانب سے اپنا فیصلہ سنانے کے بعد ایک مریض کو کاروائی کرنے سے پہلے مزید 14 دن انتظار کرنا پڑے گا۔ایک ڈاکٹر مریض کی زندگی کو ختم کرنے کے لیے استعمال ہونے والا مادہ تیار کرے گا،لیکن وہ شخص خود اسے لے گا۔کسی کو یہ اعلان کرنے کے لیے دباؤ ڈالنا یا مجبور کرنا غیر قانونی ہوگا کہ وہ اپنی زندگی ختم کرنا چاہتے ہیں۔جس کی ممکنہ 14 سال قید کی سزا ہوسکتی ہے۔

اسسٹڈ سوسائیڈ کیا ہے۔اسسٹڈ سوسائیڈ اس عمل کو کہتے ہیں جس میں کسی لاعلاج بیماری کے شکار مریض کی خواہش پر انہیں مرنے میں مدد فراہم کی جاتی ہے جو کہ عام طور پر ایک معالج کی نگرانی میں ہو۔برطانیہ میں فی الحال یہ عمل غیر قانونی ہے۔اس کے تحت کسی کو اپنی موت میں مدد دینا ایک مجرمانہ فعل سمجھا جاتا ہے اور اس کی سزا 14 سال تک قید ہوسکتی ہے۔حالیہ پیش رفت یہ ہے کہ 2021 اور 2023 کے درمیان ، چند بلز ہاؤس آف لارڈز اور ہاؤس آف کامنز میں پیش کیے گئے،جن میں لاعلاج بیماریوں کے شکار مریضوں کو قانونی طور پر اپنی موت کا انتخاب کرنے کا حق دینے کی تجویز دی گئی۔لیکن یہ بلز شدید تنقید اور اخلاقی اعتراضات کی وجہ سے منظور نہ ہوسکے۔اسسٹڈ سوسائیڈ کے حامیوں کا کہنا ہے کہ یہ انسانی حقوق کا معاملہ ہے اور لاعلاج مریضوں کو اذیت سے بچانے کے لیے انہیں اپنی موت کا اختیار ہونا چاہیے۔جبکہ اس بلز کی مخالفت میں مخالفین کا موقف ہے کہ یہ انسانی جان کی قدر کم کرنے اور کمزور افراد کے استحصال کا باعث بن سکتا ہے۔

شدید بیماریوں کے ساتھ رہنے والے بہت سے لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بل انہیں امید فراہم کرتا ہے کہ شاید انہیں تکلیف دہ یا طویل موت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔اس سلسلے سے ایک خاتون نے اپنی کہانی سناتے ہوئے کہا ہے کہ وہ بریسٹ کینسر کی وجہ سے مسلسل درد میں رہتی ہے جو اس کی ہڈیوں، پھیپھڑوں اور جگر میں پھیل چکا ہے۔اسے بتایا گیا ہے کہ اس کے پاس زندہ رہنے کے لیے صرف دو سال ہیں۔اس خاتون کا یہ بھی کہنا ہے کہ درد صرف اور زیادہ بڑھے گا کیونکہ اس کا جسم درد کم کرنے والی دوائیوں کو زیادہ برداشت کرتا ہے۔جس سے وہ کم موثر ہوجاتے ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ "میں مرنے سے نہیں ڈرتی لیکن میں ایک بری موت سے ڈرتی ہوں۔ایک لمبی ، کھینچی گئی، سفاکانہ، خوفناک موت ، جو مجھے خوفزدہ کرتی ہے۔"

زندگی،شدید بیماریاں،غم اور درد کے ساتھ میں اس بات سے اتفاق اور اختلاف کرنے سے قاصر ہوں اور الجھ گیا ہوں کہ اس مسئلے پر کیا کہوں۔میں زندگی کو دیکھتا ہوں تو امید افزا ہوتا ہوں تو وہیں شدید بیماری اور درد سے پریشان لوگوں کو دیکھتا ہوں تو خوفزدہ بھی ہوتا ہوں۔کاش میں اس مسئلے پر اپنی کوئی رائے دے پاتا۔آج کا کالم میں اپنے اس شعر سے ختم کرتا ہوں کہ:

اے زندگی تو ہی بتا، تجھ سے سوال ہے
ہے آرزو تو کیوں مرا، جینا محال ہے

fahimakhteruk@yahoo.co.uk

”مٹھی میں دنیا“ اور عظیمؔ انصاری کی شاعری

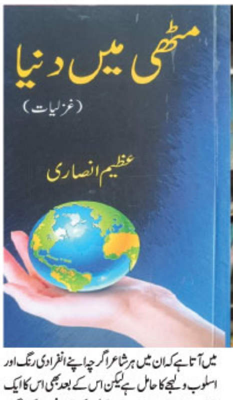

ایم۔نصراللہ نصر

بنگال میں خصوصی طور پر کلکتہ اور مضافات میں علم و دانش کی نہ کبھی کمی رہی ہے اور نہ آج ہے۔یہاں ادیب و شاعر بھی کثرت سے ملتے ہیں۔ہاں یہ بات ضرور ہے کہ شعرا کی تعداد ادیبوں اور نثر نگاروں سے بدرجہا زحمت مند ہے۔ان شعرا میں اچھے کلام کہنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں۔ہاں معیاری شاعری کرنے والوں کی تعداد انگلیوں پر شمار کرنے کے لائق ضرور ہے۔ایسی ہی شاعری کرنے والے پسندیدہ شاعر کا نام عظیمؔ انصاری ہے جن کا تعلق جگدل (چوبیس پرگنہ) بنگال سے ہے۔تعلیم ایم۔اے۔بی۔ایڈ تک ہے۔گن اینڈ شل فیکٹری عیسیٰ پور (وزارتِ دفاع،حکومت ہند) میں ملازم تھے۔ گیز یٹیڈ فیسر (جونیئر ورکس مینیجر) کی عہدے سے اب سبکدوش ہو چکے ہیں لیکن ادب سے ان کا لگاؤ کافی عرصہ سے رہا ہے۔اب تک ان کی تین کتابیں (دو گھنٹے کی محبت ، بنگلہ کہانیوں کا اردو میں ترجمہ، مدتوں بعد 'غزلیات کا مجموعہ اور مٹھی میں دنیا بھی غزلیات کا مجموعہ) منصہ شہود پر آکر پذیرائی کے گلدستے سمیٹ چکی ہیں۔

معروف وممتاز استاد شاعر علامہ ابر احسنی (جن کو کسی نابکار نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا) فرماتے ہیں:

”کلکتہ کی زمین شاعر خیزی میں یدِطولیٰ رکھتی ہے۔ یہاں کی آب وہوا شاعر کو ذہانتِ طباعی و رفعتِ خیال بخشتی ہے۔ یہاں کا ماحول اس کے کلام کو حسن بیان اور اسلوبِ خاص عطا کرتا ہے۔یہاں جو شخص ذوقِ سخن لے کر اٹھا آندھی کی طرح فضا پر چھا گیا۔“

اس قول میں صداقت ہے۔اس لئے کہ کلکتہ کے کئی شعرا ان کی شاگردی میں رہ چکے ہیں اور انہوں نے ان کی ذہنی پرورش کی ہے اور ان کے تیور کو بھی سمجھا ہے۔لہذا کلکتے سے متصل اطراف کے علاقوں میں بھی اس کی تمثیل ملتی ہے وہ معدودے چند ہی کیوں نہ ہو۔ان چند معتبر اور قابل ذکر ناموں میں ایک نام عظیمؔ انصاری بھی ہے۔ان کے بغیر مضافات کی شاعری کا شمار ادھورا سمجھا جائے گا۔ خوش قسمتی سے موصوف صاحبِ کتاب شاعر و ادیب دونوں ہیں وہ بھی قابل قدر۔

پروفیسر کلیم سہسرامی فرماتے ہیں:

”شاعری کبھی تفنن طبع کا ذریعہ تھی اور کبھی علمی وفنی اکتساب کی نمائش، ہر دور میں اس نے اپنے حسن کی کرشمہ سازی دکھائی۔کبھی لوگوں کے دلوں کو موہ لیا، کبھی سماج اور سیاسی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا، کبھی معاشرت کی اصلاح کو اپنا فرض جانا اور کبھی حسن و عشق کی کارفرمائی کے نقوش کو ثبت کر دیا لیکن شاعری کا ایک روپ مذہب، تصوف کی دنیا میں جلوہ گر ہوا جو انسان کے قلب و نظر پر حکمرانی کرتا رہا۔“ (خوابوں کا صورت گر۔ص۔۱۷۶)

اس رو سے جب ہم عظیمؔ انصاری کی شاعری بحوالہ 'مٹھی میں دنیا' کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس بات کا خلاصہ ہوتا ہے کہ یہ ساری کیفیات ان کے کلام میں موجود ہیں۔ تفنن طبع کا بھی ذرا سا معاملہ ہے، علمی وفنی اکتساب کا بھی اظہار خوب ہوا ہے اور حسن و عشق کی کرشمہ سازیوں کا تذکرہ بھی موجود ہے۔کہیں کہیں دل موہ لینے والے کئی اشعار بھی مل جاتے ہیں ۔ ان کی شاعری میں سماج ، معاشرت اور سیاست کی عکس ریزی بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ کچھ اشعار ذہن وفکر میں انقلاب بھی برپا کرنے والے جھلک دکھلا جاتے ہیں۔انھوں نے مذہب اور تصوف کی باتیں بھی سلیقے سے اپنے اشعار میں ڈھال دی ہے۔ مجموعی اعتبار سے عظیمؔ انصاری کی شاعری ایسی ہے جو قارئین کے دلوں کو چھو جاتی ہے۔انہوں نے لفظیات کو سلیقے سے برتنے کی اچھی کوشش بھی کی ہے۔ ان کے کلام کو پڑھنے کے بعد قارئین کے دلوں میں اچھا تاثر اور ترنم کا احساس پیدا ہوتا ہے۔دلیل کے طور پر چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

ذرے ذرے سے چمکتا ہے جہاں رنگ حیات
ہر مقدر میں کہاں ایسا سماں ہوتا ہے
سانس لینا بھی ترے شہر میں مشکل ہے عظیمؔ
آدمی جلتا ہے یاں روز دھواں ہوتا ہے

زمانے کی نظروں پہ میری نظر ہے
اسی بات کا اب زمانے کو ڈر ہے
خوشی جب ملی تو ملی اجنبی سی
رفاقت غموں سے مگر عمر بھر ہے
زندگی جینے کی پھر کون سی صورت ہو گی
جب اندھیروں کی اجالوں پہ حکومت ہو گی
جب سر شام تری یاد چلی آتی ہے
میری پلکو ں پہ تبسم کی نمی آتی ہے

مذکورہ اشعار اس بات کے شاہد ہیں کہ عظیمؔ انصاری نے زندگی کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔مشاہداتِ حیات اور تجربات کائنات نے انہیں ایک اچھا شاعر بنا دیا ہے۔ ان کے احساسات وجذبات میں زمانے کی تلخی بھی ہے اور بہارِ حیات کی شیرینیت بھی۔ کھٹے میٹھے لمحات کی عکس ریزی وگل کاری بھی ۔ ان کی شاعری میں آپ بیتی کے ساتھ جگ بیتی کی رمق بھی دیکھی جاسکتی ہے ۔ ایک شاعر کی شناخت انہیں نکات سے ہوتی ہے کہ وہ حالات و معاملات پر کتنی گہری نظر رکھتا ہے اور کس قدر خوش اسلوبی سے انہیں نظم کرتا ہے ۔ کیسے الفاظ میں اور کلام میں تاثر پیدا کرتا ہے۔ سامعین اور قارئین کو اپنا گرویدہ بناتا ہے ۔یہ خوبیاں موصوف کی یہاں موجود ہیں جیسے لفظیات و موضوعات، زبان دانی، سلاست وروانی شیریں بیانی، اور شعریت وغیرہ۔اس ضمن میں آئی عظیم اناساری کی کتاب ”مٹھی میں دنیا“ سے چند اشعار اور دیکھیں:

ہر کسی کی کہاں رہ گزر ایک ہے
یہ الگ بات وجہ سفر ایک ہے
دل کے آنگن میں دیوار اٹھنے لگی
کس زباں سے کہوں میں کہ گھر ایک ہے
عجب روح فرسا بچھڑنے کا غم ہے
اِدھر آنکھ نم ہے ،اُدھر آنکھ نم ہے
نظر سے نظر مل گئی تو یہ سمجھو
محبت کی دنیا میں پہلا قدم ہے
حسنِ نظر فریب کی دلدل میں پھنس گیا
دل میرا اس طرح سے شکنجے میں کس گیا

علیم اللہ حالی نے ایک جگہ لکھا ہے:

”مغربی بنگال کے اردو شعرا کا ایک امتیاز بار بار ذہن میں آتا ہے کہ ان میں ہر شاعر اگرچہ اپنے انفرادی رنگ اور اسلوب و لہجے کا حامل ہے لیکن اس کے بعد بھی اس کا ایک خاص امتیازی مزاج ہے جو بنگال کے تمام شعرا کے رنگِ سخن میں عموماً پایا جاتا ہے۔“

اس دلیل کے بعد مزید کچھ کہنا معاملے کو طول دینے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔بیشک بشمول راقم الحروف اور دیگر کہنہ مشق قدآور شعرا، عظیمؔ انصاری کی بات بھی اس میں شامل ہے اور ان کا رنگ سخن بھی امتیازی نقوش کا حامل ہے۔پر شرط یہ ہے کہ کھلے دل سے ان کی شاعری کا مطالعہ ومحاسبہ کیا جائے اور اپنے تاثرات کو قرطاس کے حوالے کیا جائے۔ان کی خوبیوں کو سراہا جائے اور خامیوں کو سلیقہ مندی سے اجاگر کیا جائے۔ اللہ ان کو مزید توانائی سخن عطا کرے۔آمین۔

9339976034

علم ریاضی کا نظریہ ایسا بھی!

آفرین شیخ شولاپور مہاراشٹر

علم ریاضی کو جس زاویے میں دیکھا جاتا ہے اکثر اوقات بچوں کا ماننا ہوتا ہے کہ نمبرات ،معلومات بنیادی باتیں ریاضی کے استعمال کہاں ہوتے ہے؟

شروعات اگر ہم اس دنیا بنانے والے رب العالمین سے کرے تو جس طرح دنیا کا نظام تیار ہے یقیناً ریاضی کے بنا ادھورا ہے

سورج کا اپنا ایک طلوع اور غروب ہونے کا وقت ہے

اس بات کو قرآن میں کئی آیتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہر جگہ ریاضی کا استعمال ہوا ہے جس کی ایک ادنیٰ سی مثال یوں ہے کرہ ارض کا 70 فی صد حصہ پانی اور 29 فی صد حصہ خشکی کا ہے

لیکن ریاضی کی مدد سے کیسے سمجھے جس بات کو سائنس اور جغرافیہ دان نے بتایا

زمین کا 13 حصہ اور اور پانی کا 32 حصہ یعنی 13 اور 32 یہ الفاظ اتنی مرتبہ قرآن میں استعمال ہوئے ہے

13 اور 32 کی جمع کرنے پر 45 عدد حاصل ہوتا ہے

بحری حصہ=32×100 /45

بری حصہ=×13100 /45

حاصل عدد جیسا کا ذکر مندرجہ بالا کیا گیا تھا قرآن سے ثابت ہے لیکن ثابت کرنے کے لیے ریاضی کے اصول استعمال کیے گئے

آئے مزید مختلف پہلوؤں پر غور کریں

جدید دنیا میں ریاضی، سائنس اور ٹکنالوجی سے لے کر فائنانس اور انجینئرنگ تک مختلف شعبوں میں ترقی اور جدت کے لیے ایک لازمی ذریعہ بن گیا ہے۔ یہ مطالعہ کے بہت سے شعبوں میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اور ہمارے اردگرد کی دنیا کے بارے میں ہماری سمجھ کو تشکیل دینے میں ایک اہم کردار ادا کرتا رہتا ہے۔اس مضمون میں، ہم جدید دنیا میں ریاضی کی اہمیت اور اس کا ہماری زندگیوں پر کیا اثر پڑتا ہے اس کا جائزہ لیں گے۔

ریاضی سائنس اور ٹیکنالوجی کے لیے بنیادی چیز ہے۔

ریاضی سائنس اور ٹیکنالوجی کے مطالعہ میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ سائنسدانوں اور انجینئروں کو پیچیدہ مسائل کا تجزیہ اور حل کرنے کے لیے ضروری زبان اور اوزار فراہم کرتا ہے۔مثال کے طور پر، کیلکولس ریاضی کی ایک شاخ ہے جو فزکس اور انجینئرنگ جیسے شعبوں کے لیے اہم ہے۔ یہ سائنسدانوں کو حرکت، قوتوں اور پیچیدہ نظاموں کے رویے کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔مزید برآں، اعداد و شمار سائنسی تحقیق کے لیے بہت اہم ہیں، ڈیٹا کا تجزیہ کرنے اور نتائج اخذ کرنے کے طریقے فراہم کرتے ہیں۔

مالیات اور معاشیات کے لیے ریاضی ضروری ہے

ریاضی، مالیات اور معاشیات کے لیے بھی ضروری ہے۔اس کا استعمال مارکیٹ کے رجحانات کا تجزیہ کرنے ، مالیاتی ماڈل بنانے اور سرمایہ کاری کی حکمت عملی تیار کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ریاضی سود کی شرح، مرکب سود، اور امکان جیسے تصورات کو سمجھنے کے لیے فریم ورک فراہم کرتا ہے، جو مالیاتی صنعت کے کام کے لیے اہم ہیں۔مزید برآں، معاشی رجحانات کی پیشن گوئی کرنے اور کاروباری اداروں کو باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرنے کے لیے ریاضیاتی ماڈل استعمال کیے جاتے ہیں۔

ریاضی تکنیکی جدت کو آگے بڑھاتی ہے

ریاضی صنعتوں کی ایک حد میں تکنیکی اختراعات کو آگے بڑھا رہی ہے۔ مثال کے طور پر، کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی ترقی ریاضیاتی تصورات جیسے بائنری ریاضی پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے۔ثنائی ریاضی، جو کہ بیس-2 نمبر کا نظام استعمال کرتی ہے، کمپیوٹر اور دیگر ڈیجیٹل آلات کے کام کے لیے اہم ہے۔ یہ پیچیدہ الگورتھم بنانے کی صلاحیت دیتا ہے جو مشین لرننگ، مصنوعی ذہانت اور دیگر جدید ٹیکنالوجیز کو قابل بناتا ہے۔

طب میں ریاضی ضروری ہے

طبی ترقی کے لیے ریاضی بھی ضروری ہے۔طبی پیشہ ور ایسے ماڈلز اور نقالی تیار کرنے کے لیے ریاضی کا استعمال کرتے ہیں جو پیچیدہ حیاتیاتی نظاموں کو سمجھنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔مثال کے طور پر، ریاضیاتی ماڈل بیماریوں کے پھیلاؤ کو سمجھنے، نئی دوائیوں کی تاثیر کی پیش گوئی کرنے اور مختلف طبی حالات کے علاج کو تیار کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ میڈیکل امیجنگ میں بھی ریاضی کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے ایم آر آئی اور سی ٹی اسکین، ایسی تصاویر بنانے کے لیے جو ڈاکٹروں کو مریضوں کی تشخیص اور علاج کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

ایک معلم جب ریاضی کی معلومات اور تجربات کو روزمرہ کی زندگی کے ان پہلو سے جوڑ کر بتائے تو طلبہ کے لئے سودمند ثابت ہوگا جو کہ یوں ہے

بھی اہم کردار ادا جیسے گنتی، پیائش، اور وقت بتانا۔ہم اشیاء کی قیمت کا حساب لگانے، اپنے مالیات کا انتظام کرنے اور مستقبل کے لیے منصوبہ بندی کے لیے ریاضی کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ کھانا پکانے ، گھر کی بہتری اور روزمرہ کی زندگی کے دیگر شعبوں میں بھی ضروری ہے۔

ریاضی تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے

ریاضی کا مطالعہ تنقیدی سوچ کی مہارت، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیتوں اور منطقی استدلال کو فروغ دینے میں مدد کرتا ہے۔ یہ مہارتیں بہت سے شعبوں میں قیمتی ہیں ریاضی طلباء کو تجریدی اور منطقی طور پر سوچنے کی صلاحیت پیدا کرنے میں بھی مدد کرتا ہے، جو کہ مطالعہ کے بہت سے شعبوں میں کامیابی کے لیے ضروری ہے۔

ریاضی ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے

ریاضی کا مطالعہ ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ ریاضی ایک انتہائی ورسٹائل مضمون ہے جو کیریئر اور مواقع کی ایک وسیع رینج کے دروازے کھولتا ہے۔ یہ ایک ایسا موضوع بھی ہے جو مسلسل ترقی کر رہا ہے جس میں ہر روز نئی ایجادات کی جا رہی ہیں۔ یہ ریاضی کو مطالعہ اور کام کرنے کے لیے ایک دلچسپ اور فائدہ مند موضوع بناتا ہے۔

ریاضی جدید دنیا میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے ۔ یہ سائنس، ٹیکنالوجی، مالیات، طب، اور بہت سے دوسرے شعبوں کے لیے ضروری ہے۔ریاضی تنقیدی سوچ کی مہارتیں اور ذاتی اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع بھی فراہم کرتی ہے۔ٹیکنالوجی کے مسلسل ارتقاء کے ساتھ، ریاضی مستقبل میں مطالعہ اور جدت کا ایک اہم شعبہ بنی رہے گی۔

مختصر منظومات

ڈاکٹر شوکت محمود شوکت

بے بسی

مجھے
اپنے تکلم پر
ہمیشہ ناز رہتا تھا
مجھے یہ زعم رہتا تھا
کہ میں ہوں خوش نوا شاعر
خبر لیکن نہ تھی مجھ کو
کہ تیری بولتی آنکھیں
مجھے خاموش کر دیں گی

راہ نمائی

میں جب بھی زندگانی کے
کسی تاریک رستے میں
بھٹک جاؤں
تو ایسے میں
تری یادیں
مجھے رستہ دکھاتی ہیں

تھینک یو

بہت عرصہ ہوا ہم تم
ملے تھے چند لمحوں کو
وہ کالج لان میں اک دن
نہ جانے کون سی آفر
ہوئی تھی بے ارادہ، پر
ابھی تک دل نہیں بھولا
تمہارا تھینک یو کہنا

'اڈانی مسئلہ پر پارلیمنٹ میں جامع بحث ضروری'

حکومت بنگلہ دیش میں ہندوؤں کے خلاف تشدد کے معاملے پر دباؤ بنائے: کانگریس

نئی دہلی، 27 نومبر (یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ اڈانی گروپ پر دنیا کے کئی ممالک میں دھوکہ دہی کا الزام لگایا گیا ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کو ان کا دفاع کرنے کے بجائے انہیں گرفتار کر کے پارلیمنٹ میں اس مسئلہ پر جامع بحث کرانی چاہئے۔ کانگریس کی ترجمان سپریہ شرینیت نے بدھ کو یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ ایک سنگین معاملہ ہے اور اس پر قاعدہ 267 کے تحت پارلیمنٹ میں بحث ہونی چاہئے۔ ایوان مودی کی تعریف کے لیے نہیں ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے کی ہیرا پھیری اور رشوت دینے والے اڈانی کو گرفتار کر کے ایوان میں ان پر عائد الزامات کے حوالے سے تفصیلی بحث ہونی چاہئے۔ سیبی جیسے اداروں کو ان الزامات کی غیر جانبداری سے تحقیقات کرنی چاہئے اور مسٹر مودی، ان کی حکومت کے وزراء، بی جے پی اور اس کے ایم پی اڈانی کا دفاع کرنا بند کردیں۔ اس دوران کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں کہا کہ صنعتکار اڈانی کو گرفتار کیا جانا چاہئے، لیکن انہیں بچایا جارہا ہے۔ سینکڑوں لوگوں کو معمولی الزامات میں گرفتار کیا جارہا ہے لیکن حکومت انہیں تحفظ دے رہی ہے۔ محترمہ سرینیت نے کہا کہ مودی حکومت ایک ہی صنعتکار کی اجارہ داری کو فروغ دے رہی ہے۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ امریکہ، سوئٹزرلینڈ، فرانس، آسٹریلیا، اسرائیل سمیت دنیا کے کئی ممالک میں اڈانی گروپ پر بدعنوانی کے الزامات لگائے جارہے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے لیکن حکومت ہند ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ چاروں طرف سے گھرے ہوئے، اڈانی صرف ہندوستان میں ہی محفوظ ہیں کیونکہ یہاں مسٹر مودی کی وجہ سے ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تفتیشی ایجنسیاں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں ورنہ ان الزامات کی بنیاد پر تو اب تک ان کی گرفتاری ہوجانی چاہیے تھی۔ ترجمان نے کہا کہ صنعتکار گوتم اڈانی اور ان کی کمپنیوں کے سینئر ملازمین کے خلاف رشوت ستانی اور دیگر الزامات کے درمیان، فچ اور موڈیز جیسی ریٹنگ ایجنسیوں نے آج اڈانی گروپ کی کمپنیوں کے لیے اپنا آؤٹ لک بدل کر منفی کر دیا ہے اور کہا ہے کہ مستقبل قریب میں اپ گریڈ نہیں بلکہ مزید ڈاؤن گریڈ کا امکان ہے جس کے پیش نظر آج صبح بوکھلا کر اڈانی کے سسٹم نے کچھ جھوٹے شگوفے چھوڑے، یہ کچھ نہیں بس ان کی گھبراہٹ اور سنگین الزامات سے بچنے کی ناکام کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اڈانی ہندوستان میں مکمل طور پر محفوظ ہیں، یہاں ان سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا، پارلیمنٹ میں بحث تو دور ان کا نام لینے پر ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی جائے گی اور چیئرمین بلند آواز میں کہیں گے کہ ریکارڈ پر کچھ نہیں جائے گا۔ بی جے پی ان کا دفاع کرے گی اور تمام تفتیشی ایجنسیاں مون ورت رکھیں گی اور ان کے لئے قوانین بدلے جائیں گے۔

کانگریس نے بنگلہ دیش میں اقلیتی ہندوؤں پر ہونے والے مظالم پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت ہند سے اس سمت میں ضروری اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے کانگریس کے کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے بدھ کو یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ بنگلہ دیش میں ہندوؤں کی حفاظت اور ان کی املاک کا تحفظ ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے ہندوؤں کے خلاف تشدد کے حوالے سے ہندوستان کو بنگلہ دیش کی حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہیے۔ انہوں نے کہا،

تحفظ کے ماحول پر گہری تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ اسکون کے سنت کی گرفتاری اس کی تازہ ترین مثال ہے۔ ترجمان نے کہا "کانگریس امید کرتی ہے کہ حکومت ہند بنگلہ دیش کی حکومت پر ضروری اقدامات کرنے اور اقلیتوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے دباؤ ڈالے گی۔"

مودی حکومت اڈانی کو گرفتاری سے بچارہی ہے: راہل

نئی دہلی، 27 نومبر (یواین آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا ہے کہ صنعتکار اڈانی کو گرفتار کیا جانا چاہئے لیکن حکومت انہیں بچارہی ہے مسٹر گاندھی نے لوک سبھا کمپلیکس میں صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں کہا، "ظاہر ہے، اڈانی اپنے خلاف الزامات سے انکار کریں گے بات یہ ہے کہ انہیں گرفتار کیا جانا چاہئے جیسا کہ ہم کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ سینکڑوں لوگوں کو معمولی الزامات میں گرفتار کیا جارہا ہے۔ اڈانی پر امریکہ میں ہزاروں کروڑ روپے کا الزام لگایا گیا ہے۔ انہیں جیل میں ہونا چاہیے لیکن حکومت انہیں بچارہی ہے۔

ملک میں قدیم مسجدوں کے خلاف تازہ مہم کے لیے سپریم کورٹ ذمہ دار ہے: سینئر ایڈوکیٹ راجیو رام چندرن

نئی دہلی، 27 نومبر (یواین آئی) اسوقت ملک میں قدیم مسجدوں اور مذہبی مقامات میں مندر تلاش کرنے کی فرقہ پرست عناصر نے جو مہم شروع کر رکھی ہے اس کے لیے سپریم کورٹ ذمہ دار ہے جس نے گزشتہ سال بنارس کی تاریخی گیان واپی جامع مسجد میں سروے کی اجازت دے کر اس شر انگیز مہم کا دروازہ کھولا ہے یہ بات سپریم کورٹ کے نامور سینئر وکیل راجیو رام چندرن نے کہی جو بابری مسجد رام جنم بھومی ملکیت مقدمہ میں مسلم فریق کے وکیل تھے۔ ساؤتھ ایشین مائنارٹیز لائرز ایسوسی ایشن (سالما) نے یوم آئین ہند کے موقع پر انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر کے اشتراک سے کل شام اسلامک سنٹر میں "آزادئ ضمیر" کے عنوان سے راجیو رام چندرن کا خصوصی خطبہ رکھا تھا۔ خیال رہے دستور میں بنیادی حقوق کے باب کو "فریڈم آف کونشنس" بھی کہا جاتا ہے۔ سالما کی ایک پریس ریلیز کے مطابق راجیو رام چندرن نے اپنے لیکچر میں مسئلے کا تفصیلی احاطہ کرتے ہوئے اور عدالت عظمیٰ کے متعدد فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ حقوق مسلمہ ہیں اور مذہبی، علاقائی، لسانی اور نسلی ہر نوع کے اقلیتی برادریوں کے حقوق کی آئین میں پاسداری کی گئی ہے۔ رام چندرن نے کہا کہ "دستور کی دفعہ 25 مذہبی آزادی اور اس پر چلنے اور تبلیغ کرنے کی ضمانت دیتی ہے، اور گزشتہ 75 سالوں میں سپریم کورٹ کے جو فیصلے آئے ہیں ان میں بیشتر اس حق کا دفاع کیا گیا ہے جب بھی سیاسی، جانبدارانہ اور اکثریتی مفاد کے پیش نظر اس بنیادی حق پر ضرب لگنے کا خطرہ پیدا ہوا۔" انہوں نے کہا کہ "تبدیلئ مذہب کی آزادی کی بھی دستور ضمانت دیتا ہے۔ اس مسئلے میں دستور ساز اسمبلی میں زوردار بحث ہوئی تھی اور اس اصول کو تسلیم کیا گیا تھا کہ فرد کا اپنا مذہبی عقیدہ تبدیل کرنا اس کا بنیادی حق ہے۔ اس آئینی اصول کے باوجود متعدد ریاستوں نے "انسداد تبدیلی مذہب" کے عنوان سے ایسے قوانین بنائے ہیں جو اس بنیادی اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔" اسی ضمن میں یوپی کے قصبہ سنبھل میں المناک واقعات پیش آئے ہیں اور ان میں پانچ معصوم جانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ اس تناظر میں زیر تنازع مذہبی مقامات وارانسی اور متھرا کا حوالہ دیتے ہوئے راجیو رام چندرن نے کہا کہ "سپریم کورٹ نے بابری مسجد بنام رام جنم بھومی ملکیت مقدمہ میں مذہبی مقامات کے 1947 سے پہلے کی حالت پر برقرار رکھنے کے متعلق قانون کے احترام اور پاسداری پر بڑا زور دیا تھا لیکن خود اس فیصلہ کے خلاف جا کر گزشتہ سال سپریم کورٹ نے گیان واپی جامع مسجد میں سروے کی اجازت دے دی۔ اس فیصلے نے قدیم مسجدوں میں مندر تلاش کرنے کا ایک دروازہ کھول دیا ہے۔"

وقف ترمیمی بل پر بہار اسمبلی میں اپوزیشن کا زوردار ہنگامہ، کارروائی ملتوی

میں 'وقف (ترمیمی) بل 2024' کے خلاف اپوزیشن کا زبردست احتجاج دیکھنے کو مل رہا ہے۔ بہار اسمبلی کے سرمائی اجلاس کے آج (27 نومبر) تیسرے دن اپوزیشن اراکین اسمبلی وقف ترمیمی بل کے خلاف ایوان میں لگاتار آواز اٹھاتے دیکھے گئے۔ اس ہنگامہ کی وجہ سے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کر دیا گیا۔ اس معاملے میں اپوزیشن کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو اپنی خاموشی توڑنی چاہیے، انہیں وقف ترمیمی بل پر اپنا موقف ظاہر کرنا چاہیے۔ آج بہار اسمبلی میں کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہی اپوزیشن اراکین اسمبلی نے اسمبلی پورٹیکو میں زوردار احتجاج کا مظاہرہ کیا۔ اس معاملے میں بہار کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور آر جے ڈی لیڈر تیجسوی یادو نے کہا کہ "وقف بورڈ کا جو بل لایا گیا ہے وہ پوری طرح سے غیر آئینی ہے۔ ہم نے اس کی مخالفت پارلیمنٹ میں بھی کی، یہاں اسمبلی میں بھی کر رہے ہیں اور سڑکوں پر بھی کریں گے۔ ہم کسی بھی حالت میں اس بل کو پاس نہیں ہونے دیں گے۔" آج اسمبلی احاطہ میں آر جے ڈی، کانگریس اور بایاں محاذ پارٹیوں کے اراکین اسمبلی نے ایک ساتھ احتجاجی مظاہرہ کیا اور مرکزی حکومت کی طرف سے لائے جانے والے بل کی مخالفت کی۔ اتنا ہی نہیں، ان اپوزیشن لیڈران نے اسمبلی میں اس بل کے خلاف قرارداد لانے کا مطالبہ بھی کیا۔ اپوزیشن لیڈران کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے وقف کی جائیداد کا خوب استعمال کیا ہے۔ وقف کی جائیدادوں پر اسکول، کالج و سرکاری عمارتیں بنوائی گئیں لیکن اب نتیش کمار خاموش ہیں۔ یہ دوہرا معیار نہیں چلنے والا۔ نتیش کمار کو اپنی خاموشی توڑنی پڑے گی۔

تیجسوی یادو نے کہا کہ "وقف بورڈ کا جو بل لایا گیا ہے وہ پوری طرح سے غیر آئینی ہے، ہم نے اس کی مخالفت پارلیمنٹ میں بھی کی، یہاں اسمبلی میں بھی کر رہے ہیں اور سڑکوں پر بھی کریں گے۔" ایک طرف پارلیمنٹ میں سنبھل تشدد اور اڈانی معاملہ کو لے کر ہنگامہ چل رہا ہے، اور دوسری طرف بہار اسمبلی

بہار میں شراب پر پابندی کو سختی سے نافذ کرنا حکومت کی ترجیح: وزیر

بھبھوا/پٹنہ 26 نومبر (یواین آئی) بہار کے امتناعی آبکاری اور رجسٹریشن کے وزیر رتنیش سدا نے کہا کہ امتناعی قانون کا نفاذ حکومت کی ترجیح ہے اور کہا کہ ریاست میں نافذ امتناعی قانون کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ بدھ کو یوم نشہ کے موقع پر منعقد ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سدا نے کہا کہ امتناعی قانون کو نافذ کرنا حکومت کے ترجیحی کاموں کی فہرست میں شامل ہے۔ امتناعی قانون پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امتناع کے قانون کی پاسداری کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ کو مختلف قسم کے جدید وسائل فراہم کیے گئے ہیں۔ وزیر نے کہا کہ ان وسائل میں اسپیڈ موٹر بورڈز، ڈرونز، اسنیفر ڈوگ، بریتھ اینالائزر، گاڑیوں کو ٹریک کرنے کے آلات وغیرہ شامل ہیں تاکہ 24 گھنٹے مسلسل چیکنگ اور چھاپے مار کر غیر قانونی تاجروں کے خلاف سخت کارروائی کی جاسکے۔

رول 267 پر چیئرمین کے فیصلے کا احترام کیا جانا چاہئے: دھنکڑ

نئی دہلی، 27 نومبر (یواین آئی) راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکڑ نے کہا ہے کہ رول 267 پر چیئرمین کے فیصلے کا احترام کیا جانا چاہئے اور اسے اختلافات کی وجہ نہیں بننا چاہئے۔ چیئرمین نے ایوان میں ضابطہ 267 کے تحت اپوزیشن جماعتوں کے اراکین کے 18 نوٹسز کو مسترد کرتے ہوئے آج کہا کہ رول 267 کے تحت چیئرمین کا فیصلہ حتمی ہے اور اسے قبول کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 30 برسوں میں ایوان نے ضابطہ 267 کے تناظر میں ہر بار اجتماعی نقطہ نظر کا مظاہرہ کیا ہے۔ مذاکرات، مکالمے، غور و فکر اور ضابطوں کی پابندی کے ذریعے ایسا ماحول پیدا کیا جائے جس سے ایک مثال قائم کی جائے۔ مسٹر دھنکڑ نے کہا کہ یہ ایوان سینئر لوگوں کا ایوان ہے اور ایوان بالا یعنی ریاستوں کی کونسل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایوان کی جو روایات قائم ہوئی ہیں ان پر عمل کیا جانا چاہئے۔ چیئرمین کے فیصلے کا احترام کیا جانا چاہیے اور اختلاف رائے پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ دہلی میں امن و قانون کی صورتحال، اترپردیش کے سنبھل اور منی پور میں تشدد اور اڈانی گروپ کی مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات کے لیے ایک مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ کرتے ہوئے آج ایوان میں 18 نوٹس دیے گئے۔ عام آدمی پارٹی کے سنجے سنگھ، کانگریس کے رندیپ سنگھ سرجے والا اور ناصر حسین، مارکسی کمیونسٹ پارٹی کے جان برٹاس اور سماج وادی پارٹی کے رام گوپال یادو سمیت 18 اراکین نے یہ نوٹس دیے ہیں۔ چیئرمین نے کہا کہ یہ نوٹس مختلف دفعات اور حالات کی وجہ سے قبول نہیں کیے جارہے ہیں۔ ان تمام معاملات کو ضابطے کے مطابق اٹھانے کا موقع ملے گا۔ دوسرے ضابطے یہ بتاتے ہیں کہ ان مسائل کو کسی نہ کسی شکل میں قراردادوں کے ذریعے اٹھایا جاسکتا ہے۔ اس لیے یہ نوٹس مسترد کیے جا رہے ہیں۔ مسٹر دھنکڑ نے کہا کہ ایوان کے سفر کو ضابطہ 267 کے تناظر میں دیکھا جانا چاہئے۔ گزشتہ 30 برسوں میں اس بات سے قطع نظر کہ کوئی بھی سیاسی جماعت حکومت میں رہی ہو، یہ اصول گاہے بگاہے استعمال ہوتا رہا ہے۔ ہر بار اس کے استعمال کے پس منظر میں ایک اجتماعی نقطہ نظر رہا ہے، تمام فریقوں کے درمیان رابطے اور تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا ہے۔ مسٹر دھنکڑ نے کہا "میں اس ایوان کے اراکین سے اپیل کرتا ہوں کہ اس تاریخی دن پر جو کہ آئین کو اپنانے کی صد سالہ چوتھے مرحلے کا پہلا دن ہے، ہمیں کارکردگی کی سطح کو بڑھانا چاہیے۔ ہمیں ایسا ماحول بنانا چاہئے جو بحث، مذاکرات، بحث اور قواعد کی پابندی کے ذریعے ایک مثال قائم کرے۔

وزیر قانون نے رام جنم بھومی فیصلہ کا ہندی ورژن جاری کیا

نئی دہلی، 27 نومبر (یواین آئی) وزیر قانون ارجن رام میگھوال نے منگل کو 75 ویں یوم آئین کے موقع پر 2019 میں پانچ ججوں کی آئینی بنچ کے ذریعہ سنائے گئے رام جنم بھومی فیصلے کا ہندی ورژن جاری کیا۔ رام جنم بھومی کے تاریخی فیصلہ کا ہندی ورژن ودھی ساہتیہ پرکاشن (وی ایس پی)، قانون ساز محکمہ، وزارت قانون وانصاف نے شائع کیا ہے۔ راجدھانی کے وگیان بھون میں منعقد اس تقریب میں مسٹر میگھوال نے کہا کہ رام جنم بھومی پر سپریم کورٹ کے فیصلہ کا ہندی میں ترجمہ قانونی ادب کو زیادہ قابل رسائی، جامع اور قابل فہم بنانے کے عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام ہماری قوم کے جذبے کی علامت ہے۔

سنبھل جامع مسجد تشدد: ممبئی میں مقیم باشندگان سنبھل تشویش میں مبتلا

ممبئی ۲۷ نومبر (یواین آئی) اترپردیش کے سنبھل میں جامع مسجد کے سروے کو لیکر ہوئی تشدد کی واردات اور پانچ مسلم نوجوانوں کی گولی لگنے سے موت پر عروس البلاد ممبئی میں مقیم باشندگان سنبھل تشویش میں مبتلا ہیں اور وہ اس گنگا جمنی تہذیب والے علاقے میں امن کے لئے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کر رہے ہیں۔ ممبئی میں سنبھل کے باشندوں کی اکثریت ناگپاڑہ کے شکلاجی اسٹریٹ، مضافات کے جوگیشوری کے بہرام باغ، ساکی ناکہ اور دیگر علاقوں میں قیام پذیر ہے وہ زیادہ تر بھنگار اور ردی کے کاروبار میں لگے ہوئے ہیں ممبئی کے رے روڈ کے داروخانہ علاقے میں بھنگار کے کاروبار سے منسلک ذ والفقار قریشی نے بتایا کہ ان کا تعلق سنبھل سے ہے وہ ان کا آبائی وطن ہے نیز جس جامع مسجد کا ذکر ہو رہا ہے ۴۹۸ رسالہ قدیم مسجد ہے اور ان کے آباء و اجداد سمیت وہ خود بھی اس مسجد میں نماز ادا کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل کے حالات تشویشناک ہیں اور ہم یہاں سے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ حالات جلد از جلد معمول پر آجائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسی اطلاع ملی ہے کہ پولس کے ڈر سے لوگ گھروں کا بند کر کے کہیں چلے گئے ہیں انٹرنیٹ بند ہے فون بند ہے صرف اخبارات اور ٹی وی کی خبروں سے نیز وہاں کے کسی سے رابطہ کرنے پر حقائق معلوم ہوتے ہیں جو انتہائی تشویشناک ہیں اسی طرح چودھری سرائے سنبھل کے رہنے والے امان قریشی ممبئی میں پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ۱۵ روز قبل ہی وہ سنبھل سے ممبئی آئے تھے اور وہاں پر گذرے ایام کی یادیں ان کے دماغ میں تازہ تھیں لیکن اچانک ہی جب انہیں سنبھل میں ہوئے تشدد کی خبریں ملیں تو انکی سنبھل میں گذارے خوشی کے لمحات غم میں تبدیل ہو گئے انہوں نے بتایا کہ سنبھل کا کاروبار ختم ہو چکا ہے متعدد خاندان کے نوجوانوں کو گرفتاری کا اندیشہ لاحق ہے یہی وجہ ہے کہ وہ سنبھل چھوڑ کر محفوظ مقامات پر پناہ لئے ہوئے ہیں۔ امان قریشی نے مزید بتایا کہ سنبھل کی جامع مسجد میں ہزاروں افراد نماز ادا کرتے ہیں گذشتہ پانچ سو سالوں سے یہ مسجد ہی رہی ہے مگر اچانک یہ خیال کیسے آگیا کہ پہلے وہاں مندر تھا سنبھل میں جو کچھ ہوا وہ سرکاری پشت پناہی سے ہوا ہے۔ ناگپاڑہ کے شکلاجی اسٹریٹ میں قیام پذیر استخار قریشی سنبھل میں تالا نامی مقام پر رہتے تھے وہ شکلاجی اسٹریٹ میں ویسٹ پیپر کی ری سائیکلنگ کا کاروبار کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ان کا پورا خاندان سنبھل میں موجود ہے اور وہاں کے حالات کو لیکر پل پل انہیں فکر ہوتی ہے وہ اور ان کے اہل خانہ سنبھل میں قیام امن کے لئے او رمسلمانوں کے تحفظ کے لئے دعا گو ہیں انہوں نے کہا کہ یوپی پولس نے انتہا کردی جامع مسجد کے چیئرمین ایڈوکیٹ ظفر احمد سمیت مقامی رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمان برق کو بھی مجرموں کی فہرست میں لا کر کھڑا کر دیا۔ سنبھل کے قریب امروہہ کے رہنے والے زمیر قریشی نے کہا کہ میرا ابھی سنبھل جانا ہوا ہے اور جامع مسجد میں نماز بھی پڑھا ہوں آج یہ سن کر افسوس ہو رہا ہے کہ اسے مندر بتایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سراسر ظلم و جبر وزیادتی ہے کہ جب ایک بار سروے ہوگیا تو دوبارہ سروے کرنے کیوں آئے اور جب افسران سے سوال جواب کیا جارہا تھا تو کشیدگی کس نے بڑھائی، پولس نے گولی کیسے چلائی پانچ بچے کیسے شہید ہوگئے؟ یہ سب سن کر تشویش ہوتا ہے کہ آخر اس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں کیا جارہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس تنازع کو ختم کرے اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

دہلی کو 3 سال میں نشہ سے پاک بنانے کا ایل جی کا عزم، افسروں کو ہدایات جاری

نشیلی دواؤں کے غلط استعمال کے مسلسل بڑھتے خطرے سے نپٹنے کے لیے دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ونئے کمار سکسینہ نے نشہ مخالف مہم چلانے کا اعلان کیا ہے۔ انسداد نشہ مہم ایک مہینے تک چلے گی۔ اس کی شروعات یکم دسمبر سے ہوگی۔ ایل جی نے سبھی متعلقہ ایجنسیوں کو اس مہم کو موثر بنانے کا حکم دیا ہے۔ ایل جی کا یہ فیصلہ دہلی کو اگلے تین سال کے اندر نشہ سے پاک بنانے کے ایک بڑے منصوبے کا حصہ ہے جو ملک کو نشہ سے آزاد بنانے کے مقررہ ہدف سے کافی آگے ہے۔ ونئے سکسینہ نے ریاست سطحی کمیٹی نارکو کوآرڈینیشن سینٹر کی 9 ویں جائزہ میٹنگ کے دوران کہا کہ دہلی کو نشہ سے آزاد بنانا ہمارا عزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ نشیلی دواؤں کا استعمال ایک سازش کے تحت نوجوانوں اور ملک کو کمزور کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ اس موقع پر ونئے سکسینہ نے دہلی پولیس کو دیگر متعلقہ ایجنسیوں کے ساتھ مل کر نشیلی اشیاء کی اسمگلنگ اور کھپت پر پوری طرح سے لگام لگانے کی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ہدایت دی۔ ایل جی نے دہلی پولیس اور دوسری سبھی متعلقہ ایجنسیوں کو ایک مہینے کی مہم کے دوران تقریباً 200 ہاسٹلوں، 50 کالجوں، 200 اسکول، 200 دوا کی دکانوں، پان کی دکان، سبھی شیلٹر ہومس، 200 بار اور ریستوراں، سبھی ریلوے اسٹیشن، سبھی آئی ایس بی ٹی اور دوسرے عوامی مقامات کی گہرائی سے جانچ اور انہیں صاف ستھرا بنائے رکھنے کی بھی ہدایت دی۔ اس کے علاوہ دہلی کی سبھی یونیورسٹی کیمپس میں پڑھنے والے بچوں کے لیے نشہ سے پاک ماحول کو یقینی بنانے کے تحت نوڈل افسر مقرر کیے جائیں گے۔

مرکزی وزیر اناپورنا دیوی نے 'چائلڈ میرج فری انڈیا' مہم شروع کی

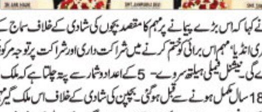

نئی دہلی، 27 نومبر (یواین آئی) خواتین اور بہبود اطفال کی مرکزی وزیر اناپورنا دیوی نے آج بچپن کی شادی کے خلاف سماج کے ہر طبقے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے 'چائلڈ میرج فری انڈیا' مہم کا آغاز کیا قومی راجدھانی میں منعقدہ ایک تقریب میں اس مہم کا آغاز کرتے ہوئے محترمہ اناپورنا دیوی نے کہا کہ اس بڑے پیمانے پر مہم کا مقصد بچوں کی شادی کے خلاف سماج کے ہر طبقے میں بیداری پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'چائلڈ میرج فری انڈیا' مہم اس برائی کو ختم کرنے میں شراکت داری اور شراکت پر توجہ مرکوز کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ سول سوسائٹی اس میں اہم کردار ادا کرے گی۔ نیشنل فیملی ہیلتھ سروے- 5 کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں 20 سے 24 سال کی عمر کی 23.3 فی صد لڑکیوں کی شادی 18 سال مکمل ہونے سے قبل ہوگئی۔ بچپن کی شادی کے خلاف اس ملک گیر مہم کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے جسٹ رائٹس فار چلڈرن' الائنس کے بانی بھوون ربھو نے کہا" آج ان تمام لوگوں کے لیے ایک نئی شروعات ہے جو بچوں کی شادی سے پاک ہندوستان کے خواب کو پورا کرنے کی سمت کام کر رہے ہیں۔ ہم ایک طویل سفر کے بعد اس مقام پر پہنچے ہیں اور خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزیر اناپورنا دیوی کا یہ اقدام ہماری کوششوں کو بڑے پیمانے پر تقویت دے گا۔

حکومت کے شکر گزار ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ملک میں بچپن کی شادی کے پرانے برے رواج کے خاتمے کا آغاز ہے۔" انھوں نے کہا کہ 'جے آر سی' الائنس نے موثر قانونی مداخلتوں اور خاندانوں کو راضی کرنے کی حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے 2,50,000 سے زائد بچوں کی شادیوں کو روکا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ چائلڈ میرج فری انڈیا مہم نچلی سطح پر پنچایتوں، مذہبی رہنماؤ □ں، کمیونٹی کارکنان، کمیونٹی لیڈروں کے ساتھ مل کر ان کی کوششوں کو مزید مضبوط کرے گی۔

اڈانی معاملہ پر سبھی کو سانپ سونگھ گیا، پارلیمنٹ میں بحث تو دوران کا نام تک نہیں لے رہے: کانگریس

گوتم اڈانی کے خلاف امریکہ میں جو الزامات عائد کیے گئے ہیں، اس پر ہندوستان میں سیاسی ہنگامہ مچا ہوا ہے۔ پارلیمنٹ میں آج بھی اس معاملے پر زبردست شور سنائی دیا۔ اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران لگاتار پارلیمنٹ میں اڈانی معاملے کی جانچ کا مطالبہ کرتے نظر آئے اور کانگریس تو اڈانی کی گرفتاری کا مطالبہ کر رہی ہے۔ کانگریس نے سوال اٹھایا ہے کہ اڈانی پر لگے اتنے سنگین الزامات کے درمیان مودی حکومت اور جانچ ایجنسیوں کو آخر سانپ کیوں سونگھ گیا ہے؟ اس تعلق سے کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے آج پریس کانفرنس میں کئی اہم باتیں سامنے رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ اڈانی پر جو الزامات عائد کیے گئے ہیں، وہ کسی دیگر پر لگے ہوتے تو ای ڈی، سی بی آئی، سیبی جیسے ادارے اور ایجنسیاں ان سنسنی خیز انکشافات کی جانچ کرتیں، لیکن اڈانی کی وجہ سے سبھی کے ہاتھ پاؤں پھول گئے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں بحث تو دور، ان کا نام تک نہیں لے رہے۔ ہر طرف سے پھنسے اڈانی صرف ہندوستان میں ہی 'سیف' (محفوظ) ہیں، کیونکہ یہاں پر نریندر مودی کی وجہ سے کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جانچ ایجنسیاں خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہیں، ورنہ ان الزامات کی بنیاد پر تو ابھی تک ان کی گرفتاری ہوجانی چاہیے تھی۔ کانگریس ترجمان نے صاف لفظوں میں کہا کہ کانگریس لاکھوں کروڑوں روپے کی ہیرا پھیری اور رشوت دینے والے اڈانی کی گرفتاری چاہتی ہے۔ ایوان میں اڈانی پر لگے الزامات پر تفصیلی بحث ہو۔ ہماری جانچ ایجنسیاں اور سیبی جیسے ادارے ان الزامات کی غیر جانبدارانہ جانچ کریں۔ برسر اقتدار بی جے پی، حکومت کے وزراء اور اراکین پارلیمنٹ بے شرمی کے ساتھ اڈانی کا دفاع کرنا چھوڑ دیں۔ سپریا شرینیت نے کہا کہ امریکہ میں وارنٹ جاری ہونے کے بعد سے دنیا بھر میں اڈانی کے کارناموں کا ڈنکا بج رہا ہے اور ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے، لیکن ہندوستان میں ایسا کچھ دیکھنے کو نہیں مل رہا۔ کانگریس ترجمان نے اس تعلق سے کچھ مثالیں بھی پیش کیں، جو اس طرح ہیں:

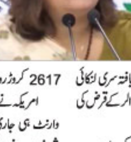

فرانس کی کمپنی ٹوٹل انرجی نے اڈانی گروپ میں مستقبل کی کسی بھی سرمایہ کاری پر روک لگا دی ہے۔ ٹوٹل انرجی دنیا کی 7 سپر پاور انرجی کمپنی میں سے ایک ہے اور اڈانی گرین مین اس کا 20 فیصد حصہ ہے۔

امریکی ایجنسی اڈانی کے حمایت یافتہ سری لنکائی بندرگاہ پروجیکٹ کے لیے 550 ملین ڈالر کے قرض کی پھر سے جانچ کر رہی ہے۔

سری لنکا خود اڈانی پاور کی ڈیل کو ریویو کر رہا ہے۔

اسرائیل کے حائفہ بندرگاہ پر اڈانی مزدوروں سے متعلق تنازعہ اور مخالفت کا سامنا کر رہے ہیں۔

کینیا کی حکومت نے اڈانی کی پاور اور ایئرپورٹ ڈیل رد کر دی۔

بنگلہ دیش کی عدالت نے اڈانی کے بجلی معاہدہ کی جانچ کا حکم دیا۔

آسٹریلیا میں پہلے ہی اڈانی کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ ہو رہا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں اڈانی کے خلاف منی لانڈرنگ اور جعلسازی کی جانچ کے تحت کئی سوئس بینک اکاؤنٹس میں 2617 کروڑ روپے فریز کر دیے تھے۔

امریکہ نے تو دھوکہ دہی اور رشوت دینے کے لیے وارنٹ ہی جاری کر دیا ہے۔ کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ اڈانی گروپ کی دلیلوں سے امریکی ایجنسیوں اور وہاں کے ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کے ذریعہ عائد کیے گئے الزامات دھلنے والے نہیں ہیں، اور ایسا نہیں ہے کہ ہندوستانی ایجنسیوں نے امریکی ڈپارٹمنٹ آف جسٹس کے الزامات کی بنیاد پر جانچ نہیں کی ہے۔

سنبھل کی شاہی جامع مسجد کی گلیوں میں خوف وہراس کا ماحول

دوکانیں بند اور بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات

سنبھل: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش واقع سنبھل کی شاہی جامع مسجد میں سروے کے دوران ہوئی ہنگامہ آرائی میں چار مسلم نوجوانوں کی موت سے علاقے میں خوف وہراس کا ماحول ہے۔ 48 گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی عوام کے اندر سے خوف ختم نہیں ہوا ہے۔ حالانکہ پولیس کی طرف دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ حالات معمول پر ہیں اور اب کسی طرح کا خوف وہراس نہیں ہے، لیکن حالات اس کے برعکس ہیں۔ وہیں دوسری طرف کسی بھی ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لئے بڑی تعداد میں پولیس فورس کو تعینات کیا گیا ہے۔ مسجد کے آس پاس کی گلیوں بازاروں میں دوکانیں ابھی بھی بند ہیں۔ حالانکہ انتظامیہ کی طرف سے دوکان کھولنے کی ممانعت نہیں ہے۔ حالانکہ ہفتہ کے روز 24 نومبر کو جو کچھ ہوا، جس طریقے سے حالات خراب ہوئے اور گولیاں چلنے سے 4 مسلم نوجوانوں کی ہلاکت ہوئی، اس سے ہر کسی کے اندر خوف وہراس کا ماحول ہے اور کوئی بھی اپنے گھروں سے باہر نکلنے کو تیار نہیں ہے۔

پولیس مسجد کے آس پاس کے علاقوں میں پٹرولنگ کر رہی ہے۔ ساتھ ہی سی سی ٹی وی اور ڈرون کے ذریعہ بھی نگرانی کی جا رہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ہم پورے معاملے کی سازش کو سامنے لانے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ شاید پولیس کی بڑی تعداد میں موجودگی کی وجہ سے لوگوں نے اپنی دوکانیں بند کر رکھی ہیں۔ لوگ خود اپنی دوکانیں نہیں کھول رہے ہیں۔ جامع مسجد کے آس پاس جانے والے راستوں پر پولیس تعینات ہے۔ وہیں پولیس اپنی جانچ میں یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ کچھ لیڈران نے لوگوں کو مشتعل کیا تھا اور ورغلایا تھا۔ دوسری جانب، بی جے پی لیڈر اور یوگی حکومت میں وزیر نتن اگروال نے اس معاملے کو نیا موڑ دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ لڑائی ترک اور پٹھانوں کے درمیان بالادستی کی لڑائی ہے۔ اس میں مقامی رکن اسمبلی اور رکن پارلیمنٹ شامل ہیں۔ دونوں کے اپنے اپنے گروپ ہیں۔ وہیں سماجوادی پارٹی کے لیڈر ادے ویر سنگھ اور کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے ان الزامات کو سرے سے خارج کر دیا ہے۔ عمران مسعود نے کہا کہ یہ لڑائی مسلم بنام پولیس ہے۔ پولیس نے گولی ماری ہے۔ اس کی تصاویر ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے لیڈر ادے ویر سنگھ نے کہا کہ بی جے پی کی طرف سے یہ سب من گھڑت کہانی ہے، کوئی ذات پات سے متعلق لڑائی نہیں ہے۔

سنبھل میں پولیس کی گولی سے مارے گئے نوجوان: مولانا توقیر رضا

بریلی: 27 نومبر (پی این ایس) اتحاد ملت کونسل (آئی ایم سی) کے سربراہ مولانا توقیر رضا خان نے سنبھل تشدد پر بڑا بیان دیا ہے۔ پولیس پر الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سنبھل میں کوئی فساد نہیں ہوا تھا۔ تمام نوجوان پولیس کی گولیوں سے مارے گئے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے بچے مارے جا رہے ہیں اور ہمیں ملزم بنایا جا رہا ہے، یہ کیسا قانون بنا دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے گھروں میں توڑ پھوڑ کی اطلاعات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وائرل ویڈیو میں سروے ٹیم کے ساتھ لوگوں کا ایک ہجوم مذہبی نعرے لگاتا نظر آ رہا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں جو اس قسم کا ماحول بنا رہے ہیں؟ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ اس سے زیادہ شرمناک بات کیا ہو سکتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ سنبھل میں مظالم ہو رہے ہیں۔ باہر سے کسی کو اجازت نہیں دی جا رہی۔ ہم چاہ کر بھی جاں بحق ہونے والوں کے جنازے میں شریک نہ ہو سکے۔ آئی ایم سی چیف نے کہا کہ بہت جلد ہم سنبھل جائیں گے۔ وہاں کے لوگوں سے مل کر ہر ممکن مدد فراہم کی جائے گی۔ مولانا توقیر رضا خان نے کہا کہ جس طرح ایک کے بعد ایک مسجدوں میں عبادت گاہوں کے ایکٹ 1991 کے تحت مندر پائے جا رہے ہیں، یہ ملک کے مسلمانوں کی تذلیل اور ہراساں کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ یہ قاعدہ بابری مسجد کے علاوہ تمام مذہبی مقامات کے لیے بنایا گیا تھا کہ کسی بھی مذہبی مقام کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا اس کی اصل شکل بدلنے پر سزا کا انتظام ہے۔ حیرت ہے کہ اس سب کے بعد بھی عدالتوں میں سروے کی درخواستیں کیسے دائر کی جا رہی ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ سب کچھ چند گھنٹوں میں ہو رہا ہے۔ ہماری وکلاء کی ٹیم اس سب پر مصروف ہے۔ جلد ہی مزید حکمت عملی ذہن سازی کے بعد طے کی جائے گی۔

ٹانڈہ کے محمد فیضان کو اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازا گیا

ٹانڈہ۔امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ کے باشندے انجینئر محمد فیضان کو بھارت رتن ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اعزازی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ تعلیمی بیداری کے زیرِ اہتمام لکھنؤ میں گزشتہ روز منعقد ایک تقریب میں مہمانِ خصوصی ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود دانش آزاد انصاری نے محمد فیضان کو معاشی طور پر کمزور طلباء کو مفت تعلیم فراہم کرنے اور ڈراپ آؤٹ کی روک تھام کے لئے کی گئی قابل ستائش کوششوں کے لئے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اعزازی ایوارڈ سے نوازا۔ اس پروقار تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے محمد فیضان نے اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازے جانے پر تعلیمی بیداری کے اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ جبکہ صغیر بزمی، مرتضیٰ اشرف، سکندر اقبال، اجمل، مہندر مانجھی، توصیف وغیرہ نے فیضان کو یہ اعزاز حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کی ہے۔

ایم ایس آئی کالج کا چار روزہ سالانہ جلسہ آج سے

دینی تعلیمی نمائش ہوگی لوگوں کی توجہات کا مرکز

گورکھپور، ایم ایس آئی انٹر کالج کا سالانہ جلسۂ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم 28، 29، 30 نومبر اور یکم دسمبر کو کالج کیمپس میں منعقد کیا جائے گا، اس دوران دینی تعلیمی نمائش کا بھی اہتمام کیا جائے گا، جلسہ میں ریاستی سطح کے اسکولوں، کالجوں، مکتب-مدارس اور مقامی پرائمری اسکولوں کے طلبہ کے درمیان قرات، نعت، تقریر، پینٹنگ، مباحثہ، سائنس کوئز، اسلامی کوئز کے مقابلے ہوں گے۔ کالج کے منیجر محبوب سعید حارث، پرنسپل محمد ندیم اللہ عباسی اور جلسہ کے کوآرڈینیٹر رضوان الحق نے بتایا کہ مؤ، اعظم گڑھ، وارانسی، پریاگ راج، میرٹھ، علی گڑھ، لکھنؤ، بستی، سدھارتھ نگر، سنت کبیر نگر، مہاراج گنج، کشی نگر، دیوریا، بارہ بنکی سمیت بیس سے زائد اضلاع کے طلبہ جلسے میں حصہ لیں گے، انہوں نے بتایا کہ 28 نومبر کو شام 30:5 بجے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و دینی تعلیمی نمائش کا افتتاح نائب قاضی مفتی محمد اظہر شمسی کریں گے، 29 نومبر کو ثانوی اور جونیئر گروپ کے درمیان مقابلہ ہوگا، صبح 8 بجے سے قرأت (تلاوت) اور سائنس کوئز/اسلامک کوئز کا تحریری مقابلہ، صبح 09 بجے سے تقریری مقابلہ، دوپہر 2 بجے سے اسلامی کوئز اور 30:4 بجے نعتیہ مقابلہ ہوگا، کالج کے ہونہار طلبہ کو شام دیر گئے انعامات سے نوازا جائے گا، اس سلسلے میں ہفتہ کو سائنس کوئز سمیت کئی مقابلے ہوں گے، اتوار کی شام علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے سابق صدر ڈاکٹر حافظ محمد اعظم بیگ پیغمبر اسلام حضرت محمد کی تعلیمات پر خصوصی خطاب کریں گے، آخر میں کامیاب شرکا کو انعام دیا جائے گا۔

2000 کلومیٹر سے تاج محل گھومنے آیا جوڑا، غمگین دیکھ کر پہنچی خاتون

داروغہ، سچ جان کر افسر کے اڑ گئے ہوش!

آگرہ: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے آگرہ سے ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ جہاں تمل ناڈو سے ایک گروپ تاج محل دیکھنے آیا تھا۔ اس کے بعد اس گروپ کے ایک جوڑے کا پرس آٹو میں ہی رہ گیا۔ جس کے بعد جوڑا کافی پریشان ہو گیا۔ جب ٹورزم پولیس کو اس بات کا علم ہوا تو وہ بھاگ کر جوڑے سے ملے۔ جوڑے نے انہیں مکمل معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ ہم اپنے دوستوں کے ساتھ تاج محل دیکھنے آئے تھے لیکن غلطی سے آٹو میں پرس چھوٹ گیا، جس کے بعد پولیس نے پرس کی تلاش شروع کر دی۔ پولیس نے آگرہ کینٹ ریلوے اسٹیشن سے تاج محل تک نصب سی سی ٹی وی کو اسکین کیا اور پھر سی سی ٹی وی کی مدد سے آٹو کی تلاش شروع کر دی۔ جس کے بعد پولس نے آٹو کی تلاشی لی اور آٹو سے پرس برآمد کر لیا۔ اس کے بعد پولیس نے آنے والے جوڑے کو تھانے بلایا اور ان کا کھویا ہوا پرس واپس کر دیا۔ پرس دیکھ کر جوڑے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پولیس کا شکریہ ادا کیا۔ جوڑے نے ٹورزم انسپکٹر شلپی کو بتایا کہ وہ آگرہ کینٹ ریلوے اسٹیشن سے تاج محل آ رہے تھے جب ان کا پرس آٹو میں رہ گیا۔ پرس میں ہزاروں روپے اور اہم کاغذات رکھے ہوئے تھے۔ پھر کیا تھا، انسپکٹر شلپی اپنی ٹیم کے ساتھ روانہ ہو گئیں، اور پھر آگرہ کینٹ اسٹیشن سے تاج محل تک نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی تلاشی لی۔ اے سی پی تاج سیکورٹی اریب احمد نے کہا کہ آگرہ کی تاج سیکورٹی اور ٹورزم پولیس سیاحوں کی حفاظت کے لئے مسلسل کام کر رہی ہے۔ تمل ناڈو کے ایک سیاح کا پرس آٹو میں چھوٹنے کا معاملہ سامنے آیا ہے، جس کے بعد پولیس نے چند گھنٹوں میں پرس برآمد کر لیا۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے، اس سے پہلے تاج سیکورٹی اینڈ ٹورزم پولیس غیر ملکی سیاحوں کے لیے کسی مسیحا سے کم نہیں رہی ہے۔ بعض اوقات کسی سیاح کا موبائل، نقدی یا پاسپورٹ گم ہونے کے بعد اسے تلاش کر کے چند گھنٹوں میں سیاحوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

رانا انٹرنیشنل اسکول میں سالانہ کھیل مقابلوں کا انعقاد

امروہہ۔ مقامی معروف علمی درسگاہ رانا انٹرنیشنل اسکول میں سالانہ کھیل مقابلوں کا انعقاد اسپورٹس ڈے عنوان سے اسکول کے گراؤنڈ میں ہوا جسمیں مہمان خصوصی کے طور پر پولس کپتان کنور انوپم سنگھ نے حصہ لیا جبکہ ڈی ایم امروہہ نے بھی مقابلہ میں حصہ لینے والے طلبہ کی حوصل آفزائی کی۔ افتتاحی تقریر میں ایس پی کنور انوپم سنگھ نے کہا کہ انسانی زندگی میں کھیلوں کا خاص مقام ہے۔ کھیل انسانی جسم کو بہتر بنانے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہے۔ اج ادارہ مذکورہ کے بچوں نے نہایت عمدہ کارکردگی سے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا، انہیں بچوں میں ہمارے ملک کا مستقبل ہے۔ ہمیں انکے بہتر مستقبل کے انکو مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہوگا۔ ڈی ایم امروہہ محترمہ ندھی وتس نے اپنی تقریر میں طلبہ کی حوصلہ آفزائی کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کا جذبہ دیکھنے لائق تھا۔ اس دوران بچوں نے ثقافتی تقریبات بھی پیش کی، ساتھ ساتھ ریس، سلو سائیکل، ٹائیکوانڈو جیسی عنوان کے پروگرام میں بھی حصہ لیا۔ جنکو مہمانان نے اعزاز سے سرفراز کیا۔ ادارہ پرنسپل اور دیگر منتظمین بالخصوص عاصم قریشی اور آصف قریشی نے بھی خیالات کا اظہار پیش کیا۔

اے ایم یو میں اے ایم آر بیداری ہفتہ منایا گیا

علی گڑھ، 27 نومبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اینٹی مائکروبیئل ریسسٹینس (اے ایم آر) بیداری ہفتہ کے تحت مختلف پروگرام منعقد کئے گئے۔ زرعی مائکرو بایولوجی شعبہ نے ہند-برطانیہ مشترکہ اے ایم آر پروجیکٹ 'سیلیکٹر' کے تحت ''ماحولیاتی اینٹی مائکروبیئل ریسسٹینس'' پر ایک بیداری پروگرام اور ایک روزہ ورکشاپ منعقد کی۔ مہمان خصوصی اور کلیدی مقرر پروفیسر کستوری مکھوپادھیا، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی نے کہا کہ اے ایم آر پر بین الاقوامی اشتراک کے تحت منعقد ہونے والے ان پروگراموں سے لوگوں میں اس کی اہمیت کے سلسلہ میں بیداری پیدا ہوگی جس میں سائنس دانوں اور محققین پر باہمی تعاون سے کام کرنے پر زور دیا جا رہا ہے۔ یونیورسٹی کی ایک سابق طالبہ، مہمان اعزازی ڈاکٹر نغمہ عباسی، بی ای او، نیکسٹ جین لائف سائنسز، نئی دہلی نے گزشتہ دہائی کے دوران فیکلٹی آف ایگریکلچرل سائنسز کی پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اختراع کے لیے درکار نئے علوم اور ہنر کو حاصل کریں۔ انہوں نے طلبہ کے لیے ٹریننگ کا اہتمام کرنے میں اپنی مدد کا یقین دلایا۔ پروفیسر اسد اللہ خان (انٹر ڈسپلینری بایوٹکنالوجی یونٹ، اے ایم یو) نے 'اینٹی مائکروبیئل ریسسٹینس پر ماحولیاتی اثرات: ایک عالمی خطرہ' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اے ایم آر کے پھیلاؤ کی سخت نگرانی کی ضرورت ہے۔ پروفیسر فاطمہ خان (شعبہ مائکرو بایولوجی، جے این میڈیکل کالج) نے 'اینٹی مائکروبیئل اسٹیورڈشپ: ایک ہیلتھ اپروچ' پر گفتگو کرتے ہوئے کلینک اور زراعت دونوں میں اینٹی بایوٹک کے زیادہ استعمال کے خطرات سے آگاہ کیا۔ پروفیسر اکرم اے خان، ڈین، فیکلٹی آف ایگریکلچرل سائنسز نے اس طرح کے آگہی پروگراموں کی اہمیت پر زور دیا۔ قبل ازیں مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے آرگنائزنگ سکریٹری اور شعبہ کے چیئرمین پروفیسر اقبال احمد نے شعبہ زرعی مائکرو بایولوجی کا مختصر تعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو کے مختلف شعبہ جات اور جامعہ ملیہ اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، ایم جے پی روہیل کھنڈ یونیورسٹی اور شیر کشمیر یونیورسٹی جیسے دیگر اداروں کے تقریباً 40 طلبہ نے اس ورکشاپ میں شرکت کی۔ ڈاکٹر نغمہ عباسی نے شریک آرگنائزنگ سکریٹری پروفیسر عبدالمالک، پروفیسر محمد صغیر خان اور ڈاکٹر شمس تبریز خان کے ساتھ ورکشاپ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر کمال شریواستوا اور ڈاکٹر لارجی بسواس کی عزت افزائی کی اور پوسٹر پرزنٹیشن میں اول، دوم وسوم انعام یافتگان بالترتیب ڈاکٹر ثمرین (اے ایم یو)، مسٹر وقار احمد (جے ایم آئی، نئی دہلی) اور مسٹر شرجیل احمد صدیقی کو انعامات سے نوازا۔ آرگنائزنگ سکریٹری پروفیسر محمد صغیر خان نے شکریہ ادا کیا۔ سارہ احمد خان اور شیخ اقراء نے افتتاحی سیشن کی نظامت کی۔ دوسری طرف علم الادویہ شعبہ نے عالمی انسداد مائکروبیئل ریسسٹینس آگہی ہفتہ پر لیکچرز اور دیگر آگہی پروگراموں کا اہتمام کیا۔ پروفیسر اسد یو خان نے اینٹی مائکروبیئل ریسسٹینس کو ایک خاموش قاتل قرار دیا اور اس سے نمٹنے میں انسانی، حیوانی اور ماحولیاتی صحت کے باہم مربوط کردار پر زور دیا۔ پروفیسر فاطمہ خان نے اینٹی مائکروبیئل اسٹیوارڈشپ پر لیکچر دیا اور ذمہ داری کے ساتھ اینٹی بایوٹک کے استعمال پر زور دیا۔

ہم سبھی شہریوں کو برابری کے بنیادی حق حاصل ہیں

سہارنپور (احمد رضا) آج جس طرح سے سرکار کی ناک کے نیچے ملک کے آئین کے خلاف قدم اٹھاتے ہوئے عام آدمی کو تنگ اور پریشان کیا جا رہا ہے اور آئین ہند کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں یہ مستقبل کے لئے بہت خطرناک حکمت عملی ہے اس کو روکنا ہوگا کیونکہ ہمارا پاک شفاف آئین ملک بھر کے سبھی لوگوں کو مساوات اور انصاف پانے کے حق اور حقوق دیتا ہے ہمارا آئین ہم سب کے لئے قابل احترام اور لائق تحسین ہے ضلع بھر کے مسلم اداروں میں یوم آئین بڑی آن اور شان کے ساتھ منایا گیا پرچم تنظیم کی جانب سے کل یہاں شہر کی مشہور تعلیمی ادارہ ایورگرین اکیڈمی جونیئر ہائی اسکول پیروالی گلی سہارن پور میں یوم ائین کا انعقاد۔ بعنوان آؤ ائین کو جانیں

جوان اور بزرگ آئین کی حفاظت کے لئے عہد لیتے ہوئے نظر آئے! اس خاص موقع مہمان خصوصی کی حیثیت سے عوام سے خطاب کرتے ہوئے جنتا انٹر کالج کے سابق پرنسپل ستپال سینی نے کہا کہ 26 نومبر 1949 کو ائین کو اپنایا گیا تھا ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو ہندوستانی ائین کے جنک کے روپ میں جانا جاتا ہے ہندوستان کا ائین 26 نومبر 1949 کو اپنایا گیا بجوریا انٹر کالج سے آئے پون رانا نے کہا کہ ملک کا ائین 26 جنوری 1950 کو ہی لاگو کیا گیا تھا اور ملک کا ائین بنانے کے لیے سویندھان سبھا کو دو سال 11 مہینے اور 18 دن لگے تھے ڈاکٹر قدسیہ انجم نے کہا کہ ہمارا ائین صرف قانون کا ایک دستاویز نہیں ہے یہ ہندوستان کی روح کا ائینہ ہے یہ ہمیں حقوق کے ساتھ فرائض کی بھی یاد دلاتا ہے اس نے ہمیں اظہار کی ازادی دی ہے انیس احمد نے کہا کہ بھارت کے ائین بنانے میں بھیم راؤ امبیڈکر نے خصوصی رول ادا کیا انہوں نے یہ طے کرنے کی کوشش کی کہ ہمیں ایک ایسا ائین ملے جو ملک میں رہنے والے سبھی باشندوں کو برابری کے حق کے ساتھ ساتھ ازادی اور انصاف کے بنیادی حقوق بھی دے سکے تقریب کی صدارت کرتے ہوئے ایورگرین اکیڈمی کے منیجر شان الہٰی شمسی نے کہا یہ دنیا کا سب سے بڑا قلم بند ائین ہے ہمارا یہ ائین ہندوستان کو ایک جمہوری ملک بنے رہنے کا اعلان کرتا ہے یہاں سبھی لوگوں کو مذہب ذات جنس اور علاقے کے نسبت سے برابری کے حقوق دیے گئے ہیں ائین ہم بھارت کے لوگ سے شروع ہوتا ہے جو ہمیں احساس کراتا ہے کہ ہندوستان کی طاقت اس کی رنگارنگی ہے اج کے دن ہمیں اپنے ائین کی کی حفاظت اور اس کے ذمہ داری سمجھنے کی یاد دلاتا ہے ساجدہ شاہد نے بھی خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم سبھی کو یہ عہد لینا ہے کہ ہم سبھی ہر صورت اپنے اس آئین کی حفاظت کریں گے بشریٰ پروین نے نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے طلباء اور طالبات کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر ائین کی دیباچہ ہم بھارت کے لوگ پڑھا اس موقع پر بڑی تعداد میں اسٹاف اور طلباء طالبات اور شہری موجود رہے!

سنبھل: جھڑپوں کے بعد امن بحال، مزید گرفتاریاں متوقع

سنبھل: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سنبھل میں مسجد کے سروے کو لے کر ہونے والی جھڑپوں کے بعد آج چوتھے دن بھی علاقے میں امن قائم ہے۔ حکام نے حالات کو معمول پر لانے کے لیے اسکول، کالج اور بازار کھول دیے ہیں، تاہم انٹرنیٹ کی سہولیات ابھی تک معطل ہیں۔ پولیس کے مطابق انٹرنیٹ خدمات جلد ہی بحال کی جائیں گی۔ دی وائر ہندی کی رپورٹ کے مطابق، سنبھل میں پولیس نے دو خواتین سمیت 25 مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے اور سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے رکن پارلیمنٹ ضیا الرحمن برک سمیت تقریباً 2500 افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ یہ واقعہ مغلیہ دور کی شاہی جامع مسجد کے سروے کے دوران پیش آیا۔ رپورٹ کے مطابق، اب تک چار مسلمانوں کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے، تاہم پولیس کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ہجوم کے خلاف کسی مہلک ہتھیار کا استعمال نہیں کیا۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ویڈیوز میں پولیس افسران اور اہلکاروں کو ہجوم پر فائرنگ کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک سینئر افسر نے وضاحت کی کہ وسیع پیمانے پر شیئر کی گئی ویڈیو میں نظر آنے والا ہتھیار دراصل ایک پیلیٹ گن تھا۔ ایس پی کرشن کمار وشنوئی نے بتایا کہ اتوار کو ہونے والے تشدد کے بعد پولیس نے فوری طور پر انٹرنیٹ بند کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے میں ملوث 100 سے زائد افراد کی شناخت کر لی گئی ہے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ مزید 27 افراد کو گزشتہ 24 گھنٹوں میں گرفتار کیا گیا، جن میں 25 مرد اور 2 خواتین شامل ہیں۔ پولیس نے اب تک اس واقعے کے سلسلے میں 7 ایف آئی آر درج کی ہیں اور 74 افراد کی شناخت کی جا چکی ہے۔ مرادآباد ڈویژن کے کمشنر آنجنے کمار سنگھ نے بتایا کہ تمام شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں تاکہ مزید قانونی کارروائی کی جا سکے۔ انہوں نے کہا، ''ہماری ترجیح حالات کو معمول پر لانا ہے۔ لوگ تعاون کر رہے ہیں، نہ صرف تحقیقات میں بلکہ معمولات زندگی بحال کرنے میں بھی۔ امید ہے کل تک تمام چیزیں معلوم پر آ جائیں گی۔'' دوسری طرف، ڈی ایم راجندر پینسیا نے علاقے میں کھلے کنٹینر، بوتلوں اور کین میں پیٹرول اور ڈیزل کی فروخت پر پابندی عائد کر دی ہے تاکہ مزید کسی ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔ حکام کا کہنا ہے کہ امن وامان کو مکمل بحال کرنے کی کوششیں جاری ہیں اور توقع ہے کہ حالات جلد معمول پر آ جائیں گے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سول جج سینئر ڈویژن آدتیہ سنگھ نے 24 نومبر کو مسجد کے سروے کا حکم دیا تھا۔ آٹھ درخواست گزاروں نے مسجد میں داخلے کے حق کا دعویٰ کرنے کے لیے ایک سول مقدمے میں درخواست دی تھی۔ ان درخواست گزاروں کی قیادت ہندو انتہا پسند وکیل ہری شنکر جین اور ہندو سنت مہنت رشی راج گیری کر رہے تھے۔ سنبھل ضلع کی سرکاری ویب سائٹ پر اس مسجد کو ایک 'تاریخی یادگار' کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مغل بادشاہ بابر کے حکم پر تعمیر کی گئی تھی۔ تاہم، ہندو درخواست گزاروں نے دعویٰ کیا ہے کہ مسجد دراصل بھگوان وشنو کے آخری اوتار کلکی کو وقف ایک قدیم مندر کی جگہ تھی۔ مرکزی درخواست گزار ہری شنکر جین کے وکیل اور بیٹے وشنو شنکر جین نے کہا کہ 1529 میں بابر نے ہری ہر مندر کو جزوی طور پر منہدم کر کے اسے مسجد میں تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی۔

اے ایم یو میں یوم آئین کی تقریبات جاری

علی گڑھ، 27 نومبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں یوم آئین کی تقریبات کا سلسلہ جاری ہے۔ وائلڈ لائف سائنسز کے شعبہ نے اساتذہ اور طلباء کے لیے آئین ہند میں درج آزادی، مساوات اور انصاف کے عظیم اصولوں پر اعتماد کا اظہار کرنے کے لیے حلف لیا۔ اس موقع پر بھگوان برسامنڈا کی شجاعت کو بھی یاد کیا گیا، جوان عظیم قبائلی رہنماؤں میں سے ایک تھے جنہوں نے جدوجہد آزادی کے دوران برطانوی طاقت کے خلاف قربانیاں دیں۔ اسسٹنٹ نوڈل آفیسر ڈاکٹر کلیم احمد نے ہندوستان کی تاریخ کی تشکیل میں قبائلی رہنماؤں کی خدمات کو تسلیم کرنے کی اہمیت پر زور دیا [illegible] حاشیہ کی کمیونٹیز کے حقوق کے لیے برسامنڈا کی جدوجہد آج بھی ایک ایسے تکثیری معاشرے کی تعمیر کے لیے اہمیت رکھتی ہے جو تنوع کا احترام کرتا ہو، انصاف کو یقینی بناتا ہو اور کم نمائندگی کرنے والوں کی آواز کو بلند کرتا ہو۔ ڈاکٹر شرد کمار نے قدرتی وسائل کے تحفظ میں قبائلی لوگوں کے کردار پر بات کی اور ماحولیاتی ذمہ داری اور پائیداری پر توجہ دلائی۔ شعبہ کے چیئرمین پروفیسر ستیش کمار نے برسامنڈا کی وراثت کو ایک عظیم قبائلی رہنما اور آزادی پسند رہنما کے طور پر بیان کیا جنہوں نے برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی کے خلاف مزاحمت میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ برسامنڈا ہندوستان کے قبائلی ورثے اور انصاف ومساوات کی لڑائی کی ایک لازوال علامت بنے ہوئے ہیں، جو آنے والی نسلوں کو ہمت اور عزم کے ساتھ ناانصافی کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ شعبہ تعلیم میں منعقدہ یوم آئین کی تقریب میں شعبہ سیاسیات کے پروفیسر محمد محب الحق نے تقریر کرتے ہوئے آئین میں درج اقدار اور ہندوستان کو ایک جمہوری، سیکولر اور سبھی کا احترام کرنے والی قوم کے طور پر تشکیل دینے میں آئینی اقدار کے کردار پر زور دیا۔

ذات، مذہب کے نام پر نوجوان قوت کو تقسیم کرنے کی ہو رہی کوشش

سماج کے ہر شعبے میں الہ آباد یونیورسٹی کا رہا تعاون، شاندار روایت پھر ہوگی واپس: سی ایم یوگی

لکھنؤ: ۲۷ نومبر۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ الہ آباد یونیورسٹی اپنی ساکھ کے لیے مشہور ہے۔اس یونیورسٹی نے ملک کو زندگی کے ہر شعبے میں مختلف سطحوں پر کام کرنے کے لیے توانائی بخش نسلیں فراہم کی ہیں۔ یونیورسٹی نے مشکل حالات اور دیگر دشواریوں کا سامنا کرتے ہوئے اس وقار کو دوبارہ حاصل کرنے کی اندرونی خواہش کو محسوس کیا ہے۔ یونیورسٹی بلاشبہ اپنی قدیم شان کو بحال کرے گی۔یونیورسٹی کو ایک بار پھر زندگی کے ہر شعبے میں نوجوانوں کی بہترین ٹیم بنانا ہوگی۔وزیر اعلیٰ آج پریاگ راج ضلع میں الہ آباد یونیورسٹی کے 136ویں کانووکیشن تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔اس موقع پر انہوں نے تمغہ /میڈل جیتنے والے طلباء کو میڈل پیش کئے اور ڈاکٹر کمار وشواس کو یونیورسٹی کی خصوصی اعزازی ڈگری دی۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی نے عوامی زندگی، خدمت، ادب، سائنس وغیرہ کے شعبوں کے لیے باصلاحیت نوجوان فراہم کرنے کے ساتھ۔ ساتھ سپریم کورٹ سے لے کر ضلعی سطح تک ملک کی عدالتی خدمات میں جوڈیشل افسران کا ایک طویل سلسلہ بھی فراہم کیا ہے۔الہ آباد یونیورسٹی کے طلباء جوائنٹ مجسٹریٹ سے لے کر کابینہ سکریٹری تک انتظامیہ کے شعبے میں نمائندگی کرتے نظر آتے ہیں۔وزیر اعلیٰ نے ڈگری حاصل کرنے والے طلباء کو مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ خوشی کا لمحہ ہے کہ انہیں پریاگ راج کی زمین پر الہ آباد یونیورسٹی کے 136ویں کانووکیشن میں شرکت کرنے کا موقع ملا اور باصلاحیت نوجوانوں کو ڈگریاں دینے کا موقع فراہم ہوا ہے۔ ہندی کو عزت دینے کے لیے، مجھے ڈاکٹر کمار وشواس کو خصوصی اعزازی ڈگری سے نوازنے کا موقع بھی ملا۔آج جن 09 طالبات کو میڈل سے نوازا گیا، ان میں 08 طالبات ہیں۔یہ ایک اچھا نتیجہ ہے۔طلبہ کو اس سے تحریک حاصل کرنی چاہیے۔جب تک ہم لڑکوں اور لڑکیوں کی تفریق کو ختم نہیں کریں گے، ترقی نہیں ہوسکتی۔اس امتیاز کو ختم کرنے کے لیے ہم سب کو تیار رہنا ہوگا۔تعلیم کے میدان میں امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے ریاستی حکومت 1 0 کروڑ 91 لاکھ بچوں کو یونیفارم، سویٹر، بیگ، کتابیں، جوتے، موزے وغیرہ فراہم کرتی ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے بارہا کہا ہے کہ اچھے اور پڑھے لکھے نوجوانوں کو سیاست میں آنا چاہیے۔ یونیورسٹی کو طے کرنا چاہیے کہ کیا اسٹوڈینٹ یونین کی جگہ یوتھ پارلیمنٹ بنائی جاسکتی ہے۔کلاس کے پہلے سال میں کوئی طالب علم الیکشن نہ لڑے۔ ہر کلاس میں پہلے نمائندے منتخب کیے جائیں اور پھر ان نمائندوں میں سے یہ طے کیا جائے کہ فرسٹ، سیکنڈ ائیر یا پوسٹ گریجویٹ کلاس کے کون سے طلبہ الیکشن کے لیے خود کو تیار کر سکتے ہیں اور کون سے طلبہ الیکشن لڑیں گے۔ معاشرے کو سمت فراہم کرنے والے طلبہ کو اس میدان میں آگے بڑھنا چاہیے۔ الیکشن لڑنے کے لیے ایک وقت مقرر ہونا چاہیے۔اس پر تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔م طالب علم کے لیے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں کر سکتے۔ جو لوگ زیادہ دیر تک یونیورسٹی میں رہنا چاہتے ہیں وہ تحقیقی کام میں حصہ لے سکتے ہیں۔الیکشن کا وقت کیا ہوگا اس کا فیصلہ پہلے سے کر لیا جائے۔ انتخابات کے لیے کھلی بحث کا اہتمام کیا جائے۔ سیشن کو باقاعدہ بنانے اور 15 اگست سے 25 اگست تک داخلہ کا عمل مکمل کرنے کے بعد طلبہ یونین کے انتخابات کرائے جائیں۔ اس کے بعد یونیورسٹی میں تدریسی کام کیا جائے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یونیورسٹی کے طلباء کو پریاگ راج مہاکمبھ۔ 2025 کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ پریاگ راج مہاکمبھ کی روحانی اور مذہبی اہمیت کے علاوہ یہاں کی معیشت، روزگار اور ترقی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس پر ایک مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ دنیا بھر کی یونیورسٹیاں اس کا مطالعہ کرتی ہیں۔ الہ آباد یونیورسٹی کو بھی اس میدان میں آگے بڑھنا چاہیے۔ یہاں ہر سال ماگھ میلہ لگتا ہے۔اردھ کمبھ یا کمبھ ہر 06 سال بعد ہوتا ہے۔مہاکمبھ کا انعقاد 12 سال کی مدت میں ہوتا ہے۔اگر ہم ان تمام پروگراموں کو اس میں شامل کریں تو یہ ہمیں ایک نئی سمت فراہم کرے گا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پریاگ راج کی تروینی ہم سب کو نئی تحریک فراہم کرتی ہے۔ یونیورسٹی کے بہترین ماحول میں مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے لاکھوں بچے یہاں آتے ہیں۔اس جگہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جو طالب علم یہاں آتا ہے وہ جس احساس کے ساتھ آتا ہے اسے اسی احساس کے مطابق کامیابی ملتی ہے۔ پریاگ راج نے ڈاکٹر کمار وشواس کو زندگی اور سمت فراہم کی۔وہ مادر وطن کو اپنا مرکز بنا کر ادبی دنیا میں مشہور ہوئے۔ ہندی سے محبت کرنے والا کون ہوگا جو ڈاکٹر کمار وشواس کی بات نہ سنے۔ان کے قلم اور تحریر کی نفاست نے انہیں پہچان دی۔لیکن وہ یونیورسٹی کو نہیں بھولا۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یونیورسٹیوں اور دیگر اداروں کو اپنے ماضی کے طلباء سے خود کو جوڑنا چاہیے۔سابق طلباء یونیورسٹی کی مادی ترقی، ایک نیا ماحول بنانے اور یونیورسٹی میں ترقی کی رفتار کو تیز کرنے میں بہت مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر نوجوانوں کی طاقت کو ذات، عقیدہ اور مذہب وغیرہ کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے تو یہ نوجوانوں کی طاقت اور ٹیلنٹ کی تقسیم ہوگی۔یہ نوجوانوں کی ترقی کے بہاؤ کو روکنے کا بھی کام کرے گا۔جو لوگ ذات پات، رائے یا مذہب کی بنیاد پر تقسیم کی خلیج کو وسیع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انہیں کبھی آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔

مئو سے نو منتخب ایم ایل اے نے عہدہ اور رازداری کا لیا حلف

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) کانپور کی سیسہ مؤ سیٹ سے سابق ایم ایل اے عرفان سولنکی کی اہلیہ نسیم سولنکی نے بدھ کو لکھنؤ میں اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا کے سامنے عہدے اور رازداری کا حلف لیا۔عرفان سولنکی کی رکنیت کھونے کے بعد ہوئے ضمنی انتخاب میں، ایس پی کی نسیم سولنکی نے سیسہ مؤ سیٹ سے 8629 ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ نسیم کو کل 69666 ووٹ ملے، جب کہ بی جے پی کے سریش اوستھی کو 61037 ووٹ ملے۔نسیم سولنکی نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے امیدوار سریش اوستھی کو تقریباً 12000 ووٹوں سے شکست دی تھی۔ نسیم سولنکی اپنی جیت پر بہت جذباتی ہیں۔اس سے پہلے وہ مہاراج گنج کی جیل میں اپنے شوہر عرفان سولنکی سے مل چکی تھیں۔نسیم سولنکی نے اسمبلی انتخابات کے دوران اپنے ووٹروں سے آنسو بہاتے ہوئے ووٹ مانگے تھے۔ مختلف الزامات کی وجہ سے عرفان سولنکی جیل میں ہے، کانپور کی ڈیفنس کالونی کی رہائشی نذیر فاطمہ کے گھر پر قبضہ کرنے کی کوشش میں عرفان سولنکی اور ان کے بھائی سمیت دیگر کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔تقریباً دو سال قبل کانپور کے جاجموٴ تھانہ علاقے کے جاجموٴ کی رہنے والی نذیر فاطمہ نے سابق ایس پی ایم ایل اے عرفان سولنکی پر اپنا گھر جلانے کا الزام لگایا تھا۔کچھ عرصہ قبل عرفان سولنکی کو اس کیس میں 7 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ عرفان پہلے ہی جیل میں تھے۔لیکن ان کی اسمبلی کی رکنیت بحال نہیں ہوئی۔جس کی وجہ سے سماج وادی پارٹی نے ضمنی انتخاب میں ان کی اہلیہ نسیم سولنکی کو ٹکٹ دیا تھا۔قریبی مقابلے میں انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ریش اوستھی کو شکست دی۔ جیت کے بعد انہوں نے بدھ کو اسمبلی اسپیکر ستیش مہانا کی موجودگی میں اسمبلی میں حلف لیا۔

ضمنی انتخابات میں بھاجپا والوں نے کم اور انتظامیہ نے زیادہ محنت کی: اکھلیش یادو

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) امبیڈکر نگر ضلع کا دورہ کرنے پہنچے سابق سی ایم اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ سرکاری انتظامیہ نے کٹہری کا نتیجہ چھینا ہے۔یہ وہ سیٹ تھی جو ایس پی نے جیتی تھی جسے بی جے پی نے بے ایمانی سے جیتا تھا۔جب بی جے پی کو لگا کہ وہ خود جیت نہیں پائے گی تو اس نے افسران کو آگے کر دیا۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے انہیں الیکشن لڑنے کا ایک نیا طریقہ سکھایا ہے۔ کوچنگ دی۔ ہماری حکومت آنے پر افسران کو دیکھیں گے۔انہوں نے کہا کہ ان انتخابات میں بی جے پی کارکنوں نے کم اور انتظامیہ نے زیادہ ووٹ ڈالے۔انہوں نے کہا کہ یہ ضمنی انتخاب لکھنؤ اور دہلی کی لڑائی تھی جس میں لکھنؤ کو دکھانا تھا کہ وہ جیت گئی ہے۔اس الیکشن میں جمہوریت اور آئین پر حملہ کیا گیا۔این ٹی پی سی اور نجی کمپنیوں کے سی ایس آر کا استعمال کرتے ہوئے ضلع میں اسکوٹی اور سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں۔ پردھان اور کوٹیدار کے ساتھ کیا ہوا سب جانتے ہیں۔ سنبھل واقعہ کو ایک سازش بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جس طرح سے کچھ لوگ ماحول خراب کر کے دہلی پہنچے اب یوپی میں بھی اسی راستے پر چلنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔اکھلیش نے سپریم کورٹ سے اس معاملے کا از خود نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا کہ سنبھل واقعہ بھی انتخابی بے ایمانی سے توجہ ہٹانے کے لیے منعقد کیا گیا تھا۔

جھانسی میڈیکل کالج آتشزدگی معاملے میں 3 معطل

لکھنؤ: 27 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جھانسی کے مہارانی لکشمی بائی میڈیکل کالج میں ہوئی آتشزدگی نے نومولودوں کے قتل کے معاملے میں کالج کے پرنسپل کو ہٹا دیا گیا ہے جبکہ کالج کے چیف میڈیکل افسر کو چارج شیٹ اور دیگر تین کو معطل کیا گیا ہے۔نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے بدھ کو بتایا کہ آتشزدگی کے سلسلے تشکیل چار رکنی کمیٹی کی جانچ رپورٹ کی بنیاد پر بدھ کو یہ کاروائی کی گئی ہے۔ حکومت اس واقعہ کے سلسلے میں بے حد حساس ہے۔انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں میڈیکل ایجوکیشن اور ٹریننگ ڈائرکٹر جنرل کنجل سنگھ کی قیادت میں چار رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔جانچ رپورٹ کی بنیاد پر کالج کے عبوری پرنسپل ڈاکٹر نریندر سنگھ سینگر کو عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ انہیں محکمہ میڈیکل ایجوکیشن کے ڈائرکٹوریٹ سے وابستہ کیا گیا ہے ساتھ ہی چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سچن ماہر کو چارج شیٹ دی گئی ہے۔وہیں کالج کے ایگزیکٹیو انجینئر (بجلی) سنجیت کمار، این ائی سی یو وارڈ کی نرسنگ سسٹر انچارج سندھیا رائے اور میڈیکل کالج کی چیف سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سنیتا راٹھور کو فوری اثر سے معطل کر دیا گیا ہے۔کالج میں محکمہ امراض اطفال کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر اوم شنکر چورسیا، محکمہ سرجری کے سب۔پرنسپل ڈاکٹر کلدیپ چندل و بجلی انچارج افسر کو چارج شیٹ دے کر ان کے کردار کی جانچ کے لئے کمشنر جھانسی کو جانچ افسر بنایا گیا۔قابل ذکر ہے کہ گذشتہ 15 نومبر کو جھانسی میڈیکل کالج کے این آئی سی یو وارڈ میں آگ لگنے سے 10 نومولود بچوں کی موت ہو گئی تھی۔ جبکہ بعد میں شدید طور سے زخمی دیگر 8 بچوں کی بھی موت ہو گئی تھی جس کے بعد یہ تعداد آگے بڑھ کر 18 ہو گئی تھی۔

یوگی رام راج کے تصور کو آگے بڑھا رہے: کمار وشواس

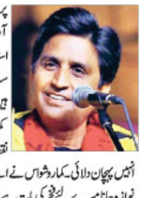

پریاگ راج: 27 نومبر (یو این آئی) معروف شاعر ڈاکٹر کمار وشواس نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ہندوستان میں توانائی کا سب سے امید افزاء ذریعہ بتایا ہے۔الہ آباد یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر وشواس نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اس ملک میں توانائی کے سب سے بڑے ذریعہ ہیں۔یوگی آدتیہ ناتھ بھرت کی طرح سے ہی رام راج کے تصور کو آگے بڑھا رہے ہیں۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی کمار وشواس کی تعریف کی۔انہوں نے کہا کہ پریاگ راج نے ڈاکٹر کمار وشواس کو زندگی دیا۔سمت دی۔ یہاں سے وہ واپس اپنی آبائی سرزمین گئے اور وہاں سے اپنا مرکزی نقطہ بنا کر ادبی دنیا میں چھا گئے۔کون ایسا شخص ہوگا جو ڈاکٹر کمار وشواس کو نہ سننا چاہتا ہو۔ان کی تحریر نے انہیں پہچان دلائی۔کمار وشواس نے اپنے خطاب میں الہ آباد یونیورسٹی کی بھی تعریف کی۔وہ بولے الہ آباد یونیورسٹی کے اس احاطے میں آنا اور نوازہ جانا میرے لئے فخر کی بات ہے۔اپنے والدین کا خاص طور سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مجھے ایسے سنسکار دیئے کہ آج میں ہندی زبان کے لئے اپنی زندگی وقف کر پا رہا ہوں۔اسی طرح سے یونیورسٹی کی مہربانی مجھ پر جاری رہے۔یہی میری دعا ہے۔

غوث اعظم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی دنیا اور آخرت بنائیں

صدر بازار میں عظیم الشان جشن غوث الوری کا انعقاد

لکھنؤ، 27 نومبر (پریس ریلیز) جشن غوث الورا جناب جنید احمد صاحب کی دولت کدہ پر منایا گیا۔جس میں پیر طریقت حضرت سید مختار احمد قادری جیلانی بغدادی، مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ و سرپرست آل انڈیا محمدی مشن، و حسان ملت جناب حسان بن واسطی مسولی شریف کی سرپرستی میں منعقد ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر نے بتایا کہ حدیث نبوی ہے کہ علم حاصل کرو چاہے چین جانا پڑے تاکہ تمہیں دین اور دنیا میں فرق اور بھلائیوں کا پتہ چلے اس لیے علم حاصل کرنا ہر چھوٹے بڑے پر فرض ہے۔ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ماہ ربیع الثانی حضرت غوث اعظمؒ کی نسبت سے ہے اس مہینے میں دنیا بھر کے مسلمان آپ کی یاد میں جمع ہوتے ہیں اور جلوس غوثیہ نکالتے ہیں اور جشن غوث الوری کا اہتمام خاص طور پر کرتے ہیں۔حضور غوث اعظمؒ کی یاد میں عام لنگر اور مختلف طریقوں سے ایصال ثواب کی محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مفتی صاحب نے مزید کہا کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ نے اس دنیا فانی میں آخری نبی بن کر عظمتیں سمیٹیں کیونکہ نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ لیکن انسانوں کی ہدایت کے مطابق، اس لیے اولیاء اللہ کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔لہٰذا ہمیں غور کرنا چاہیے کہ اللہ اور اس کے بندوں سے محبت کریں اور ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنی دنیا اور آخرت بنائیں۔حسن ملت جناب حسان بن نور واسطی مسولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں علم دین و دنیا ضرور حاصل کرنا چاہیے تاکہ ہمیں پتہ چلے کی ہمارا ہر کام صرف خدا کے لئے ہے ہم شرک و کفر، جھوٹ، فریب، بدعت، غیبت، چغل خوری، بے حیائی، شراب خوری، زنا کاری، حرام خوری، ایذا رسانی سے پرہیز کریں۔خود نیک بنیں اور دوسروں کو بھی نیک بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو دیکھ رہا ہے، سن رہا ہے، رزق دے رہا ہے، اولاد دے رہا ہے ہر نیکی اور بھلائی وہی دیتا ہے، آقائے مدنی اور غوث صمدانی نے مومنوں کو سب سے بہتر امت بتایا ہے جو نیکی کرنے والے اور نیکی کی طرف بلانے والے اور برائی سے بچنے والے اور روکنے والے ہیں۔اس کیلئے دینی و دنیاوی تعلیم دونوں ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری لیاقت کے اعتبار سے زندگی اور نعمتیں دی ہیں۔مومن شکرانے میں اس کی حقیقی بندگی کرتا ہے۔ یہی پیغام محبوب سبحانی ہے۔ جناب ڈاکٹر اصف رضا سیفی صاحب نے اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ولی اللہ کے نیک بندے ہیں۔ ولی اللہ نے ساری زندگی اپنے آقا کے بتائے ہوئے راستے پر گزاری اور خوف خدا کو اپنے دلوں میں رکھا۔اللہ نے ولیوں کو یہ درجہ اس لیے عطا فرمایا ہے کہ خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچائے اور وہ ہدایت حاصل کر سکیں۔انہوں نے کہا کہ ولیوں میں سب سے اعلیٰ درجہ غوث پاک کا ہے جن کا آستانہ بغداد شریف میں ہے۔ہم ولیوں سے محبت کرنے والے ہیں، اس لیے ہمیں ان کی باتوں کو لوگوں تک پہنچانا چاہیے اور خود ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔اللہ اور اس کے ولیوں سے محبت کا تقاضہ یہی ہے کہ دین اسلام پر عمل پیرا رہیں، اسی میں ہماری لئے دنیا و آخرت میں بھلائی مضمر ہے۔ اجلاس کا اختتام صلوۃ و سلام و دعا حسان ملت جناب حسان بن نور واسطی نے کیا جس میں ملک اور ملت کی ترقی، خوشحالی اور عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کی سلامتی کے لیے خاص دعا کی گئی آخر میں عمران خان، ذیشان خان ایڈوکیٹ، جنید احمد صاحب رپورٹر ای ٹی وی بھارت نے آئے ہوئے سبھی علماء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔جلسے میں خاص طور سے مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، قاری توصیف رضا، منیر احمد، فیضان عتیق فرنگی محلی وغیرہ نے شرکت کی۔

حکومت اپنی نااہلی چھپانے کے لیے سرکاری اداروں کو پرائیویٹائزیشن کر رہی: اکھلیش

لکھنؤ: 27 نومبر (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت پر بی جے پی سرمایہ کاروں کی بہی خواہ ہونے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ بی جے پی اب سرکاری اداروں کو پرائیویٹ ہاتھوں میں سونپنے کا کام کر رہی ہے۔سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے یہاں جاری بیان میں کہا کہ بی جے پی حکومت ترقی کے بجائے بربادی کو بڑھاوا دے رہی ہے۔اتر پردیش کی بجلی نظام کو پرائیویٹ ہاتھوں میں دینے کا فیصلہ کرنے کی تیاری ہے۔بجلی اداروں کو پرائیویٹ ہاتھوں میں دیئے جانے سے عوام کا استحصال، ہراساں ہی ہونا ہے۔ویسے بھی عوام مہنگائی کی مار سے پریشان ہے۔اب بجلی کے بڑھتے بلوں کی ادائیگی کرنے میں پریشان ہوگی۔ایک طرح سے بی جے پی بجلی اداروں کو ہی پونجی پتیوں کے ہاتھوں میں گروی رکھنے کا کام کرے گی۔بی جے پی حکومت ریاست کی بجلی نظام کو پرائیویٹ ہاتھوں میں سونپ کر ملازمین کو ہراساں کرے گا۔ پرائیویٹ کمپنیاں سرکاری ملازمین کے میعاد کار سے پہلے ہی نکال کر آوٹ سورسنگ کے ذریعہ تقرری کر ان کا استحصال کرے گی۔اس طرح سے سرکاری ملازمین اور کنٹریکٹ ملازمین کو بے روزگار بنانے کا سازش ہو رہا ہے۔بی جے پی سرکار کا دعویٰ ہے کہ یو پی پاور کارپوریشن خسارے اور قرض کی بنیاد پر پرائیویٹ ہاتھوں میں دینے کی تیاری کر رہی ہے۔جبکہ بدعنوانی کی وجہ سے ہی حکومت کے سبھی ادارے برباد ہو رہے ہیں۔سرکاری اداروں کو پرائیویٹائزیشن کے پیچھے بی جے پی کی منشی ریزرویشن کو ختم کرنا ہے۔ریزرویشن ختم کرنے کا کام بی جے پی کی مرکز اور ریاستی حکومت کر رہی ہے۔انہوں نے کہا بی جے پی نہیں چاہتی ہے کہ پی ڈی اے کا بہبود ہو اور اسے حق اور احترام ملے۔پی ڈی اے کے ریزرویشن کو پوری طرح سے ختم کرنے سے آوٹ سورسنگ کے ذریعہ بے روزگار نوجوانوں کا استحصال ہوگا۔ریزرویشن کی اندیکھی کے کئی معاملے بھی سپریم کورٹ کے نوٹس میں لائے جا چکے ہیں۔

کرامت کالج میں 'ہماں ہیں عشق مستانہ' منعقد

لکھنؤ۔سینٹ کبیرا اکیڈمی، اتر پردیش نے کبیر فیسٹیول سیزن 6 کے تحت دستک کے ذریعے کرامت حسین مسلم گرلز پی۔جی کالج، لکھنؤ میں ہماں ہیں عشق مستانہ کا انعقاد کیا۔کالج کے منیجر سید ناوید احمد صاحب اور پرنسپل پروفیسر ثُما خواجہ صاحبہ کی نگرانی میں منعقد ہونے والا یہ پروگرام دی لائف اینڈ ٹائمز آف سینٹ کبیر کی تھیٹریکل رقص کی نمائندگی کے ارد گرد مرکوز تھا۔ اس پرفارمنس کا مقصد سامعین کو 15 ویں صدی کے صوفی بزرگ، سینٹ کبیر کے جامع نظریہ اور تعلیمات سے متاثر کرنا تھا۔ یہ کامیابی کے ساتھ موسیقی، ادب اور تھیٹر کے فن کی شکلوں کے اسٹیج کے امتزاج کے ذریعے حاصل کیا گیا۔ اداکاروں (تھیٹر کے فنکار اور کتھک رقاص) نے کبیر کے زمانے کے معاشرے کی واضح تصویر کشی سے سب کو مسحور کر رکھا تھا۔ آرٹس، سائنس اور کامرس کے تمام شعبوں کے فیکلٹی ممبران اور طالبات نے شرکت کی۔صدر شعبۂ اردو پروفیسر شبنم رضوی نے پروگرام کی نظامت کی۔

ارم یونانی میڈیکل کالج و ہاسپٹل میں چودھویں دن کا اختتام

لکھنؤ۔ارم ایجوکیشنل سوسائٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام جاری وساری ارم یونانی میڈیکل کالج و ہاسپٹل میں سال 2024 میں داخلہ لینے والے طلباء وطالبات کے اندر طب یونانی کے تئیں اعتماد و اعتبار پیدا کرنے، طبی نظام تعلیم سے واقف کرانے کے لئے اور متعلقہ جملہ قوانین و ضوابط سے طلباء کو متنبہ کرنے کے لیے پندرہ روزہ ترغیبی وتربیتی پروگرام کے سلسلے کا چودھواں دن آج مورخہ 27 نومبر بروز بدھ 2024 کو اختتام پذیر ہوا۔لیکچر کا افتتاح جناب انیس احمد ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علم الجراحت نے کیا اور تقریباً دو گھنٹہ طب کے مختلف حصوں کو پریکٹکل کر کے بتایا اور سکھایا۔اس کے بعد اجمل خان طبیہ کالج علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے پرنسپل جناب پروفیسر بدرالدجی خان صاحب نے طلباء کے درمیان ترغیبی خطاب فرمایا اور اپنی تقریر سے طلباء کے اندر ایک نیا ولولہ پیدا کیا۔لنچ کے بعد ڈاکٹر توصیف عالم لیکچرر شعبہ معالجات نے میڈیکل ٹورزم کے عنوان پر بہترین اور معلومات سے بھرپور لیکچر دیا اور آخر میں پروفیسر انوار الاسلام صدیقی شعبہ علاج بالتدبیر نے اسٹریس منیجمنٹ کے موضوع پر طلباء کو تفصیل سے بتایا۔ پروگرام کی ذمہ داری ڈاکٹر شیما عظیم ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ تحفظی وسماجی طب اور ڈاکٹر ثنا کوثر اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ماہیت الامراض نے نبھائی اور اس طرح پروگرام کا اختتام بحسن وخوبی انجام پذیر ہوا۔

مختار انصاری کی بیوی کا لکھنو میں واقع 2 کروڑ کا فلیٹ ضبط

لکھنؤ: 27 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش پولیس نے لکھنؤ میں مختار انصاری کی بیوی افشاں انصاری کی جائیداد کو ضبط کر لیا ہے۔یہ فلیٹ گومتی نگر کے پاش علاقے میں واقع تھا اور اس کی قیمت تقریباً 2 کروڑ روپے بتائی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق، یہ فلیٹ غیر قانونی طور پر حاصل کردہ جائیداد میں شامل تھا۔گومتی نگر کے بھوتی کھنڈ میں واقع چیلسی ٹاور کے فلیٹ نمبر 1402 کو ضبط کیا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ فلیٹ افشاں انصاری نے فلیم پیٹرومیکس پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام پر خریدا تھا، جو کہ ایک فرضی کمپنی تھی۔پولیس کے مطابق، افشاں انصاری اور ان کے ساتھیوں نے کئی فرضی کمپنیاں بنا کر غیر قانونی جائیدادیں حاصل کیں۔غازی پور کے ایس پی ایراج راجہ نے بتایا کہ اس کیس کی رپورٹ 29 ستمبر کو تیار کیا گیا تھا اور ڈی ایم کو بھیجی گئی جس کے بعد گینگسٹر ز اینڈ اینٹی سوشل ایکٹیویٹیز ایکٹ کے تحت فلیٹ کو ضبط کرنے کا حکم جاری ہوا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ "افشاں انصاری اس وقت فرار ہیں اور ان کے خلاف مزید کاروائی جاری ہے۔ مختار انصاری کے خاندان کے خلاف یہ کاروائی اتر پردیش حکومت کی مجرمانہ نیٹ ورک کے خاتمے کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔" اس سے پہلے بھی مختار انصاری کے قریبی افراد کی کئی غیر قانونی جائیدادیں ضبط کی جا چکی ہیں۔ حکومت نے گینگسٹر ایکٹ اور دیگر قانونی دفعات کا استعمال کرتے ہوئے انصاری کے خلاف سخت اقدامات کیے ہیں۔

سپا کندرکی ضمنی الیکشن کے حوالے سے کمیشن سے کاروائی کا مطالبہ کیا

لکھنؤ: 27 نومبر (یو این آئی) مراد آباد کی کندرکی اسمبلی کے ضمنی الیکشن میں دھاندھلی کا الزام لگاتے ہوئے سماج وادی پارٹی (ایس پی) نے الیکشن کمیشن سے خاطی پولیس اہلکار کے خلاف تادیبی کاروائی کا مطالبہ کیا ہے۔پارٹی کے ریاستی صدر شیام لال پال نے چیف الیکشن افسر کو دیئے گئے میمورنڈم میں مطالبہ کیا ہے کہ 20 نومبر کندرکی کے ضمنی الیکشن میں رائے دہندگان کے دن ووٹ ڈالنے سے روکنے والے پولیس اہلکار و انتظامیہ کے لوگوں اور کمشنر آنجنے کمار سنگھ تھانہ کندرکی تھانہ انچارج پردیپ کمار سہراوت، چوکی انچارج راجناتھ سنگھ، سب۔انسپکٹر انل کمار سنگھ و وجے ویر سنگھ و مینا ٹھیر کے پولیس تھانہ انچارج کرن پال سنگھ و بلاری کے ایس ڈی ایم ونئے کمار و بلاک افسر سمیت ریٹرننگ افسر کے خلاف سخت، تادیبی کاروائی کی جائے جس سے الیکشن کمیشن پر وثوق اور غیر جانبداری پر سوالیہ نشان نہ اٹھے۔میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ کندرکی اسمبلی ضمنی الیکشن میں 20 نومبر کو ووٹنگ کے دن پولیس اہلکار و انتظامیہ کے لوگوں کے ذریعہ بہت بڑی تعداد میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے حامیوں، رائے دہندگان خاص کر مسلم ووٹروں کو ووٹ ڈالنے سے روکا گیا۔